توحید، رسالت، اور شانِ صحابہؓ پر شاندار نعتوں کا مجموعہ

دیوانِ کمترؔ

شاعرِ تنظیم اہلِ سُنّت

جناب خان محمد کمترؔ رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

کتب خانہ مجیدیہ ملتان

دیوانِ کمترؔ

جناب خان محمد کمترؔ مرحوم

ناشر کتب خانہ مجیدیہ ملتان

خدا توفیق دے اچھی کتابیں شوق سے پڑھیے
عمل کی راہ میں پورے یقین و عزم سے بڑھیے
انورؔ

دیوانِ کمترؔ

مصنّف

جناب خان محمّد صاحبؒ کمترؔ شاعر تنظیم اہلسنّت پاکستان

ناشر:

کُتب خانہ مجیدیہ ملتان

نام کتاب ———————— دیوانِ کمتر
مصنف ———————— شاعرِ تنظیم اہلسنت جناب خان محمد صاحب کمتر
ساکن پپلاں ضلع میانوالی
ناشر ———————— حافظ بلال احمد شاہد (کتب خانہ مجیدیہ ملتان)
بار ———————— پنجم
تعداد ———————— گیارہ سو (۱۱۰۰)
قیمت ———————— /. روپے
طابع ———————— حسینیہ پرنٹنگ پریس ملتان

ملنے کے پتے

مدنی کتب خانہ ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان
جان محمد صاحب برادر کمتر صاحب پپلاں ضلع میانوالی
محمد بخش زخمی معرفت اصغر خان اینڈ کو لیاقت آباد منڈی پپلاں ضلع میانوالی
رانا محمد فاروق بھون نہنگ تحصیل شاہ پور ضلع سرگودھا
دفتر تنظیم اہلسنت نواں شہر ملتان
(مولانا) اللہ وسایا ناظم مکتبہ اہلسنت کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ

۱ دیوانِ کمتر کی طباعت

محترم کمترؔ مرحوم کی دلی تمنا تھی کہ ان کا دیوان چھپ کر منظرِ عام پر آجائے مگر مالی پریشانیوں کی وجہ سے یہ تمنا پوری نہ ہو سکی، مرحوم اپنے احباب سے بھی فرماتے رہتے تھے کہ کسی طرح یہ دیوان مکمل ہو جائے، آخر کار عاجز نے عرض کیا کہ کمترؔ صاحب اگر آپ یہ کام میرے سپرد کر دیں تو انشاء اللہ عاجز یہ کام ضرور بالضرور سرانجام دے گا، کمترؔ مرحوم اس پر نہ صرف رضامند ہو گئے بلکہ خوشی کا اظہار بھی فرمایا کہ اگر آپ یہ کام کرتے ہیں تو مجھے اور کیا چاہیئے، اسی دوران انہوں نے امام اہلسنّت حضرت مولانا سید نور الحسن شاہ صاحب بخاری مدظلہ العالی سرپرست تنظیم اہلسنّت سے دیوان کی تصحیح بھی کرائی ابھی تصحیح کا کام مکمل نہ ہوا تھا کہ کمترؔ صاحب بیمار ہو گئے اور سب کام دھرے کے دھرے رہ گئے۔

دیوانِ کمتر کی طباعت کے سلسلہ میں کمترؔ کی وفات کے بعد بھی کافی احباب نے مرحوم کے بھائی جان محمد صاحب سے رابطہ قائم کیا لیکن جب اُن کو دیوان کی طباعت کا یہ علم ہوا کہ کمترؔ مرحوم زندگی ہی میں اس کی طباعت کا کام عاجز کے سپرد کر چکے ہیں تو انہوں نے عاجز کو بُلا کر مسودہ حوالے کر دیا عاجز نے اسے سعادت سمجھ کر طباعت کا کام شروع کر دیا، اللہ تبارک وتعالیٰ عاجز کی اس سعی کو منظور فرما کر محترم کمترؔ صاحب مرحوم اور عاجز کے لیے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین

دُعاگو

فقیر اللہ وسایا ناظم مکتبہ اہلسنّت کوٹ ادّو ضلع مظفر گڑھ

رائے گرامی

مولانا سیّد نور الحسن شاہ بُخاری مدظلہ العالی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفیٰ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ ط اما بعد!

تنظیم کی دعوت کے ابتدائی دَور میں جن حضرات نے تحریک کا ساتھ دیا ان میں جناب کمترؔ صاحب پیش پیش ہیں آپ نے نہ صرف دعوتِ حق پر لبیک کہا بلکہ اپنی شاعری سے اس دعوت کو ملک و ملّت کے سامنے پیش کرنے میں بڑا حصّہ لیا۔

کمترؔ کی شاعری عام شاعری نہیں، رسمی، عشقی شاعری نہیں رُوحانی شاعری ہے، دینی اور ایمانی شاعری ہے جس سے دین کو بڑا فائدہ پہنچا ہے اور لوگوں کو کمترؔ صاحب کے شعر کے ذریعے اہلسنّت کے مسلکِ حق کو سمجھنے میں بڑی مدد ملی ہے جس کے لئے میں کمترؔ صاحب کا شُکر گزار ہوں۔

میری بہت دنوں سے خواہش تھی کہ کمترؔ صاحب کا ایمان افروز کلام یکجا ہو کر شائع ہو جائے تاکہ "یہ عظیم سرمایہ" ضائع ہونے سے بچ جائے، میں نے کمترؔ صاحب کو بار بار اس طرف متوجہ کیا، شُکر ہے انہوں نے اس طرف توجہ دی اور آخر انہوں نے اپنے کلام کی ایک قسط شائع کرنے کا فیصلہ کیا ہے، مجھے ہر سچّے مسلمان، سچے سُنّی خصوصاً ہر تنظیمی سے پوری توقع ہے کہ وہ نہ صرف خود اس رُوح آفرین کتاب کا مطالعہ کرے گا بلکہ اپنے حلقۂ احباب میں بھی اس کو متعارف کرانے کی کوشش کرے گا.......میں اس کتاب کی اشاعت پر شاعرِ تنظیم کی خدمت میں ہدیۂ تبریک و تشکّر پیش کرتا ہوں اور دُعا کرتا ہوں کہ اللہ ربّ العزت اسے قبول و مقبول فرمائیں۔

سیّد نور الحسن بخاری خادم تنظیم اہلسنّت پاکستان، مُلتان

۴ ر شعبان ۱۳۸۶ھ

جناب کمتر صاحبؒ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جنابِ کمتر صاحبؒ محتاجِ تعارف نہیں، اگر یہ کہہ دوں تو بے جا نہ ہوگا کہ وہ گلستانِ نبوت و صحابہؓ کی عندلیب تھی جو تمام عمر نغمہائے عقیدت گاتے ہوئے اپنا فرضِ منصبی ادا کرتی رہی، تحریکِ تنظیم اہلسنت کے کارواں میں ان کا ایک امتیازی مقام ہے، کراچی سے خیبر تک ملک کے طول و عرض میں جہاں ترجمانِ اہلسنت علامہ قریشیؒ، قائدِ اہلسنت علامہ تونسوی صاحب نے ایمان افروز مناظرے کر کے اور حضرت بخاری صاحب نے اپنے خداداد اندازِ خطابت سے مذہب حقہ کے دلائلِ قاہرہ پیش کیے وہاں جناب کمتر صاحبؒ کی قلم نے سُنی قوم کے اُجاگر کرنے اور حقانیتِ مذہب پیش کرنے میں عظیم کردار ادا کیا یہ اپنے مشن میں انتہائی مخلص تھے اسی اخلاص کی وجہ سے وہ پورے ملک میں مقبول ترین شاعر تھے۔

کمتر صاحبؒ ایک عارف باللہ کی نظر میں

رئوس الاتقیاء پیرِ طریقت مولانا عبدالمالک صاحب مدظلہٗ کی خدمت میں بندہ کو ایک دفعہ حاضری کا موقعہ ملا، اچانک کمتر مرحوم کا تذکرہ چلا تو فرمانے لگے کہ تم لوگ اس کی شاعری کی وجہ سے مغموم ہو مگر میں اس کی انتہائی عاجزی سے عبادت اور دعائیں مانگنے کو روتا ہوں ۱۹۸۰ء میں فقہ جعفری کے خلاف جب تنظیم اہلسنت پاکستان کے زیرِ اہتمام کل پاکستان سُنی کنونشن کا ملتان میں انعقاد کیا گیا تو حسبِ پروگرام تمام حضرات اپنا نقطۂ نظر پیش کر رہے تھے اور الحمد للہ ہر نشست انتہائی کامیابی سے ہو رہی تھی مگر میں نے حضرت شیخ صاحب سے سُنا فرما رہے تھے جو کچھ بھی ہو کمتر صاحبؒ کی جگہ خالی نظر آ رہی ہے، ویسے ابتداء سے صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے مگر آخر عمر میں ان کا عبادت میں عجیب شغف دیکھنے میں آیا تھا یعنی وہ گاڑی بس وغیرہ کے ٹائم کا خیال کیے بغیر اشراق اور دیگر نوافل میں مصروف ہوتے تھے، **اباجی مرحوم** ان کا ہمیشہ احترام کرتے تھے بلکہ انتہائی عقیدت سے ان کے اشعار سنتے تھے، بندہ کو کئی بار کمتر صاحبؒ کے ہمراہ تبلیغی پروگراموں پر جانے کا موقعہ ملا تو میں نے کمتر صاحبؒ کو وقت کے معاملہ میں انتہائی وسیع الظرف پایا، اللہ تعالےٰ کمتر صاحب مرحوم کو جزائے حسنہ سے نوازے اور اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے، آمین ثم آمین

آخر میں میں اس ذاتِ لم یزل کا شکر گزار ہوں جس نے ہمارے ہی مکتبہ کو **دیوانِ کمتر** شائع کرنے کا شرف بخشا اللہ میاں اسی کو ذریعہ نجات بنائے۔ آمین

العبد

(صاحبزادہ) محمد عمر قریشی عفی عنہ ۱۴ رمضان المبارک ۱۴۰۱ھ

تعارف

ولادت
آپ ضلع میانوالی کے مشہور قصبہ پپلاں میں ۱۹۱۵ء میں پیدا ہوئے، آپ کے آباؤ اجداد اسی قصبہ میں کئی سال سے آباد تھے، آپ کے والد کا نام بختاور اور دادا کا نام غلام محمد تھا مرحوم مسلم شیخ قوم کے چشم وچراغ تھے، آپ کے والد نے دو شادیاں کیں پہلی شادی سے ایک لڑکی اور دوسری شادی سے تین لڑکے اور دو لڑکیاں ہوئیں جن میں سب سے بڑے جناب کمتر صاحب تھے۔

تعلیم
آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے آبائی گاؤں پپلاں ہی میں حاصل کی اور اسی قصبے میں مڈل پاس کیا، مرحوم کے دادا اور نانا اس زمانے کے نیک اور بزرگ لوگوں میں شمار ہوتے تھے اور انہیں دین اور بزرگانِ دین سے گہری محبت تھی جن کی تربیت کا مرحوم پر بچپن ہی گہرا اثر تھا۔

شعروشاعری کا شوق
شعروشاعری سے بچپن ہی میں گہری دلچسپی رکھتے تھے اور سکول میں منعقدہ تقاریب میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ آپ کے استادِ مکرم محمد عبداللہ خان بشر جو اس دور کے اردو شعراء میں منفرد مقام رکھتے ہیں، مرحوم نے اکثر تعلیم انہیں سے حاصل کی اور شعروشاعری کے اصول وضوابط بھی انہیں سے سیکھے۔

فوج میں ملازمت
تعلیم سے فارغ ہو کر آپ فوج میں بھرتی ہو گئے، تقریباً ۸ سال تک فوج میں حوالدار کے عہدہ پر فائز رہے اور تقسیم ہند کے وقت مرحوم سنگاپور ملایا میں تھے، قیام پاکستان سے ایک ماہ قبل واپس پاکستان آئے، مرحوم نے فوج میں بھی ایسے کارنامے سرانجام دیئے کہ گورنمنٹ برطانیہ سے مرحوم نے جرأت و بہادری کے تمغے حاصل کئے جو ابھی تک مرحوم کے ورثاء کے پاس موجود ہیں، آپ بڑے خوددار اور بے لوث انسان تھے جب فوج سے واپس آئے تو ساتھیوں نے کہا کہ یہ تمغے آپ کو ملے ہیں آپ ان کے عوض گورنمنٹ پاکستان سے مطالبہ کریں اور اپنے جائز حقوق حاصل کریں، مرحوم ان کو یہ جواب دیتے کہ جن لوگوں نے مجھے ریٹائرڈ کر کے گھر بھیج دیا ہے اب ان کے آگے کیسے ہاتھ پھیلاؤں، اللہ تعالیٰ ہر ایک کا رزاق ہے اور وہی سب کو پالنے والا ہے۔

تجارت کچھ عرصہ مرحوم نے دوکانداری کا پیشہ اختیار کیا لیکن آزاد خیال ہونے کی وجہ سے ان کا جی نہیں لگتا تھا جن دوستوں کے مالی تعاون سے یہ سلسلہ شروع کیا تھا ان کو اپنی رقم واپس کر کے فارغ ہو گئے۔

فنِ موسیقی جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے کہ شروع ہی سے مرحوم کو شعر و شاعری کا بے حد شوق تھا اور اس شوق کی وجہ سے کچھ عرصہ اسی شہر کے اُستاد اللہ بخش (جو کہ ایک مشہور فنکار ہیں) سے فنِ موسیقی کی تعلیم حاصل کرتے رہے لیکن شہر کے معزز لوگ اور گھر والے اس سے سخت نالاں تھے، آپ کو جب اس بات کا علم ہُوا تو ان لوگوں سے دامن چھڑا کر امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف اور امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کی عظمت بیان کرتے ہوئے اپنی شاعری کا آغاز کیا۔

شاعری کا آغاز سب سے پہلی نظم اپنے آبائی گاؤں مائی صاحب والی مسجد میں رمضان شریف کی ستائیسویں رات کو پڑھی، اس نظم کا پہلا شعر یہ ہے ؎

جے دم جیسوں یاد کریسوں برکتاں ماہ رمضان دیاں
اُمّت نبیؐ تے نازل ہوئیاں رحمتاں ربّ رحمان دیاں

خدا تعالےٰ کی رحمت اور ماہ رمضان کی برکت سے اسی روز سے مرحوم پپلاں کے ہر امیر و غریب پیر و جواں کے نورِ نظر بن گئے اور مختلف مساجد سے جناب کو دعوت نامے وصول ہونے شروع ہو گئے شہر کے علماء اور عوام نے مرحوم کی زبردست حوصلہ افزائی کی، مرحوم کے ساتھی ملک غلام سرور اور قاضی سلطان احمد صاحب تھے جو مرحوم کے ساتھ مل کر نعتیں پڑھا کرتے تھے، اس وقت دیوبندی بریلوی اختلافات بہت کم تھے اور مرحوم کو ہر مکتبِ فکر کے لوگ دعوت دیتے تھے۔

کالاباغ میں آمد اور تنظیم میں شمولیت ایک مرتبہ آپ ایک جلسہ میں شرکت کے لیے میانوالی کے ایک شہر کالاباغ میں حاجی غلام مصطفےٰ اور ان کے دیگر ساتھیوں کی دعوت پر تشریف لے گئے اور وہاں اکابرینِ تنظیم سے ملاقات ہوئی جن میں حضرت مولانا علامہ دوست محمد صاحب قریشی رح سرِفہرست ہیں ان کے علاوہ امامِ اہلسنت سید نور الحسن شاہ صاحب بخاری رحؒ، پروفیسر علامہ خالد محمود صاحب سیالکوٹی اور حضرت مولانا قائم الدین صاحب عباسی علی پوری کی دعوت اور پُرزور اپیل پر تنظیم اہلسنت پاکستان میں شمولیت اختیار کر لی، اور اس کے بعد تنظیم کے ادنیٰ خادم کی حیثیت سے ملک کے چپے چپے پر صحابہ کرامؓ کی عظمت بیان کرتے رہے، خداوند تعالےٰ نے فنِ شاعری کا جو کمال مرحوم کو بخشا ایسا بہت کم لوگوں کو نصیب ہوتا ہے۔

مکتو کا مقدر

ہماری والدہ صاحبہ فرماتی تھیں کہ مکتو کا مقدر بچپن ہی سے ایسا تھا جس کو بیان کرنے سے خدا کی قدرت یاد آتی ہے، مرحوم سے والد صاحب کو اتنا پیار تھا کہ جب اس کی عمر تقریباً ایک سال کی تھی تو والد صاحب ہر وقت اس کو اپنے کندھوں پر بٹھائے رکھتے تھے والد صاحب کے علاوہ مرحوم کے جتنے رشتہ دار تعلق دار تھے ان کا بھی یہی حال تھا حالانکہ مرحوم نہایت کالے رنگ کے تھے لیکن خوش اخلاقی میں بچپن ہی سے اپنی مثال آپ تھے، مرحوم کے والد صاحب کا ایک دوست تھا جس کا تعلق پٹھان خاندان سے تھا، وہ اکثر مرحوم کو پیار کرتے اور کندھوں پر بٹھائے رکھتے اور جب ان سے کوئی مذاق کے طور پر یہ کہہ دیتا کہ اس کالے کلوٹے کو کیوں اٹھا رکھا ہے تو وہ یہ جواب دیا کرتے تھے کہ تمہیں کیا معلوم یہ بڑا ہو کر اپنے ملک و قوم کا نام روشن کرے گا اور اس سے شاید خدا تعالےٰ کوئی بڑا کام لے، ان کا اسم گرامی محمد امیر خان سردار خیل تھا اور پپلاں کے بڑے زمینداروں میں شمار ہوتے تھے۔

علاقہ تھل میں ورود اور دینی مدرسہ کا قیام

جہاں تک مجھے علم ہے غالباً ۱۹۵۶ء میں دریا خان اور پنجگرائیں کے درمیان ایک مقام ڈگر اولکھ ہے یہاں کے لوگ جناب مکتو مرحوم کو جلسہ کے لیے لے گئے، ان کی شہرت کی وجہ سے دُور دراز سے کافی لوگ جمع ہو گئے لوگوں کا ہجوم دیکھ کر مرحوم نے تجویز پیش کی کہ یہاں ایک دینی مدرسہ قائم ہونا چاہیئے جہاں سے اس پسماندہ علاقہ کے نونہال دینی تعلیم سے فیضیاب ہو سکیں، مرحوم نے اپنی تجویز عوام کے سامنے رکھی اور لوگوں نے بھرپور تعاون کا یقین دلایا اور کئی ہزار روپیہ اسی موقعہ پر ہی اکٹھا ہو گیا جناب مکتو صاحب نے گورنمنٹ سے زمین حاصل کی اور مدرسے کے لیے وقف کر دی یہ مدرسہ تین سال کے اندر مکمل ہوا اور آج بھی اللہ کے فضل و کرم سے چل رہا ہے، اس کا نام وہاں کے لوگوں نے مدرسہ عربیہ سلطانپور مکتو آباد رکھا ہوا ہے

شکار کا شوق

مرحوم کو تیتر کا شکار کرنے کا بے حد شوق تھا اور لال عیسن کروڑ کے ایک قصبہ شیہنہ والا میں جلسہ پر گئے وہاں اُن کا تعارف ملک غلام عباس اور حاجی غلام سرور صاحب سے ہوا وہ چونکہ دیندار ہونے کے ساتھ ساتھ شکار کے شائقین بھی تھے اور اس طرح مرحوم مکتو صاحب اور ان کی دوستی میں دن بدن اضافہ ہوتا گیا یوں تو مرحوم پورے ملک میں مقبول تھے لیکن شیہنہ والا کے لوگوں سے انہیں خاص محبت تھی۔

زمین کا عطیہ

بڑے زمینداروں نے ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رکھنے کی ایک ترکیب سوچی کہ

یہاں کنتر صاحب کی کچھ جائیداد ہونی چاہیئے جس کے بہانے یہاں ان کا آنا جانا ہمیشہ برقرار رہے اور ہم سے ملاقاتیں بھی ہوتی رہیں۔ اِس طرح ۲۵ ایکڑ زمین ملک محمد امیر نے مرحوم کے نام کرادی جوکہ بالکل غیر آباد تھی اور شرط یہ رکھی گئی کہ اسے کنتر صاحب آباد کرائے گا اور اس میں دو کنوئیں کھدوائے گا اور ایک دو مکان بھی بنائے گا اور درخت وغیرہ بھی لگوائے گا۔۔۔۔۔۔ یہ سب کچھ اس علاقہ کے لوگوں نے کیا اور یہاں تک کہ رجسٹری کے پیسے بھی وہاں کے زمینداروں نے خود ادا کئے کیونکہ یہ لوگ جانتے تھے کہ کنتر صاحب کے پاس کوئی مال وزر نہیں ہے جو کچھ ہوتا ہے دینی مدرسوں پر خرچ کر دیتے ہیں یا یتیموں مسکینوں میں تقسیم کر دیتے ہیں، تین سال کے اندر یہ رقبہ آباد ہو گیا اور نصف حصہ اس میں سے مرحوم کے نام کرادی گئی جو کہ ۱۲½ ایکڑ کے قریب ہے، مرحوم نے اس میں ایک ایکڑ پر باغ لگایا جو اس وقت بھی موجود ہے۔

علالت اور وفات

مرحوم وفات سے ایک سال قبل تبخیر کی مرض میں مبتلا ہوئے، اس مرض کی وجہ سے صحت پر کافی اثر پڑا تو دوستوں اور رشتہ داروں کے مشورے سے مرحوم کچھ عرصہ سرگودھا کے ڈاکٹروں سے علاج کراتے رہے اور اس کے بعد میانوالی کے حکیم عبدالرحیم خان کے ہاں ایک ماہ زیر علاج رہے اور بالکل ٹھیک ہو گئے اور پھر پورا ایک سال متواتر پروگراموں پر حاضر ہوتے رہے، وفات سے ایک ماہ قبل مرحوم کو نزلہ زکام کی شکایت ہوئی اور شہر کے ڈاکٹروں سے علاج کرانے کے بعد صحتیاب ہو گئے مگر کافی کمزور ہو گئے تھے۔

مئی ۱۹۸۰ء میں فصل کی کٹائی ہو چکی تھی، مرحوم کے چھوٹے بھائی جان محمد گھر میں موجود تھے اور مرحوم کا علاج کراتے رہے جب مرحوم قدرے اچھے ہو گئے تو انہوں نے چھوٹے بھائی کو شیہنہ والا بھیج دیا، گھر والوں کے اصرار کے باوجود کہ آپ کمزور ہیں فی الحال پروگراموں پر مت جائیں مگر مرحوم کو دین کی تبلیغ کا ایسا جنون تھا کہ اپنے آرام کی پرواہ نہیں کرتے تھے، اسی مہینے موضع سرگانی نزد لال عیسن کروڑ حاجی مشتاق احمد خان سرگانی کی دعوت پر سالانہ جلسہ میں شرکت کے لیے تشریف لے گئے یہ مرحوم کا آخری جلسہ تھا، یہاں سے چھوٹے بھائی جان محمد کو پیغام بھیجا کہ میں بالکل تندرست ہوں اور ملتان جا رہا ہوں وہاں سے گھر چلا جاؤں گا فکر نہ کریں، اور میں عنقریب شیہنہ والا کے جلسہ میں شرکت کے لیے دو تین دن قبل شیہنہ والا آجاؤں گا، ملتان سے دوسرے روز مرحوم ڈیرہ اسمٰعیل خان تشریف لے گئے، وہاں کسی تقریر کے سلسلے میں عدالت میں پیشی تھی وہاں سے واپس گھر پہنچے طبیعت پھر خراب ہو گئی مقامی ڈاکٹر حبیب اللہ خان سے علاج ہوتا رہا سفر سے واپسی کے دو روز ہسپتال سے واپس آکر بیٹھے

ہی تھے کہ دل کا دورہ پڑا جو جان لیوا ثابت ہوا اور یوں قوم کا یہ عظیم فرزند ہمیشہ ہمیشہ کے لیے دنیائے فانی سے رخصت ہو کر اپنے مالکِ حقیقی سے جا ملا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ؕ

مرحوم کی وفات کی خبر بہت جلد پورے ملک میں پھیل گئی اور ہر طرف سے دوست احباب، علمائے کرام شعراء حضرات اور عزیز و اقارب جنازہ میں شرکت کے لیے پہنچنے شروع ہو گئے، صدر تنظیمِ اہلسنت پاکستان جناب حضرت مولانا علامہ عبدالستار تونسوی دامت برکاتہم نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور مرحوم کو اپنے مبارک ہاتھوں سے آخری آرامگاہ تک پہنچایا۔

کچھ ایسے بھی اُٹھ جائیں گے اس بزم سے جن کو
تم ڈھونڈنے نکلو گے مگر پا نہ سکو گے

غم زدہ

جان محمد برادر کمتر پپلانوی موضع پپلاں
ضلع میانوالی

اصلاح و ترتیب

حافظ نور محمد انور (لاہور)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝

باب توحید باری تعالیٰ

(۱)

خالق دیاں صفتاں وچ سائیں کیندا دخل کیا ہے
مخلوق ہے محتاج او مخلوق دا داتا ہے
جتھ کتھ ہے اوندی شاہی فقط آپ ہے مالک
ہر چیز دا رزاق او ہر چیز دا پالک
اس وانگ کینوں سمجھیا جیں لاشک مشرک
مارا گیا دنیا اتے جایا نہ این نوں ما ہے
ہر جاتے نبیاں نے فقط رب نوں پکارا
غوثاں اتے قطباں نوں بھی اک رب دا سہارا
سڑ سور دا غیراں اتے کیتا جیں ونڈارا
باغی او محمد دا جہنم وچ اوندی جا ہے
نقصان نفع رب توں سوا ہتھ نہ کسے دے
ناحق کئی لوگ ایویں تکرار پئے کردے
لالچ وچ مجبور اج کئی اہل سخن تھئے
دعوی ہے محبت دا تے ہر کم کیتا الٹا ہے
حق آکھے جھڑ ھا جگ اتے نہیں پیٹ بھریندا
بدعتی دیاں نظراں وچہ بدنام او تھیندا
پیراں دا اوہ منکر تے وہابی ہے سڈیندا
افسوس زمانے تے بنیا جھوٹ دا چرچا ہے
پئے علم خداوندی نوں جا جاتے ونڈیندے
نبیاں تے ولیاں اتے بہتان گھڑیندے
ہر جا اتے موجود ہن رب وانگ ڈسیندے
ہر طرز ہے الٹی حق آکھن دی نہ کئی جا ہے

در در اُتے رب وانگ ہن مخلوق دے سجدے
سجدہ ہے جتھاں فرض اوں سجدے تو اے بھجدے
پیراں دیاں قبراں اُتے اج ڈھول پئے وجدے
قرآن ہے مظلوم نہ کوئی وارث اس دا ہے
در در تے لٹیندی ہے محمدؐ دی شریعت
افسوس جو مُردہ ہے مسلمان دی غیرت
کافر بھی کرن ڈیکھ مسلمان نوں حیرت
کافر تے مسلمان دا اَج فرق رہیا کیا ہے
توحید دی دولت نوں اجاڑا ہے مسلمان
مدنیؐ دی امانت نوں لُٹن آپ نگہبان
بیگانے تاں بیگانے اج اپنیاں تے ہے اربان
تنظیم دے کمتر طی تا حق ہر جگہ پہنچا ہے

قُربان ونجاں اُس ملک اُتوں جتھے وسدائے عرب داسائیں
روضے پاک توں عرش تائیں پیا مارے نور شُعائیں
رب دی رحمت وسدی پئی ہے جتھے ہر دم شام صبائیں
بس ملک تو رب توں منگ دُعا شالہ تھیویں دفن اُتھائیں

۲

رب دے درنوں چھوڑ کے بٹے درنظر کیونکر ہووے
ہر ہر جگہ مشکل کشا ہر وقت رب اکبر ہووے

ہر جا اُتے جھکدی پئی ہر وقت پیشانی تیڈی افسوس صد افسوس ہے کتھ گئی مسلمانی تیڈی
قبراں اگے شجراں اگے سجدہ تیڈا اکثر ہووے

دُلدُل کنوں بچھڑے منگن دِھیاں مُسلماناں دیاں ڈہویں محرم جاں تھئی اے تعزیہ پُوجن پیاں
جاہل جہالت وچ رہیوں رب دا نہ تینوں ڈر ہووے

ہر غیب دا عالم خدا ہر جا اُتے جلوہ نما یونسؑ مچھی دے پیٹ وچ طوفان وچ نوحؑ نے سڈا
ہر اک دا رب حاجت روا یوسف جے کھوہ اندر ہووے

یعقوبؑ نوں یوسفؑ کنوں کھوہ وچ رکھا رب بے خبر دل چا ڈسے توڑ اے کئی سو میل ہا مُلکِ مصر
کُرتے دی خوشبو پئی آوے خوش رب دا پیغمبر ہووے

توڑے نجومی پئے ڈسن فرعون نوں موسیٰؑ دی گل جیندے طفیلوں ہو گئے ناحق ہزاراں سن قتل
موسیٰؑ نوں رب پالا کیویں دُشمن دا توڑے گھر ہووے

فرعون ہا مردود او دعویٰ خدائی کر کھڑا فوجاں نوں ئے کے موت دے تختے تے آپوں چڑھ کھڑا
لہراں دیوچ مارا گیا برباد سب لشکر ڈسے

جھولے تے ابراہیم نے کیتی سواری ہا عجب جند جان صدقے کر ڈتی رب دی رضا ہائی طلب
او بھا پھُلاں دی سیج بن گئی خوشنما بستر ہووے

پیو پُتر نوں کہندا پیا رب دی رضا درکار ہا پیارا خلیلؑ اللہ کھڑا تارِ صبر وچ تار ہا
دُنبہ کُٹھا بدلے اینڈے زندہ کھڑا دلبر ہووے

منگدا دُعائیں زکریاؑ کئی سال کر کر زاریاں منظور نہ ہوون پڈ جیبے وچ تھیاں بیزاریاں
آخر بشارت رب ڈتی یحییٰؑ دا ول مظہر ہووے

طوفان وچ تردی رہی کشتی نبیؑ اللہ دی نوحؑ دا پسر ڈبدا رہیا لہراں دی آڈھا پھا پئی
نوحؑ نوں رلن جھڑکاں پسر طوفان وچ ابتر ہووے

کیویں یتیمی وچ محمد مصطفیٰؐ نوں پالدا ‏ دشمن توڑیں سارا جہاں ضامن خدا ہر حال دا
ختم رسلؐ محبوبؐ کل کونین دا سرور ہووے

بے مثل اپنی ذات وچ یکتا ڈسینڈا اشان وچ ‏ محتاج ہے سارا جہاں داتا ڈسے ہر آن وچ
سائل ایندے در تے سدا ہر پیر و پیغمبر ہووے

سارے نبیاں دی ثنا خوانی ساڈا ایمان ہے ‏ توحید وچ تنظیم دی اسلام دی اک شان ہے
نام خدا تو ہر گھڑی قربان اے کمتر ہووے

صدیقؓ عمرؓ دی قسمت توں قربان تھیواں لکھ واری
جنہاں جاگ دیاں سُتیاں نال نبیؐ دے لائی روز ازل توں یاری
آہن پیار دے تسے تائیں رل کے وسے دلدار کیتی دلداری
نہیں حب شیخینؓ جیں دل وچ کمتر اوندی مت گئی اصلوں ماری

کر ہوش عقل ناداں نہ بن ڈے چھوڑ تقیئے متعیاں نوں
من پنجاں باراں چوداں نوں چم چھوڑیں یاراں دیاں جتیاں نوں
کر شرم ذرا نہ توں سب الا آتے کول نبیؐ دیاں سُتیاں نوں
ملکتو من گھن گال ایہا رب بخشے صحابہؓ دیاں کیتیاں نوں

(۳)

جو حاجت مند خود ہووے نہیں حاجت روا ہوندا
جیں تے خود مشکلاں آون نہیں مشکل کشا ہوندا

جیہڑا عابد ہووے لوگو کدیں معبود نہیں ہوندا   شریعتِ مصطفٰیؐ دے وچ بشر مسجود نہیں ہوندا
اگر ہوندا تاں مسجودِ خلائق مصطفٰیؐ ہوندا

جیہڑا اٹھدا جیہڑا بہندا جیہڑا دکھ سکھ دے وچ رہندا   جیہڑا جمندا جیہڑا جیندا جیہڑا پیندا جیہڑا کھاندا
نہیں حاجت روا داکُف قبیلہ پیو تے ما ہوندا

جیہڑا ہر فعل ہر کم وچ سدّے رب نوں کرے زاری   ہووے سجدے دے وچ اکھیاں کنوں آنسو تھیون جاری
فتح نصرت جیندے ہتھ وچ نہیں طالب دُعا ہوندا

جیندی ہجرت ہووے معراج ہووے لامکاناں تے   جینوں مالک زمیناں توں بلاوے آسماناں تے
سڈا یا کیوں جے ہر جا تے حبیبؐ کبریا ہوندا

جیہڑا حاجت روا اس دے ہوندے ہر ہر جگہ ڈیرے   پکارے جتھ کوئی مشکل دے وچ دم بھر نہ ہو دیرے
سوا اِس دے نہ کہیں سائل دا پورا مدعا ہوندا

جیہڑا مشکل کشا ہوندا او ہر مشکل اتے غالب   ہمیشہ بے نیاز ہووے نہ کہیں در دا بنے طالب
انہاں صفتاں دا مالک جو ہووے مشکل کشا ہوندا

سنا دے حق جیہڑا دُنیا اُتے بدنام ہوندا ہے   ولیکن دراصل بہتر اوندا انجام ہوندا ہے
کوئی مشکل کشا کمتر نہیں ربّ توں سوا ہوندا

صدیقؓ عمرؓ دے کرماں دا ہووے کون جیہڑا مُل پاوے
جیندی شوق دے وچ محبوبِ خدا دا خود طلب دے ہتھ اُٹھاوے
اِسلام دی عزت عظمت کیتے تے رسولؐ جینداناں چاوے
جیندے ربّ سائیں بخت بلند کرے ڈس کمتر کون گھٹاوے

(۴)

بھائی تیڈا عقیدہ سب جھوٹ دا وپارے
کہیں صفت وچ خدا دا کوئی نہ حصّے دارے

قبراں دا سجدہ کرنا کیا مصطفےٰؐ ڈسایا
فرمان مصطفےٰؐ دا کہیں جا نظر نہ آیا
لوگو کہیں قبر تے صدیقؓ سر جھکایا ؟
یا کہیں قبر تے جھکیا شاہ حیدرِ کرارے ؟

جے کر ہا کرنا لازم سجدہ کہیں قبر دا
حضرتؐ دا ہر صحابیؓ حضرتؐ دا سجدہ کردا
ایسا عقیدہ ناقص ہووے جیہڑے بشر دا
فرمانِ مصطفےٰؐ تے اُس دا نہ اعتبارے

قبراں تے لوگو جاؤ لیکن نہ سر جھکاؤ
پیغمبرِ خدا دا فرمان نہ بھلاؤ
اس مُلک وچ خدارا نہ شور شر مچاؤ
فتنے فساد دا نہ ہووے گرم بازارے

حاجت روا خُدا ہے اُس نوں تُساں پُکارو
مُشکل کشا سمجھ کے غیراں نوں سڈ نہ مارو
قرآن نوں نہ چھوڑو اے شرک دے بیمارو
خالص ہے حق خدا دا سڈ سور تے پُکارے

لوگو نذر نیازاں سب رب دے ناں ونڈاؤ
اس دا ثواب بے شک پہچاؤ جس نوں چاہو
اس شرک دی وبا وچ ایمان نہ ونجاؤ
یا ہوش ہتی کے سمجھو قرآن دے اشارے

دِل نوں کرو صفا ہے ضِد وِچ نہ حق سکھاوے
ضِد وِچ ہزاراں پہلے ربّ کرڈتے تباہ نے
اس ملک وِچ جو مُلّاں مسئلے نویں بناوے
اُس نوں ضرور روکو ہر فرد ذمہ وارے

جھگڑے عجیب چھڑ گئے اِتھ نور تے بشر دے
حالانکہ نوری ساجد پہلے پیام بردے
رُتبے بشر دے افضل قرآن وِچ نظر دے
ربّ واسطے بشر دے ہر شے کیتی تیارے

بہتر بشر دے رُتبے برتر بشر دی شانِ
ہویا بشر ہی ربّ دا مہمان لامکانِ
نوری بشر دے خادم نادان کر دھیانِ
آدمؑ دے ہوئے ساجد نوری فرشتے سارے

لوگو نگہ حقارت آدمؑ تے جس نے بھالی
لعنت دا طوق پا کے رحمت تو ہویا خالی
شیطان وِچ تکبّر دے کیتی کرتی گالی
لعنت دا طوق پا کے پھردا ہے مارے مارے

ہرگز نہ تیڈا دشمن کمتر تیڈا غلام
تنظیمیاں نے حق دا پہنچا ڈتا پیام
سُن دینِ حق دے مسئلے دعوت اے خاص وعام
جنت دے وِچ تساڈی حوراں نوں انتظارے

۵

کوئی رب سوا مالک نہیں خالق نہیں پرور نہیں
سجدہ ایندا لازم سمجھ اِس در جہیاں کوئی در نہیں

اے ذی خرد صاحب عقل
وچ شرک دے سانچے نہ ڈھل
کر یاد توں مدنی دی گل
کم مشرکاں جہیں کر نہیں

کہیں غیر در سر نہ جھکا
غالی نہ بنڑ دھوکا نہ کھا
فرما گیا اے مصطفےٰؐ
ہوکے بے قیمت مر نہیں

سارا جہاں محتاج ہے
اُس دے ہتھیں بس لاج ہے
ہر سمت اُس دا راج ہے
اُس دا کوئی ہمسر نہیں

حاجت روا مشکل کشا
ہوون ولی یا انبیاء
کوئی بھی نہیں رب توں سوا
ہتھ کہیں دے خیر و شر نہیں

سائل جہاں داتا ہے رب
ڈیندا اوہو جوڑے سبب
جس نوں ہووے جیہڑی طلب
کائی ڈِھل اوندے دفتر نہیں

غیراں توں نہ سڈ مار توں
عمراں نہ کر بے کار توں
بازی جتی نہ ہار توں
رب نوں رنجا کے مر نہیں

کہیندی سُنے او بھادے وچ
توں رُل نہیں ہاڑے ہاڑے وچ
کہیندی سُنے دریا دے وچ
ہو گھر کتوں بے گھر نہیں

مالک دے در توں چھوڑ نہ
بیڑی توں اپنی بوڑ نہ
در در تے رشتے جوڑ نہ
نادان ہو ابتر نہیں

توحید بن ایمان نہیں
کوئی ذیلقدر ذیشان نہیں
ایمان بن انسان نہیں
کمتر کوئی برتر نہیں

٦

کر حیلہ یار منانونڑ دا
محروم آیوں محروم گیوں کیا فائدہ جگ تے آونڑدا

ستیاں ستیاں وقت ونجایو   گذر یاسا نون جاگ نہ آیو
بیت گئی رت گذریا ویلا   وقت نہ راکھیاں رہونڑ دا
جاگ بے وقتی کھیر نہ جمندا   پھر پچھتاونڑ کیہڑے کم دا
کہیں اُستاد توں سکھ لے   فائدہ وقتی کھیر جماونڑ دا
جِتھ لاویں اتھ توڑ نبھاویں   کہیں دکھ سکھ وچ نہ گھبراویں
موت دے ڈرتوں نہ تھی مونجھا   وقت ہے عزتاں پاونڑ دا
ربّ دا ہوکے ربّ وسروئی   محض عمر بے کار کتوئی
بھلیوں روز الست دا وعدہ   ربّ دے نال الاونڑدا
ربّ دا ہوکے ربّ نوں چھوڑیں   روز ازل دے وعدے توڑیں
در در سجدے در ور منتاں   کارن دین لجاونڑ دا
غیر دے سجدے نذر نیازاں   سور پکار دیاں آوازاں
نت نت جوڑیں نویاں بدعتاں   ڈھنگ ہے پیون کھاونڑدا
شان ہاٹیا پر شان بھلایو   ربّ رسول توں شرم نہ آیو
فسق فجور فتور دے اندر   ربیوں نہیں ناں پچھاونڑدا
عشق رسولؐ دے نعرے ماریں   ربّ رسولؐ دے قول وساریں
عاشق بنڑ کے عمل نہ کیتو   کیا فائدہ دِل لاونڑدا
کمتر ہر کوئی نام دا طالب   تھوڑے ہن انجام دے طالب
نہ تھی عیش آرام دا طالب   کرچِنتا ٹر جاونڑ دا

(۷)

مسلمان رہتاں نے رسماں دے عادی
بھلا رب شریعت بھلی مصطفٰےؐ دی

بھلے رب دے سجدے بھلی ربّ دی شانِ   بھلے رب دے احسان ہسدا شیطانِ
آحَدُ پڑھ کے چوکھٹ نپی غیرُ اللہ دی

ایہو لَمۡ یَلِدۡ ہے ایہو لَمۡ یُوۡلَدۡ ہے   نہ جمیاں نہ جایا کِسے توں نہ جَد ہے
قبیلاں توں پاکِ نہیں کُف خدا دی

ایندی بے نیازی دا انداز کیا ہے   اے ہر شئے تے قادر کرے جیویں چاہے
ڈسے خلق محتاج ارض و سما دی

اِسے در تے نذرن شہنشاہ گداگر   جمیع بیر سائل ڈ بھٹے گل پیغمبر
ہے مشکل کشا ہر دا مالک تے ہادی

مگر باوجود اِس دے بھی یار اج دے   چڑھاوے چڑھاون نوں ہر در تے بھجدے
ایہا شرک دی پٹی ہے عادت زیادی

ولی نوں سمجھ نہ توں حاجت روا ہے   اے محتاج خود ہر دا داتا خُدا ہے
ولی کول ونج کر تمنّا دُعا دی

جیہڑی غرض ذالاں مزاراں تے گیاں   نہیں کم ولی دا ڈیوے پُتر دھیاں
تھئی شرک وچ غرق قوم نِساء دی

ولی ربّ دے مقبول ہن شاناں والے   شریعت دے پابند بندے نرالے
ڈسی رسم جہڑھاں نبیؐ دی وفا دی

ولیاں دا مطلب نہ سمجھا زمانہ !   خُدا دا ڈکھایا جنہاں آستانہ
ولیاں شریعت دی کیتی آبادی

ولیاں ایہو دین سانوں سکھایا　جھڑا اج دے بھولے مریداں بھلایا
ایہا گال حق دی ہے تنظیم آہدی
اسے تو ہید مومن دا ہا اک خزانہ　ملا شان گھٹیرا اسے توں شہانہ
کیتی اِس دی پیارے صحابہؓ منادی

صدیقؓ عمرؓ جے دشمن ہوندے تے ناں رکھدا ناں بچڑاں دے
دشمن دے ناں کوئی نہیں رکھدا رکھے ہر کوئی ناں سجناں دے
بھلا ڈیکھ تاں سبھی اولاد اپنی نوں ناں دشمن دے نہیں ٹھہندے
بس نام مِٹھے ابوبکرؓ عمرؓ عثمانؓ علیؓ نوں بھاندے

فرض نماز ادا کر بھائی رب تعالیٰ دا ارشاد اے
کہیں صورت وچ نہیں معاف ہوندی ایہا نیکیاں دی بنیاد اے
بنڑ نمازی اللہ ہووی راضی ذرا پڑھ کے ڈیکھ سواد اے
گھتیں مُول قضا نہ بھلیسی کر وقت حسینؓ دا یاد اے

(۸)

داتا لاہور دا ہووے تے باہو جھنگ دا تیڈے دروں خیر منگدا
ربا تیڈے دروں خیر منگدا

وڈا اوکھا زندگی دا ہر ہر موڑ ہے   ربا تیڈے فضلاں دی ہردم لوڑ ہے
دِلاں ہر دیاں رہیوں توں ہی رنگدا

تیڈے ہی ولیاں پائی تیڈے دروں شان ہے   تیڈا ہی شریک کھڑا سمجھی جہان ہے
ہولے ہولے ہے شیطان پیا ڈنگدا

رب دیاں صفتاں ولیاں تے ونڈاؤ نہ   شرک دے وچ مخلوق نوں رُلاؤ نہ
جھیڑا چھوڑو مُلاں باہریاں دے ڈھنگ دا

رب دے رسولاں نے سنایا جو پیغام ہے   اُس نوں بھلایا اج ہر خاص وعام ہے
ایہو تحفہ ہا اُس اوکھے ویلے تنگ دا

لیندے کئی نعرے پیارے حیدر کرار دے   رب وانگوں رب دے بنایاں نوں پکاردے
ایہو ورد زبان ہے ملنگ دا

کدی بھی نہ آیا اِس بھنگی نوں خیال ہے   کرے مخلوق نوں شریک رب نال ہے
نشہ اُترا نہ کِسے ویلے بھنگ دا

رب بنا کِسے دی بھی سُندا نہ کوئی ہے   ایہا گل ظاہر قرآن وچ ہوئی ہے
جگ حق توں کنارہ کرینگھدا

کمتر جھیڑا قرآن کنوں دور ہے   مشرک ہو کے اُس مرنا ضرور ہے
دعویٰ رب نال کیتا اُس جنگ دا

۹

کُل جُز دے چھوڑ مسئلے اے محض ہن فسانے
ربّ دے ہتھیں ڈیسون کُل غیب دے خزانے

ہر وقت ہر دی ہر جا ہر گل نہ جانڑیں کوئی
پڑھ پڑھ قرآن ربّ دا کیویں بھُلا ڈتوئی
جس نوں خدا جنڑا وے بس جانڑدا ہے سوئی
غالی دے رطب و یابس بس وہم ہن پرانے

یُوسفؑ جاں پہنچا کھُو وچ یعقوبؑ روندا گھر وچ
جے جانڑدا تاں روندا کیوں پُتر دے ہجر وچ
ربّ نے چڈوں ڈسایا توڑے اوہا مصر وچ
یعقوبؑ نوں جنیندا کُرتے دے کر بہانے

جس دم فرشتے آئے انسان دی شکل وچ
جے کر خلیلؑ سمجھا اے کون ہن اصل وچ
ہرگز نہ گوشت بھُندا بہوں فرق ہے ایں گل وچ
چھڈ ضد تے مسئلہ منّ ئے اے میرا مہربانے

کیوں حضرت سلیمانؑ ہُدہُد توں بے خبر ہا
پیغمبرِ خدا دی جے ہر جگہ نظر ہا
توڑے ہوا تے رہندا ہر ہر گھڑی سفر ہا
جے تائیں نہ ربّ جِناوے ہرگز نہ کوئی جانے

جے کوفیاں دی سازش نوں جانڑدا شبیرؓ ہے
کیویں او گھر توں ٹُردا شتیاں دا پیارا پیرے
ربّ علّام الغیُوب اوہی سمیع بصیرے
ہر جا تے اُس دے ڈیرے ہر تے اوندا دھیانے

رب دا ہے علم ذاتی جس نوں اوچا جتاوے
جے کر نہ رب جتاوے کوئی پتہ نہ پاوے
جہڑا اسے صفت رب دی جا جا اتے ونڈاوے
اُس مُفت دے فسادی ضائع کیتا ایمانے

اسے علمِ غیب لوگو جیکر بیا کہیں دا
جبریلؑ ہر نبیؑ تے کیونکر ہا آندا دیندا
جو کُجھ خُدا ڈسیندا جبریلؑ آ پہنچیندا
قرآن توں ہے دُوری بدلا ہے رنگ زمانے

برحق نبیؑ ولی ہن اعلٰے ہے شان ہر دا
پر علمِ غیب خاصہ نہ ہے رَبّ اکبر دا
ایسا عقیدہ خالص ہووے جہڑے بشر دا
اُس نوں ہووے مبارک ربّ دا ہے احسانے

منبر توں ساریہؓ نوں اطلاع ڈیوے عمرؓ ہے
لیکن خدا نے رکھیا قاتل توں بے خبر ہے
غالی دا ہر جگہ تے بے کار شور و شر ہے
کمتر ہے اُس دی مرضی جس تے کرے اودا نے

غنیمت سمجھو آئے مسلمانو جدّاں باہو رل سمالے

جیندیاں کوں پئے ملسن جیندے جدوں آسی ولد اسالے

کئی تاں گھر وچ کئی سفر وچ کئی قبر دی خاک وچالے

بس کمتر اس موت گھولی دے پئے وجدے گھڑی گھڑیالے

(١٠)

ایویں مُفتی نہ عاشق نبیؐ دا سڈا
پہلے صورت تے سیرت نبیؐ دی بنا

*** پہلے ایمان اپنے تے کرتوں نظر
جے ہووے تعزیہ یا ولی دی قبر
*** ایویں فرمایا سوہنڑیں رسولِ خدا
عورتاں نوں لازم کرنا مرداں دا ہا
*** کاغذاں بانساں دے جوڑے تیں تعزیئے
رب جانڑیں تینوں کم ایہہ کیں ڈسے
*** پیر کیہڑا تیڈا گھوٹ پیندا ہا بھنگ
پیویں بھر بھر دنور بنڑ علیؓ دا ملنگ
*** ماریں نعرے علیؓ آکھیں مشکل کُشا
آکھیں زوریں عمرؓ آن بیعت کیتا
*** پیر پڑھیاں نمازاں مسیتاں اندر
تیڈی دھومیں اُتے زندگی تھئی بسر
*** کدی جُھک جُھک کے دُلدل دے سجدے کریں
اُس تے مَنتاں مَنیں نہ خداتوں ڈریں
*** ایویں فرمایا ربّ شرک ظلمِ عظیم
سجدے قبراں دے کرنیں بنا ویں تعظیم
*** ہا مسلمان عورت تے پردہ روا
بھر کچاوے وَنجن میلاں تے جابجا
*** عورتاں شان وشوکت لٹا بیٹھیاں
شرک بدعت دا زیور لے پا بیٹھیاں

ہر چوکھٹ اُتے آجھکاویں توں سر
کیویں فرمان مدنیؐ دے بیٹھوں بھلا
بن رب دے جیکر ہوندا سجدہ روا
ایویں محبوب مدنیؐ ڈسیندا گیا
جوڑ کے موماناں اس توں بچھڑے منگے
پیر کیہڑا تینوں کم گیا اے سکھا
لاویں رگڑا آکھیں بھنگ لایا ہے رنگ
کر علیؓ دا حیا نہ علیؓ توں لجا
نالے آکھیں خلافت بھی بیٹھا کھسا
تیڈے ایمان نے مرجیا مرجیا
سجدے رب دے کریندے گذاری عمر
اپنے وانگوں کوئی پیر اپنا بنا
شرک دے بن نہ بھیں یار جتنا پھریں
تینوں رب بھل گیا بھل گیا مصطفےٰؐ
فرمیندا گیا خود رسولِ کریم
ایویں مُفتی نہ پیراں تے الزام لا
عورتاں بیٹھیاں پردہ اپنا لہا
دین دا جگ اُتے کوئی نہ وارث رہیا
نالے میلاں دی رونق ودھا بیٹھیاں
دین اپنے دا دشمن مسلمان وڈا

*** سچ آکھوتاں مُلّاں فسادی ہوندے تیغ باطل تے جور و جفادی ہوندے
جیہڑے بندے حق آکھن وسے عاشی ہوندے حق آہدے گلیندے او رب دی رضا

*** حال کمتر ڈسے کیا کیا جلیا جگر
ایسیاں نظماں ہوون جے جلساں اندر
ہوندی ناراض خلقت نہیں پر فکر
نہیں مومن جیہڑھا ڈیوسے حق نوں چھپا

بعد محمدؐ عربی دے کسے ہور نبیؑ اِتھے آونڑاں نہیں

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ جبرئیلؑ قرآن لے آونڑاں نہیں

بس کامل دین مکمل ہویا کسے ہور نے آسمجھاونڑاں نہیں

جنہاں چھوڑ نبیؐ نوں اُتے مرزے نوں منیاں اُنہاں مطلق جنت جاونڑاں نہیں

آئے غافل چھوڑ غفلت نوں نہیں موت دی کائی رُتے

افسوس ایہا رُت ساون دی توں پیا گذریندیں سُتے

وقت ہی گل بھل ہسدے چُن گھن اِس سال تاں ساون وُٹھے

کمتر کل ارمان کریسیں جدوں نکھڑسی رُوح توں بُتے

(١١)

اس شرک توں بچ شرک دے وچ کئی گھر گل گئے
بچ گئے در محبوب محمدؐ دا جو مل گئے

واحد ہے فقط اُس دی ہے کونین تے شاہی
مُحتاج اوندے در اُتے ہر وقت خدائی
اِسس شرک جہیں ہور نہ مردُود بیماری
افسوس ایں توں بچ نہ سکی قوم بیچاری
توحید دا مضمون نبیاںؑ ہے ڈسایا
جیں خالق و مخلوق دے وچ فرق نہ پایا
مخلوق نوں خالق وانگوں سوریں تے پکاریں
آ نبض ڈکھا شرک داتوں سخت بیماریں
اللہ توں سوا ہر اُتے کئی مُشکلاں آیاں
قرآن دیاں آیتاں تینوں نظر نہ آیاں
کہیں ہور توں ڈیویں نہ جو حق خاص خدا دے
ہر اک کنوں پچھتاں ہے خلا روز جزا دے
ہر جا اُتے موجود سوا رب دے نہ کوئی
نبیاں تے ولیاں اُتے الزام لیوئی
کمتی نوں تیڈی خیر ہے درکار بھراوا
توحید دا دِل نال کر اقرار بھراوا

ہر چیز توں ظاھر اوندی قدرت دی گواہی
اوڈر ہے جیہڑوں ڈر کے لکھاں منگدے فضل گئے
اس شرک دے وچ غرق تھیا امت جیندی ماری
توحید نوں سمجھن نہیں جیتے جیندے رل گئے
اِس شرک کہناں قوماں نوں دھرتی تے رُلایا
برباد تھئے نبڑ دے جہنم دا اوبل گئے
اِس ضد وچ فرمان محمدؐ دے وساریں
توحید جینوں بھا گئی دُکھڑے سبھے ٹل گئے
بن رب دے ڈساکون ہے جیں ٹال ڈکھائیاں
اِس شرک دے چکر وچ کئی مارے عقل گئے
لوگاں نوں بھلے روز ازل کیتے جو وعدے
قرآن دے وچ فیصلے تھی صاف اٹل گئے
اللہ دی اس صفت نوں جا جا ونڈوئی
او حاضر ناظر نہیں جو آئے تے وَل گئے
توحید بنا زندگی بے کار بھراوا
دل نال جیں توبہ کیتی گر دے اوسنبھل گئے

(۱۲)

ساری مخلوق اللہ بنائی نہ کوئی حصے دار اِس دا

ایہندے ہتھ وچ ہے ہر دی چنگائی نہ کوئی حصے دار اس دا

ایہو کنبے قبیلے توں پا کے　　این نوں کوئی بھی ٹریا نہ جا کے
ایندی کائی نہ امڑی تے دائی
ایندے ہر وقت ہر جاتے ڈیرے　　کوئی راتیں سڈے یا سویرے
کرے ہر وقت مشکل کشائی
ایندا کوئی نہ کہیں جا شریکِ　　ہر نزدیک توں نزدیکِ
ایندی ہر وقت ہر جا رسائی
حق رب دے توں دَر دَر وتڈا نہ　　چوڑ پیراں نوں مُشکل کُشا نہ
تینوں کس نے اے عادت سکھائی
جیہڑے خود ہن پھسے مشکلاں وچ　　بیٹھے حیران اپنے گھراں وچ
انہاں اپنی نہ اج تائیں بچائی
کیویں بیماریاں ہن ٹلیندے　　جیہڑے خود ہن حکیماں دو ویندے
تینوں اج تائیں سمجھ کیوں نہ آئی
توں ہیں چل کے اِس دَر تے ویندا　　مشکلاں ہر دیاں جو ٹلیندا
تیں ہے اپنی قیامت ونجائی
لوکی قبراں تے منتاں میندے　　اٹے گھٹے انھاں ونج کے ڈیندے
قبراں والے پئے ڈیون دُہائی
حق نذراں نیازاں خدا دا　　جیہڑا مالک ہے ارض وسما دا
جس ڈیندے کدی ڈھل نہ لائی
لوکی قبراں دے سجدے کریندے　　خواہ مخواہ دین نوں پئے لجیندے
شرک سب توں وڈی ہے بُرائی

ہوندا رب بن جے سجدہ رواہے ‏ ‏ حق رکھدا اہا پھر مصطفےؐ ہے
ہوندی اُس جا نہ اے کاروائی
منگیں ہر کیتے کمتر دُعا ہے ‏ ‏ شرک توں مولا ہرنوں بچائے
کر بھلا توڑوں ہوسی بھلائی
نہ کوئی حقے دار اِس دا

جڈاں منبر رسولؐ تے عمرؓ بیٹھا تھئی ہے دین دی عزت سوائی
اُوندے عدل تے رُعب ہیبت کولوں پئی کنبدی کُل خلائی
اِس عمرؓ نوں پیر محمدؐ نے کائی ایجھی آیت سکھائی
کمتر ترے ۳۶۰ سو سٹھ مُلکاں دی فتح عمرؓ دے حقے آئی

اے تاں او صدیقؓ اکبر ہے لوگو جیندی مُہر تے احمدؐ چڑھیا
جیں ساری خلقت توں پہلے ہے کلمہ رسولؐ تے پڑھیا
او تاں روز حشر شرمندہ ہوسی جیہڑا نام صدیقؓ توں سڑھیا
کمتر او حق دار ہن جنت دے جنہاں لڑ صدیقؓ دا پھڑیا

۱۴

ہر خاص صفت رب دی کہیں غیر نوں نہ چھکدی
جے کر نظر نہ آوے سمجھیں قصور اکھ دی

ہر سمت اُس دی قدرت دے بہتر ہن نظارے
جس جس نوں جیویں چاہے اُس کر دے ونڈارے
کیویں فلک تے روشن ہن چند تے ستارے
ربّ نے بنائی زینت اے کے جہیں فلک دی

کُن نال جس نے کیتا سارا جہان تیارے
اس نال تَیں بنائے کئی پیر حصّے دارے
ہر حال وچ اوہر دا ہے آپ ذمہ وارے
ناراض لوگ ہوندے آکھاں جے گال حق دی

اے کاں تنتر بٹیرے ہن کیویں جمندے جنیدے
کیندے سہارے اپنے بچیاں نوں ہن پلیندے
جنگلاں دے جانور ہن تعویذ کیندا پیندے
دریاواں وچ اے مچھلیاں تعداد کتنے لکھدی

پیراں نوں تیں جو سمجھا مُشکل کُشا وڈیرا
وسواس دا مریضا ۔ وسواس تینوں گھیرا
اکثر تیڈے گھراں تے پیندے کھڑے اوپھیرا
جیباں دے وچ اُنہاندے دولت تیڈی چھلکدی

بن رب دے ہتھ نہ کہیندے کہیندا نفع خسارہ
بے آسراں دا ہر جا بندا ہے رب سہارا
اُس رب نوں توں بھلا کے پھردا رہیوں آوارا
قرآن تَیں نہ کھولا آئی سمجھ نہ کھلدی

پیارا قرآن رب دا بھائی جے توں کھولیندا
تیڈا ایمان کوئی رہزن نہ آ لٹیندا
بدعتاں دے شور و شر وچ توحید نہ بھلیندا
اُس روز دے غضب توں کیوں دل نہ تیڈی جھلکدی

ضِد چھوڑ ضِد ہزاراں پہلے کیتے تباہے
تسلیم حق جو کر گئے رتبے ہزاراں پائے
دھرتی اُتے انہاں دا کوئی پتہ نہ جاہے
اس وچ نہیں ذرا شک سمجھیں اے گال پکدی

بے شک نبیؑ ولی ہن لیکن خدا دے باہنے
ورتی ہے آ دورنگی بدلہ ہے رُخ زمانے
اے خود اِسے توں منگدے کر کر لکھاں بہانے
حق چھوڑ خلق اکثر غرضاں نوں پہلے رکھدی

رب نال رکھ توکّل ہے کارساز ہر دا
ہر اہتمام جس دا کونین وچ منظر دا
کمتر ایہو محافظ ساتھی سفر حضر دا
بے کار شرک دا کیوں مخلوق ذائقہ چکھدی

(۱۴)

صفت نہ کر تکرار خالص جوڑ عقیدہ
شرک دا ہیں بیمار خالص جوڑ عقیدہ

بِن رب دے جتھے جتھے بھی جھکیوں　　محض حقیقی راہ توں چکیوں
بیٹھوں بازی ہار خالص جوڑ عقیدہ
شرک وڈی مردود بیماری　　اکثر ہن اِس دے آزاری
پڑھ لے استغفار خالص جوڑ عقیدہ
شرک ہے ظلم عظیم کما لے　　شرک بغاوت رب دے نال لے
شرک توں ہٹ ونج یار خالص جوڑ عقیدہ
صفت خدا دی ونڈ نہ ہر تے　　ٹھہندا نہ سجدہ دَر دَر تے
عمر نہ کر لے کار خالص جوڑ عقیدہ
ربّ بن سجدہ غیر دا کرنا　　جائز ہیں بھئی کے مُشرک مرنا
سمجھیں ہیں مُردار خالص جوڑ عقیدہ
کہیں مُشکل وچ غیر دا سڈنا　　کر اقرار قرآن نوں چھڈنا
الٹی ہے رفتار خالص جوڑ عقیدہ
جو مُشکل وچ خود مجبور رہے　　اُس کیا کرنی مُشکل دُور سے
ربّ نوں سوہر پکار خالص جوڑ عقیدہ
پِیر پیغمبر باہنے رب دے　　اُس دے حکم نوں ٹال نہ سگدے
فضل او ندا درکار خالص جوڑ عقیدہ
او خالق او مالک ہر دا　　اُس دے ہتھ نظام دہر دا
ہے غفار ستار خالص جوڑ عقیدہ
پیٹ مچھی دے پالن والا　　اگ وچ کون سنبھالن والا
نار کرے گلزار خالص جوڑ عقیدہ

سور پکار ہے رب نوں مٹھا ہندی نذر نیاز بھی اُس دے ناں دی
اُس نوں ہر اختیار خالص جوڑ عقیدہ

ناداں رب دا کون شریک ہر نزدیک توں او نزدیک
اِس نوں نِت سڈ مار خالص جوڑ عقیدہ

حاضر ناظر ہور نہ کوئی ایہا ڈٹ کس توں سکھیوئی
کر کجھ سوچ بچار خالص جوڑ عقیدہ

حاضر ناظر ہر جا اک ہے جس دی ہر نوں دم دم سِک ہے
نِندروں ہو بیدار خالص جوڑ عقیدہ

بدعتی واعظ مُشرک پیراں چھیڑیاں آن غلط تقریراں
دین دے ہن غدار خالص جوڑ عقیدہ

بدعتی پیراں پائے ہن رولے قوم نوں کر کے ٹوٹے ٹوٹے
کھولے ہٹ پسار خالص جوڑ عقیدہ

ہر جا شور فساد تے دنگے کردے غلط پراپیگنڈے
قوم دا کرن شکار خالص جوڑ عقیدہ

کمتر وقت انوکھا آیا شرک نوں لوگاں دین بنایا
کر حق دا پرچار خالص جوڑ عقیدہ

صدیقؓ رفیق محمدؐ دا جینوں خلق خدا دی ساہی ہے

دو جگ دی سُلطانی جس نوں تے رسولؐ دے در توں ڈھئی ہے

جیں تن من دھن قربان کیتا کیوں خلقت نوں بھُل پئی ہے

اوتاں اَج وی کول رسولؐ دے وسدا کئی شک دی گال رہی ہے

(۱۵)

کِسے نوں خدا دا نہ سمجھیں شریکِ — او بے مثل ذاتِ او خداوندی شانِ

ایندا نام ستّار غفّار محُسن سمجھ اے رحیم ایہو رحمانِ

ایہو ہے مصوّر تے رزاق ہر دا — ایہو جھولیاں ہر دیاں خالی بھر دا

ایندے سامنڑیں کون ہے دم جو مارے — ایہہ او ذات ہے جس توں ڈر دا جہانِ

اِسے دَر توں منگنا ڈسایا نبیاںؑ — ایہو ہر نوں ڈیندا پیا پتر دھیاں

توں منگدا جنہاں توں اے محتاج خود ہن — مہربان تیڈا غلط ہے گمانِ

توں ساجد قبر دا شجر دا حجر دا — ہے معبود دُلدل تیڈے سارے گھر دا

جتھاں ڈیکھیں پنجہ پنگھوڑا تے جھنڈا — اُنھاں وِچ باہندیں توں اپنا ایمانِ

نویں اے طریقے تیکنوں کیں سکھائے — کیویں شرک بدعت نوں جوڑو غذائے

اے سارے طریقے نبیؐ نہیں سکھائے — جیہڑے غالی مُلّاں نے کیتے بیانِ

تعجب نہ مسجد اندر پیر پاویں — جتھوں رب نے روکا انھاں سر جھکاویں

بھراوا تیڈی ہنڑ رہی اپنی قسمت — خدا نوں رنجا کے ہسایو شیطانِ

خدارا نکمیاں روائتاں نوں چھوڑو — مسلمانوں قرآن توں منہ نہ موڑو

ایہو دین ہے مشکلاں نال پلیا — جینوں اج دا بِدعتی کریندا ویرانِ

اے تنظیمی مکّتو کینوں دُکھ سناوے
پیا حق اتے لوگ بہتان لاوے
جہالت دے وِچ اج مسلمان رل گئے
بچاوے خدا ڈیوے ہر نوں امانِ

(۱۶)

رسماں تے ریتاں سانوں ایسے کے نی بہہ گیاں

ابنِ خطابؓ دیاں پھر لوڑاں پئے گیاں

رب دے رسولؐ دیاں گلاں سانوں بھلیاں ڈتیاں امانتاں جو ساڈے ہتھوں رلیاں
بدعتاں دے زور وچ سنتاں نی رہ گیاں
رب دی پکار وانگوں ہر نوں پکاردے غیراں وانگوں توہے توہے اساں سڈ ماردے
آئیاں مظلوم ہو کے ہنجوں وانگوں وہ گیاں
در در سجدے مزاراں اُتے کردے نذراں نیازاں دے چڑھاوے اساں دھردے
ایہے گلاں سانوں بھی بے دیناں وانگوں ٹھہہ گیاں
کسے نوں نہ کوئی حق نفع نقصان دا ایہو حق وکھرا ہے رب رحمان دا
ایہے سانوں کیتیاں نی شرک دوالے گیاں
رسم و رواج سانوں کیتا مجبور ہے رب دے قرآن کنوں ہٹے اساں دور ہے
آساں سبھے ریت دیاں کندھاں وانگوں ڈھے گیاں
رسمی پیراں نے اس قوم نوں اُجاڑیا جھوٹیاں روائتاں رنگ دلاں اُتے چاڑیا
سچیاں حدیثاں ساڈے دلاں آنوں لہہ گیاں
کمسنتو کس نوں سنائیے دُکھ دل دا حق دیاں گلاں اُتے جگ سارا کھلدا
غرضاں جہان دیاں گلے ساڈے پے گیاں

(۱۷)

باری رب نال دِلوں دِلوں جوڑ بندیا

لَڑ اپڈرے لجپال دا نہ چھوڑ بندیا

بندہ رب دے توں کیویں احسان بھلیوں پڑھ کلمہ تے کلمے دی شان بھلیوں
راہ بھلیوں تا بیڑا باہسیں بوڑ بندیا

چھڈ رب نوں تَیں بوہے بوہے لایاں یاریاں بھلوں رب تے رسولؐ دیاں گلاں پیاریاں
ہُنا رب دی توحید دا نہ تروڑ بندیا

اِسے در اُتوں ہر نوں ہے شان ملیا سارے بکھیاریاں توں اِتھوں دان ملیا
نہیں رب دے خزاناں وِچ تھوڑ بندیا

جیہڑا خود بکھیاری اوہ توں منگدا ایں توں جتھوں ملنڑاں ہے کنڈ کر لنگھدا ایں توں
اوہندے فضلاں دی ہر دم لوڑ بندیا

ہتھیں رب دے ہے خیر چنگیائی بندیا ساری خلقت لین اِتھوں آئی بندیا
اِسے رب نال رکھیں گٹھ جوڑ بندیا

ایہا رب دے رسول دی کمائی بندیا جیہڑی کوڈیاں دے مُل تَیں لٹائی بندیا
پہلے لگے سر ایں تے لکھاں تے کروڑ بندیا

ضدی بنڑ کے توں ضد وچ آویں نہ سجن پڑھ ربّ دا قرآن تو بھلاویں نہ سجن
اِسے ضِد نہ پچھانڑاں تیتوں توڑ بندیا

ایہو مکتو مسئلہ پکائی رکھناں نالے حق دے یارانہ اساں لائی رکھناں
راہنڑیں حق والیاں دی ریت لوڑ بندیا

۱۸

مذہب دا معیار گانڑاں بجانڑاں
تبلہ سرنگی تے چاول دا کھانڑاں

نہ قرآن سنت دی بدعتی نوں لوڑے انہاں کیتے کافی قوالاں دے ڈوہڑے
ایویں قوم وچ شرک جاگا پرانڑاں
کرن مُلاں بدعت دا اکثر وپارے محبت دے لاوے تے کھیڈن شکارے
عجب اہلِ حق نے انہاں نوں پچھانڑاں
لگے آنڑ قبراں تے بدعتاں دے میلے کئی مُلاں مشرک مہتاں دے چیلے
مریداں نوں کیٹھا کرن آٹا دانڑاں
پڑھے جاہلاں نوں اے مُلاں ڈریندے ایہے پیر ہر گل خدا توں منیندے
انہاں دا خدا نال ہے آنا جانڑاں
جہالت دے وچ رنگ بدلا زمانہ ڈیون اہلِ حق نوں بے ادبی دا طعنہ
تنڑیا ہر طرف جھوٹ دا پیٹا تانڑاں
نہ صدیقؓ تبلہ سرنگی وجائی نہ دربار تے کائی کنجری نچائی
نہ اج تائیں ٹھیا اُتھ قوالاں دا گانڑاں
خدارا جہالت نوں ناوانو چھوڑو تعلق حبیبِ خدا نال جوڑو
ہدایت ہے قرآن سنت دا گاہنڑاں
مریداں دے گھر رسمی پیراں دے ڈیرے شریفاں دی عزت لٹیندے لٹیرے
شریراں دے گل وچہ شرافت دا بانڑاں
ہے افسوس اجکل مسلمان رل گئے نبیؐ دی شریعت دے رستے توں بھل گئے
بناوٹ دے کوٹھاں یا آخر ہے ڈھانڑاں
سمجھ اے جہیاں پیر دوزخ دا بل ولایت دی چادر وچ اُلٹا عمل
کیویں ٹھیک کمتو نے لایا نشانڑاں

(۱۹)

اس شرک وچ لکھاں گھر مردود، ہو کے گل گئے
مسئلہ جیہڑے سمجھ گئے غم آخرت دے ٹل گئے

آدمؑ توں مصطفےٰ تائیں: آکھا نبیاں ساراں
ربّ توں سوا کرو نہ غیراں دیاں پکاراں
توحید وچ قدر ہن ایمان وچ بہاراں
تھئے سرفراز جیہڑے در مصطفےٰ دا مَل گئے

ہتھ وچ سوا خدا دے گھاٹا نفع نہ کہیندے
پیراں نوں عام جاہل کھڑ کھڑ کے سڈ مریندے
اس بھُل دے وچہ ہزاراں ایمان پئے لٹیندے
اس شرک دے چکر وچ چیتے انہاں دے رل گئے

ہن بدنصیب جیہڑے قبراں تے جا کے جُھکدے
حق والیاں دے روکے اِس فعل توں نہ رُکدے
تحقیق توں اوہ نسدے قرآن توں اوہ چھُپدے
فیصل آباد دے وچ بدعت دے کوٹ جل گئے

لوگو عمرؓ، علیؓ دا ہوندا جے اَج زمانہ
کہیں ملک وچ نہ مِلدا بدعتاں نوں جا ٹھکانہ
سُنّت دے سانچیاں وچ اندازِ مُشرکانہ
کیویں اوہ لوگ پرکھن مارے جیندے عقل گئے

مُشرک کیتے نہ بخشش مُشرک کیتے نہ عزت
مُشرک کیتے خلاصہ روزِ حشر دی ذلّت
مُشرک دی نہ شفاعت مُشرک کیتے نہ جنّت
ابدی عذاب دوزخ مُشرک دے پوندے گل گئے

لیکھا ہوسی حشر وچ مُشرک ہونا ذلیل
اس جرم وچ نہ سُنسی اُس دی کوئی اپیل
اپنے اَعضا مخالف ہوسن اُنھاں وکیل
قرآن وچ حشر دے ہو فیصلے اٹل گئے

توحید دے مقابل اے شرک دی بیماری
کم بخت پیر بدعتی واعظ نے کیتی جاری
اکثر ایہہ قوم جاہل پیراں دی ہے پسجاری
غنڈے شریر اپنی تبدیل کر شکل گئے

ایمان بن عمل دا سمجھیں نہ کوئی مُلے
افسوس رہی واعظ لوگاں نوں لائی بھُلے
خالص بنا عقیدہ وچ شرک دے نہ رُلے
ایمان باہجھ کمتر برباد ہو عمل گئے

گل جاہل نوں پہلے غرق تقلیدی آتے اُس عالم دا بیڑا
جیہں پڑھ قرآن سنے نہیں کیتا اِتھے گوڑ تے سچ دا نکھیڑا

چوڑں ٹکیاں کیتے برباد کیتو نے جا قوم دا وسدا ویہڑا
کمتر کہیں نوں نہیں بھاندا سچ آکھے جگ تے جیہڑا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بابِ رسالتؐ

(۲۰)

ساڈے رسول ؐ جہیا کہیں نوں پیشوا نہ مِلا
جینوں مِلا نہ محمدؐ اوں نوں خدا نہ مِلا

ڈساں مَیں کیہڑی کیہڑی اس رسولؐ دی شان — شبِ معراج اے ہویا خدا دا مہمان
کِسے رسول نوں اے مرتبہ اُچا نہ مِلا
سبھے کمال اِس نوں اے جہیں عطا ہوئے — اینڈے دیدار دے طالب کُل انبیاء ہوئے
او بازی ہار گیا جس نوں مصطفےٰ نہ مِلا
اینڈے کرم دیاں جتھے چتھے پیاں لاٹاں — تباہی کفر دی رحمت نے لائیاں برساتاں
گنہگاراں نوں سہارا اِس سوا نہ مِلا
اینڈی نظر نھئی بُت گر بھی بُت شکن بنڑ گئے — جہاں دے چور تے رہزن بھی پِرامن بنڑ گئے
غریباں نوں کوئی ایسا صاحب سخا نہ مِلا
اے دُکھ ونڈیندا یتیماں تے دردمنداں دے — ہمیشہ آوے ایہو کم خدا دے بنداں دے
کوئی انسانیت نوں ایسا باوفا نہ مِلا
خدا نوں ایسا نہ کوئی بیا پسند آیا — بھٹہا کے تاجِ شفاعت قدر بلند آیا
نبیاں نوں بھی کوئی اے جہیاں وڈا نہ مِلا
نبیؐ دے فیض توں صدیقؓ لے گیا ڈھیرے — اے پہنچا ساراں توں پہلے نہ تھئی ذرا دیرے
ابوبکرؓ جہیاں ایں در تے کوئی فدا نہ مِلا
سلام اُس تے جیں تاجِ شفاعت پانڑاں ہے — عذابِ حشر توں مُکتی تینوں بچانڑاں ہے
درِ رسولؐ بِنا سانوں در بیا نہ مِلا

(۲۱)

نہ پھر آوارہ محمدؐ دے در تے آتاں سہی
لذت جمالِ محمدؐ دی آکے چاتاں سہی

درِ رسولؐ تے کھوٹے بھی بنی کھرے وینڈے   سُکے شجر بھی نگہ نال بنی ہرے وینڈے
قریب آکے ایں رحمت نوں آزماتاں سہی
توں پچھ حلیمہؓ توں بچپن دی داستان جاکے   فضا بدل گئی مکے توں جاں ٹُری چاکے
مُدت دے سُتڑے نصیباں نوں آ جگاتاں سہی
ایندے کرم دیاں کرناں جتھے جتھے پیاں   ہزاراں سالاں دیاں بگڑیاں سنور گیاں
درِ حضور تے دامن توں آکھنڈاتاں سہی
کئی حبشی وِکدے ہوئے صاحبِ کمال بنئے   کئی اہلِ فارس آکے نبیؐ دی آل بنئے
توں کرکے منتاں غلامی دا تاج پاتاں سہی
ایندی غلامی توں شانِ سکندری صدقے   شبِ معراج ملائک دی سروری صدقے
مقامِ سِدرہ تے اِک وار اُکھ اٹھاتاں سہی
جیہڑے غلام بنئے رب توں شان پاگئے ہن   سند خدا توں او بخشش دی سب لکھا گئے ہن
ازل دا ماریا حاسد حسد ہٹاتاں سہی
توں بے عقل کریں تنظیم دے سدا شکوے   نبیؐ دے دین دے خادم تے ہر گھڑی فتوے
توں بنڑ کے کمتر اِک وار ناں لکھاتاں سہی

(۲۲)

محمدؐ وانگ دُنیا تے کوئی آوے تاں مَیں ویکھاں
عرب دی اُجڑی دھرتی نوں چار رنگ لاوے تاں مَیں ویکھاں

پتھر مارن جیہڑے سوہنڑاں دعائیں نال الواوے ٹُٹے کنڈیاں اُتے پر بددُعا ہرگز نہ فرماوے
کوئی جھل جھل پتھر ول ول کے سمجھاوے تاں میں ویکھاں
جہان سارا ہووے دُشمن خدا دا دین پہنچاوے ڈکھا کے معجزے اکثر پیا دُشمن نوں شرماوے
کرے انگلی فلک توں چن پیا لہوے تاں میں ویکھاں
پڑھاں لکھ لکھ صلاتاں آپؐ دی سرکار عالی تے ہووے لشکر پیاسا ہتھ رکھے اپنا پیالی تے
کوئی لشکر پیالی نال پلواوے تاں میں ویکھاں
ہووے جابرؓ دی جِھگی نیوے سارے غلاماں نوں بلہاوے ٹولیاں کر کر پیا خاصاں تے عاماں نوں
روٹی دودی کھاوے لشکر تے بچ جاوے تاں میں ویکھاں
نیوے ترن سو اتے تیرہ غلاماں نوں ہزاراں وچ ہتھیں چھٹریاں تے ہیبت اللہ اکبر دے نعراں وچ
اُٹھا دستِ دُعا کوئی فتح پاوے تاں مَیں ویکھاں
ایندے میں شان توں صدقے ایندے اسلام توں صدقے تھیواں ہر اک ایندے جانباز خاص و عام توں صدقے
کوئی سائیں وانگ ربدا دین پہنچاوے تاں میں ویکھاں
ہوون تنظیم والاں دے بلند اقبال اے گستو محمدؐ دی مداحی وچ بسر ہوئی زندگی اکثر
انہاں وانگوں سُستی کوئی قوم جگواوے تاں میں ویکھاں

(۴۳)

رسول اللہ دے ہر ہر مٹھے انداز توں صدقے
ایندے اسلام توں، انجام توں، آغاز توں صدقے

ڈتی دعوت زمانے نوں عجب اسلام دے ہادی
کدی مکّے دیاں گلیاں کدی طائف دی ہا وادی
ہزاراں دل لٹا بیٹھے ابندی آواز توں صدقے

کوئی بنڑ کے صدیقؓ آیا کوئی بنڑ کے بلالؓ آیا
ڈتا عثمانؓ ذی شاں دل نظر تیڈا اجمال آیا
تیڈے فاروقؓ توں صدقے علیؓ شہباز توں صدقے

دِلاں لٹیاں لکھاں بیساختہ تک کے تیڈی سیرت
تیڈے دشمن تیڈے اخلاق توں ویکھن کرن حیرت
وچھاویں چادراں دشمن تلے اِس نیاز توں صدقے

تیڈا اخلاق بھی سوہنڑاں بہوں مٹھڑی زباں پیاری
تیڈے مٹھڑے سخن فرمان توں جندڑی لکھاں واری
تیڈے اخلاق عالی دی بلند پرواز توں صدقے

ہزاراں بت پرستاں توں چھڑائے بت منایا رب
تیڈی خواہش تھئی پوری تیڈا پورا تھیا مطلب
مناون رب دا ہا مقصود ایسے راز توں صدقے

ستاون لوگ مکّے دے تیتوں شہراں تے غاراں وچ
وساون مینہ پتھراں دے اوہی اندھے بازاراں وچ
ڈکھاویں صبر استقلال تیں جانباز توں صدقے

تیڈے بوبکرؓ دی ہر ہر ادا تیڈی رضا کیتے
وطن چھوڑا لٹایا گھر فقط نامِ خدا کیتے
تیڈے شاگردِ اعظم بوبکرؓ ہمراز توں صدقے

محمدؐ دے گھرانے دے فضائل پڑھ سُنا کمتر
توں تنظیمی مجاہد مَل محمدؐ مصطفیٰؐ دا در
تھیوں صاحب سخن تیڈے سخن ممتاز توں صدقے

(٢٤)

شان انوکھی ڈِسے عربی جوان دی
فخر کریندی ساری جنس انسان دی

گھر آمنہؓ دے کیویں آیا شاناں والیا   بھاگاں والی مائی کیویں جھولی وِچ پالیا
ذات نرالی تھئی ہے رب رحمان دی

ملکاں دے مانڑ ترٹے آدمؑ دا لال آیا   رب دا حبیبؐ سوہنڑاں صاحب کمال آیا
تانگ لکھاں نوں آہی اسے سلطان دی

کدی اس کیتے رب بھاہیں گلزار کرے   کدی او چھری دے تلے پورے اقرار کرے
کیتی نگرانی کیویں عائشہؓ دی امان دی

آیا کیہڑے کم کیتے رب نوں سناونڑ آیا   برباد دھرتی توں جھٹڑ کے وساون آیا
پہلے سنواری راکھی عربستان دی

اپناں پرائیاں کیتے بنڑ کے حکیم آیا   رب ولوں ساڈا سوہنڑاں بنڑ کے کریم آیا
کیتی تقسیم پڑھی مٹھڑی زبان دی

مکے والے لوگاں وِچوں کئی بنڑ یار گئے   اصلوں او مارے گئے جیہڑے بیزار تھئے
یاراں نے جلائی شمع اپنے ایمان دی

کئی اتھے وڈے وڈے مارے نی غرور وِچ   ودھ گھٹ کہندے جیہڑے شانِ حضورؐ وِچ
لعنت چائی انہاں سارے جہان دی

صدقے انہاں توں جاواں جنہاں لائیاں یاریاں   اج تائیں روضے وِچ جنہاں اکھاں ٹھاریاں
ریس کرے نہ جنت انہاں دے مکان دی

جیہڑے دِلاں دیاں ہویاں توڑوں منظوریاں نی   فیضِ رسولؐ کنوں بنڑیاں حضوریاں نی
توڑوں تصدیق ہوئی رب دے قرآن دی

کمتر جگ اُتے جے تائیں جیونڑاں ہے   سائیں وا مداح تنظیمی سڈیونڑاں ہے
پھر وے صفائی رکھیں اپنے بیان دی

۲۵

ہو مبارک آمنہ رضی مائی اج اوہا رات آئی جیں رات تیڈا لال جمیا

اعلیٰ راتاں وچوں ایہا رات آئی جگ تے محمدﷺ دی ذات
جگ ہویا نورو نور تھیا کفر چُورو چُور ترٹے شاہاں دے غرور
جھڑی رحمت دی رِم جھم لائی تے وسی ہے خدائی
بے کساں عاصیاں دا سہارا رحمۃ العالمین رب دا پیارا
سوہنڑاں خیر البشر جاں تھیا جلوہ گر آکے مطلبؓ دے گھر
چودہ طبقاں تھئی روشنائی تے شان سوائی
آپؐ دا منتظر گھر خدا دا آگیا شافع روزِ جزا دا
او دعائے خلیلؑ سُنی ربِّ جلیل اے نورانی قندیل
ربّ مکّے دے اندر جلائی تے ظلمت ہٹائی
ہائی ویران دھرتی کفر دی وسی رحمت تے گئی ہے سنور دی
جاں حبیبِ خدا تھیا جلوہ نما کفر نس داگیا
سوہنڑیں توحید جگ نوں سکھائی اے منت لائی
ڈساں کیا کیا حلیمہؓ دی شانِ جیندے گھروچ گیا اے جوانِ
کیتا ربّ تے کرم تھئے دُور سب غم وکھا سوہنڑیں جاں قدم
جاں محمدﷺ دی بنڑیں ہے دائی ربّ عزت ودھائی
بھاگاں والے جدوں پھیرا پایا اُجڑی دھرتی نوں چار رنگ لایا
کئی کھوٹے کھرے کیتے بھاگاں بھرے پیرا جیں جا دھرے
ساری دھرتی تے رحمت ونڈائی تے قسمت جگائی
اج ملکتو میلاد النبیﷺ ہے ہر جاتے خوشی ہی خوشی ہے
واسطہ رب نوں پاتوں اسے رات دا ہو بدستِ دعا
توں محمدﷺ دے در دا مداحی تنظیم دا سپاہی

(۲۶)

جمیا آمنہ رضؓ دا دِل جانی خدائی ساری وس پئی آ

کہ جہیں اج دی رات سُہانی خدائی ساری وس پئی آ

پہلے گھر عبداللہ دے رحمت باران لائی ۔ مدت دی اجڑی دُنیا سوہنڑیں کیویں وسائی
ربّ دا احسان ہویا ۔ روشن جہان ہویا ۔ زندہ ایمان ہویا
تے ہویا کرم رحمانی خدائی ساری وس پئی آ

ظاہر گھر آمنہؓ دے ہو کے یتیم آیا ۔ لیکن سارے جہان دا بنڑ کے کریم آیا
ربّ نوں منا نونڑ والا ۔ اجڑے وسا نونڑ والا ۔ روندے ہسا ونڑ والا
اے مظہر دین ربانی خدائی ساری وس پئی آ

اپناں پرائیاں کیتے بنڑ کے طبیب آیا ۔ مدنی سائیں توڑوں لے کے نسخہ عجیب آیا
جینوں بھی ڈیندا گیا ۔ اپنا بنیندا گیا ۔ کلمہ پڑھیندا گیا
تھئی جاری غذا قرآنی خدائی ساری وس پئی آ

کئی دردے نیڑے وسدا اصلوں برباد ہوئے ۔ رومی تے حبشی آ کے دُوروں آباد ہوئے
توڑے رنگ دا ہا کالا ۔ رتبہ پایا نرالا ۔ گل لاوے کملی والا
ہے دو جگ شان شہانی خدائی ساری وس پئی آ

لکھاں کنعانی عاشق سائیں دے جمال اُتے ۔ ہو ہو کے صدقے جاون مُطلب دے لال اُتے
چہرے توں نکلن لاٹاں ۔ رحمت لایاں برساتاں ۔ پائیاں صدیقؓ جھاتاں
تھئی روشن قوت ایمانی خدائی ساری وس پئی آ

دائی حلیمہؓ دے گھر کیتا سوہنڑیں اُجالا ۔ برکت ہی برکت نظرے آیا جاں کملی والا
سائیں دا قدم جاں آیا ۔ مالک نے رنگ لایا ۔ بختاں تے پھیرا پایا
ہوئی مدنی دی فیض رسانی خدائی ساری وس پئی آ

ہووے مبارک بھائیو سیدِ ابرار آیا سارے نبیاں کیتے بنڑ کے سردار آیا
ہر دا امام آیا — خیر الانام آیا — رب کے پیغام آیا
پایا سر اتے تاج سلطانی خدائی ساری وس پئی آ
مدنی دی آمد ہوئی کسریٰ دے کنگرے ہلے شانِ نبوت چمکا شاہاں دے پیتے رہے
توڑے دشمن جگ سارا — لایا سائیں حق دا نعرہ — آیا صدیقؓ پیارا
ہے کے جیہیں شان لاثانی خدائی ساری وس پئی آ
ملتو تنظیمی سائیں دے در دا ادنیٰ مداحی سائیں دی نظر دا صدقہ فضل و کرم الٰہی
ہر جا تے نعتاں بولے — باطل تے حق نوں کھولے — عاقل سخن نوں تولے
تھئی ہے اللہ دی مہربانی خدائی ساری وس پئی آ

---

(۲۷)

رات معراج دی کیا ذیشانِ شانِ رسولؐ دی حد مک گئی

فرش عرش اُتے مہمانِ شانِ رسولؐ دی حد مک گئی

آحضرت جبریلؑ جگایا دعوت نامہ عرض سنایا
فخرِ رسل، عرش تے چل
ہو تیار، شاہِ ابرار، ستر ہزار
ملک تیڈے آئے بنڑ کے باہنے شانِ رسولؐ دی حد مک گئی
کالی کملی والیا سائیاں جھڑیاں رب دی رحمت لائیاں
شاہِ لجپال، ذی اقبال
سڈیا خدا، جلدی آ، دیر نہ لا
اسے ڈسیا رب دے قرآن شانِ رسولؐ دی حد مک گئی

بَرق بُراق لایا جبریلؑ   بن ٹھن چڑھیا قدرِ جلیل
چار، چدھار، عجب بہار
ملک تمام، پڑھن سلام، سائیں دے غلام
وسدی رحمت دی باران شانِ رسولؐ دی حد مُک گئی
مسجدِ اقصیٰ پہلی منزل   منتظر جتھے سارے مُرسل
بنڑیاں امام، عالی مقام
مقتدی، سارے نبی، عزت وڈی
احمدؐ ساریاں دا سُلطان شانِ رسولؐ دی حد مُک گئی
ملک فلک دے عرش ٹھہاون   الرحمٰن یٰسین سناون
بھالن راہ، شاہاں دا شاہ
کملی ہٹا، مکھڑا ڈکھا، سدراں لہا
پورے تھیون سب ارمان شانِ رسول دی حد مُک گئی
رب محبوب دا شان ودھایا   ول جا جا دا سیر کرایا
ہر ہر جا، سیر کیتا
سارا فلک، نور و ملک، ڈیکھ جھلک
حُسنِ رسولؐ توں تھئے قربان شانِ رسولؐ دی حد مُک گئی
کئی دوزخ وچ جلدے مُردے   کئی جنت وچ موجاں کردے
اِک بنگلہ، اعلیٰ ڈٹھا
سائیں پچھیا، ساتھی ڈسا، عرض کیتا
عمرؓ تیڈے دا خاص مکان شانِ رسولؐ دی حد مُک گئی
جبرائیلؑ امین سدرہ تے   کھڑ گیا اپنا سفر مُکا کے
عرض کرے، ویندے ڈرے
یا سرور، اوکھا سفر، جلدے پَر
ہنڑ توں جانڑ تے رب رحمان شانِ رسولؐ دی حد مُک گئی

اُسُوی خود ربّ نے فرمایا آپؐ نوں سڈ نزدیک بُلایا
دیدار رب ، ہویا عجب
پرداں سوا ، سائیں نے ڈٹھا ، او جلوہ
نہ ڈسناں جس دی پہچاݨ شاݨ رسولؐ دی حد ٹک گئی

ولیا جاں معراج توں سروڑ گرم ایویں ہا آپؐ دا بستر
کُنڈا ہلدا ، پانی چلدا
اِک پل دیر ، فلکاں دی سیر وقت سویر
اصحاباں نوں کرے بیاݨ شاݨ رسولؐ دی حد ٹک گئی

سُݨ بوجہل مذاق اڑایا ونج صدیقؓ نوں حال سُنایا
ڈسیا صدیقؓ سائیں دے رفیق
آکھا حضور، سچ ہے ضرور، کر توں شعور
واہ صدیقؓ تیڈا ایماݨ شاݨ رسولؐ دی حد ٹک گئی

اس معراج دی رات دا صدقہ مدنی سائیں دی ذات دا صدقہ
جُرم خطا ، گھن منوا
موج بحر، جوش اندر، اے کمترؔ
مُشکل کرسی رب آساݨ شاݨ رسولؐ دی حد ٹک گئی

---

(۲۸)

گھر آمنہؓ دے مٹھڑے دِلبر دا تشریف لے آوݨڑ بسم اللہ
مِٹھے خُلق تے خَلق دیوانی تھئی اپݨا خلق وکھاوݨڑ بسم اللہ

تک حُسن تے کئی پروانے تھئے اپݨے خُلق تے کئی دیوانے تھئے
کئی بھجدے آوݨ — قدمیں سائیں دے ڈھاوݨ — شاݨ اعلےٰ پاوݨ
سب توں پہلے صدیق اکبرؓ دا نام لکھاوݨڑ بسم اللہ

بن ڈھٹیاں کئی سائیں نوں منندے گئے کئی بھول عمر ساری بھندے رہے
واہ منظر دا اثر ـــ مٹھیاں وچ پتھر ـــ پا کے آوے جے کر
کرے نظر تاں کالیاں پتھراں نوں تصدیق کراونڑ بِسمِ اللہ

کدی ذکر اندر پیاں راتاں کٹن رب نال کدی ملاقاں تھیون
موسےؑ آپہیں منگے ـــ ایں نوں رب سائیں سڈے ـــ ایندے رتبے وڈے
حیران کھڑے عرشی فرشی اینا عز تاں پاونڑ بسمِ اللہ

پتھراں دے او بت بھن وہندا گیا رب نال پریتاں لویندا گیا
کئی روندے ہسے ـــ کئی اجڑے وسے ـــ کئی رہ گئے تسے
اس مدت دی اجڑی دھرتی نوں آ کے ول رنگ لاونڑ بسمِ اللہ

ایندا شان بلند بلند تھیا دروازہ نبوت دا بند تھیا
گل ساری مکی ـــ کہیں باقی نبی دی ـــ نہ حاجت رہی
اس تاج ختم نبوت نوں سائیں دا ٹھمکاونڑ بسمِ اللہ

جدوں فسق فجور طوفان چڑھا آیا ختم رسل ؑ فخر الانبیاء
عبد اللہ دا چن ـــ سلطان زمن ـــ سوہنے مدنی موہن
انہاں لات منات پرستاں نوں توحید سکھاونڑ بسمِ اللہ

کیویں شان بیان کرے کوئی بشر خود واصف جیندا ہے رب اکبر
شافع روزِ جزا ـــ خاتم الانبیاءؑ ـــ شان افضل تھیا
اصحاب کرام رضؓ تے اسے مکتوایندا دید بھنوا ونڑ بسمِ اللہ

آئے بے عقل کجھ ہوش سنبھل ذرا سُن انصاف دی گا ملے!
جیہوں اج تائیں دشمن سمجھی پھر دائیں او تاں سنتے ہن سول دے نالے

نہیں آپوں سنتے میڈے پیر سمائے اسد اللہ شاہ لجپالے
مکتو جیہڑے گستاخ تھئے گئے نی اپنیاں موڑیاں گالے

(۲۹)

جدّوں مکّے اندر سوہنڑاں خیر البشرؐ کلمہ توحید جگ نوں سناونڑ لگا
آئے غیظ و غضب وچ سردار سب طیش کفّارِ مکّہ نوں آونڑ لگا

ازلی کم بخت سائیں نوں آکھن جادوگر
پا گئے تاجِ صداقت آبا بو بکرؓ
کلمہ توحید سُن کے پچا نہ سکے
رہ کے مکے اندر دِل رنگا نہ سکے
کردے دل ول نثارے محمدؐ دے سَن
معجزاں توں سوا بیٹھا صدیقؓ من
وچ تکبّر دے مردُود مُردار تھئے
دین حق ہویا غالب آخر ہار گئے
حق دی آمد تھئی ظلم ہویا ختم
شاناں والے نبیؐ رکھا جیں جا قدم
زور کمزور ظلمت دا ہووِنڑ لگا
خوش نصیباں دے دِل مدنیؐ دھووِنڑ لگا
رحمۃ العالمین دا کُھلا جاں لنگر
اے جہیاں مصطفٰےؐ دی نظر دا اثر
لے کے اَلحمد توں تو والنّاس تائیں
جیندے کیتے نبیؐ توں منگائے ربّ دُعائیں
سائیں دے یاراں دی صفت و ثناء
صدقہ محبوبؐ دا رب انعام اے ڈِتا

موج کم بختی وچ حق نہ آوے نظر
بحرِ رحمت اندر ٹُبیاں لاونڑ لگا
بُت پرستی توں نظراں ہٹا نہ سکے
قرنیؓ گھر بیٹھے اے لذتاں چاونڑ لگا
مُعجزے تک کے سائیں دے بنڑیں نہ سجن
یار دے رتے صدمے نبھاونڑ لگا
سائیں دے مارن کیتے سارے تیار تھئے
جھنڈا اِسلام دا لہراونڑ لگا
بے کساں تے غریباں دے مُٹھے دُور غم
موج وچ بحرِ رحمت دا آونڑ لگا
بوجہل ہو کے شرمندہ رووِنڑ لگا
یار ہر اپنے دِل نوں رنگاونڑ لگا
جھولیاں بھر لکھاں ذیقدر گئے نیں تر
تاجِ بخشش دے رب سائیں پواونڑ لگا
سائیں دے یاراں دیاں ہر جا کرے ربّ ثنائیں
شکیاں دے خدا شک مٹاونڑ لگا
کر سلا بنڑ کے ساری عمر یار تنظیم دا
نعتاں کہتی سوائیاں بناونڑ لگا

(۴۰)

محمدؐ مصطفےٰؐ عربی سجن دی گال کیا پچھدیں
حبیبؐ کبریا شاہِ زمن دی گال کیا پچھدیں

اوجھولی بخت ور جس نوں لگا پہلے پہل آرنگ   ڈٹھا رخسار جاں مائی آمنہؓ یک لخت ہوئی دنگ
بھلا بزم حسیناں وچ حسن دی گال کیا پچھدیں

اے دُرِ انمول تھیا جلوہ نما مُطّلب دے گھر جس دم   گئے ظلمت دے پردے کھل گیا تبدیل ہو عالم
نبوّت دے ستاراں وچ ایں چن دی گال کیا پچھدیں

یکا یک آمنہؓ دے گھر جاں رحمت دے لائیاں جھڑیاں   زیارت واسطے حوراں بہشتی سکدیاں کھڑیاں
اجازت گھن پیاں آون لگن دی گال کیا پچھدیں

حلیمہؓ سعدیہ دے بخت جاگے بخت ور ہوئی   بچے دے واسطے داخل جاں او مکے شہر ہوئی
نہ باقی بال ہا کوئی گھن دی گال کیا پچھدیں

یتیمِ مکہ دی طالب حلیمہؓ سعدیہ آئی   خدا محبوبؐ اپنے دی مقرّر کر ڈتی دائی
حلیمہؓ چا کے دِل ٹھارے موہن دی گال کیا پچھدیں

ایں رحمت توں موثر تھئی حلیمہؓ بخت وند ہوئی   اوہ حالت دیو چ جاں دِن بدن جگ توں بلند ہوئی
غریبی کٹ گئی پھر مال وَدھن دی گال کیا پچھدیں

محمدؐ مصطفےٰؐ دے فیض دا اصحابؓ ڈسدے پھل   جنہاں نوں اج تائیں روضے دیو چ مدنی چالایا گل
ابوبکرؓ و عمرؓ دی جا دفن دی گال کیا پچھدیں

خدا ڈیوے نظر جے کر تکیں قرآن دے اندر   صدّیقؓ اکبر دی جھولی وچ سُتا جاں رکھ محمدؐ سر
تسلّیاں ربّ ڈیوے جائے امن دی گال کیا پچھدیں

امیر عثمانؓ ذی النورین دے رُتبے ڈساں کیا کیا   نبیؐ دا ویر ساڈا پیر حیدرؓ لافتیٰ ڈسدا
گئے دشمن بھی من خیبر شکن دی گال کیا پچھدیں

سدا تنظیم دا مولا جہاں تے بول بالا ہو   قلم کلمتو دی ہو پُرسوز ہر ہر سُخن اعلےٰ ہو
صداقت وچ ایں تنظیمی چمن دی گال کیا پچھدیں

(۲۱)

آیا سوہنڑاں نبیؐ وڈ شانہ حبیبؐ ربانہ تے ربدے قرآن اتے گل مُک گئی

کُھلا مکے اندر مےخانہ ہے جانڑداز مانہ تے رب دے قرآن اُتے گل مُک گئی

سوہنڑیں اللہ دے گھر نوں وسایا آ کے پیغام حق دا سُنایا
پہلے کعبہ ہا ویران ــــ جدوں آیا اے جوان ــــ وَدھی بیت اللہ دی شان
ایہو پہلے آ ہا بُت خانہ، جانڑداز مانہ تے ربّ قرآن اُتے گل مُک گئی

ہر پاسے مچا شور شر ہا پورے جوبن تے زورِ کُفر ہا
چوڑھیا آمنہؓ دا چن ــــ ہویا جلوہ فِگن ــــ سنڑاں فخرِ زمن
آیا دھرتی تے موسم سُہانہ، ہے جانڑداز مانہ تے ربّ دے قرآن اُتے گل مُک گئی

آیا ذیشان حق دا پیامی جیندی ڈیندے فرشتے سلامی
پیارے ربّ دے رسولؐ ــــ اِتھے کھولیا سکول ــــ ڈسا دین دا اصول
آیا صدیقؓ ہو کے پروانہ، سکول ہا شہانہ تے ربّ دے قرآن اُتے گل مُک گئی

جیہنوں چُن چُن کے ربّ سائیں بھجیندا جام بھر بھر محمدؐ پلیندا
ہے صدیقؓ سچیار ــــ سوہنڑاں آیا پہلی وار ــــ چڑھا عشق دا خمار
ڈِتا ساقی نے بھر پیمانہ، اے مٹھیا مستانہ تے ربّ دے قرآن اُتے گل مُک گئی

آیا آیا او ابنِ خطابؓ جیہنوں اللہ توں منگیا جناب
کیتا ربّ نے پسند ــــ آیا قدر بلند ــــ چڑھی دین دی کمند
آیا ہو کے محمدؐ دا باہنہ، ہا دشمنی بہانہ تے ربّ دے قرآن اُتے گل مُک گئی

بنا سالار فوجِ نبیؐ دا بھیجا ہویا اے ذاتِ ربّی دا
ہنڑ توں ہی ڈسا ــــ نہ ہا ربّ نوں پتہ ــــ ایندے ایمان دا
ہے گذارش میڈی عاجزانہ، او بھائی نادانا تے رب دے قرآن اُتے گل مُک گئی

ایہندا خالق ہویا ذمہ وارے پیا روضے اندر جھلکاں مارے
جیتھے وَسے رحمت — پیا چینیندا ہے لذّت — ڈتی ربّ نے عزّت
ایہو مالک ڈتا عوضانہ ، عجب آستانہ تے رب دے قرآن اُتے گل مُک گئی

میر عثمانؓ سائیں دا داماد کرو بیعت رضوان یاد
سائیں لئی ہے بیعت — عثمانؓ دی حجت — ہے قرآن دی آیت
ضد چھوڑ دے او مسلمانہ ، او میرا مہربانہ تے ربّ دے قرآن اُتے گل مُک گئی

ساڈا سوہنڑاں علیؓ باصفا ہے جس روضے دے اندر سمائے
تیڈا مُکا تکرار — سوہنڑاں حیدر کرارؓ — بتھیا آپ ذمہ وار
ذمّے حیدر دے ہاد فنانہ ، ہے سچا اے فسانہ تے ربّ دے قرآن اُتے گل مُک گئی

ساڈی تنظیم دا کنٹرولے کوئی ناجائز نظمیاں نہ بولے
اساں رب دے قرآن — وچوں کیتا ہے بیان — توں بھی حق نوں پچھان
کم تنظیم دا سمجھانا ، تفرقہ مٹانا تے رب دے قرآن اُتے گل مُک گئی

ایہو کمشن نبیؐ دا احسن اصحاباںؓ دے درو ثنائے
ڈسے سوڑی قبر — نالے ربّ دا ہے ڈر — بہوں دُور ہے سفر
پر نظر سخی اے گھرانہ ، حسین دا اے نانا تے ربّ دے قرآن اُتے گل مُک گئی

۳۲

محبوب گل سائیں ختم رسلؐ جنھوں لنگھدا گیا رنگ لیندا گیا
عبداللہ دا چن ڈکھیاں دا سجن کیویں توحید نوں ورتیندا گیا

اس رحمت جاں مکے تے لائی جھڑی چھل پہلے آگھر آمنہؓ دے چڑھی
کے جھیاں پُرضیا ، ہے رُخ مصطفیٰ ، حسیناں دے حسن بھلویندا گیا
ڈتا سرکار تے آکے حق دا پیام کوہِ فاران تے چڑھ کے خیرالانام
لَا اِلٰہ دی چھری ، جس دے دِل تے پھری ، پتھراں دے خدا بھنویندا گیا

کئی آکھن محمدؐ ڈسے جادوگر کئی آکھن اے سوہنڑاں ہے رحمت داور
جنہاں منیا گئے تر، سُتے روضے اندر، کیویں صدیقؓ عزتاں پیندا گیا
سُن فیضِ محمدؐ دیاں گلاں عجب لایاں رحمتِ رحمان چھلاں عجب
لائیاں ٹُبیاں صدیقؓ جیہوں ول ول عتیق، سوہنڑاں مدنیؐ موہن فرمیندا گیا
کیویں آمد ایں سوہنڑیں عمرؓ دی تھئی ہوندی کمزور طاقت کُفر دی گئی
ہتھیں چا کے خنجر، سوہنڑاں حضرت عمرؓ، نعرے اللہ دے ناں دے لویندا گیا
شان عثمانؓ دی کیا سناواں بھلا دیداں قرآن دے وچ لواداں بھلا
ڈسے ایندا قدر، چھوٹی ۲۶ پارے اندر، تینوں ذاکر بُھلیندا بُھلیندا گیا
سوہنڑاں پیارا علیؓ شیر یزداں ہے نامور مصطفےٰؐ دا پہلوان ہے
تھئے دُشمن فی النّار، سوہنڑاں حیدرِ کرار، وار تلوار دا جاں کریندا گیا
شان مدنیؐ دے یاراں دی سُن تاں سہی رَضِیَ اللّٰہُ عَنہُم بھلا نہ بھئی
اے مُصدّق رسولؐ، رب دے مقبول، ربّ انعام وَل وَل ہے ڈیندا گیا
کیتا تنظیم نے حق دا پرچار ہے جیندی تقریر وِچ خُلق تے پیار ہے
نت شام وسحر ایویں ہر ہر شہر وچ کمترِ فقیر سمجھیندا گیا

(۲۳)

مَل محمدؐ دا در کر حشر دا نہ ڈر چِنتا لا نہ
مومناں دِھکڑے در در تے کھا نہ

بعد رب دے اے محبوب کُل فخرِ کونین ختمِ رُسُلؐ
عرشیاں دا نبیؐ، فرشیاں دا نبیؐ، پر خُدا نہ
اے ہے عابد او معبود پیارا اے ہے ساجد او مسجود نیارا
گل ایہا گِھن پکا، مومناں جا جا سر جُھکا نہ
ہے بشر پر بشر ہے نرالا رب دی ساری خدائی توں اعلےٰ
ربّ نے قُل اِنَّمَا، نالے یُوحیٰ ڈسا، توں بُھلا نہ

نوریاں دی اتھاں کیا مجالے ڈیکھ سدرہ تے سائیں دا جمالے
رُکیا رُوح الامین ، رحمتہؐ للعالمین ، اُتھ رُکا نہ

نوری جبران تک کے بشر نوں ہوندے ٹکڑے ڈٹھا جاں قمر نوں
بھالے جن تے نظر پڑھدے کلمے پتھر ، کر گلا نہ

جیں بشر نوں ڈٹھا بغض نالے اُس تے لعنت کیتی ذوالجلالے
کیڈا مقبول ہا ، اصلوں وانجا گیا ، حق چھپانہ

کیتی تعظیم جیہڑ ہاں بشر دی کیا ڈساواں انہاندے قدر دی
رب دے نزدیک تھئے ، او مقرب رہے ، کجھ گھٹانہ

ضد اندر بیتی عمراں ہے ساری کتنا رات ہونڑیں اندھاری
او اندھیری قبر ، خاص اپنا ہے گھر ، جتھ ڈیوا نہ

---

(۳۴)

عجب گھر آمنہؓ دے مصطفےٰ خیرالوریٰ آیا
شفیع دو جہاں آیا امام الانبیاءؑ آیا

جیندی آمد دیاں مکے شہر وچ انتظاراں سن
جیندے قدماں اُتے لاہ تاج رکھنڑیں تاجداراں سن
انوکھا انقلاب آیا خدا دی کل خدائی تے
گواہ برگ و شجر شمس و قمر اس دی سچائی تے
مبارک ہو چلو مطلب دے گھر خوشیاں مناون سب
گنہگارو چلو جلدی چلو بگڑی بناون سب
خدا دے گھر خدا دے گھر دا آخر پاسباں آیا
خدا دا خاص بندہ بن کے استادِ جہاں آیا

جیندے رخسار دے جلواں کیتے سکدے ہزاراں سن
او سلطانِ جہاں آیا حبیبِ کبریا آیا
تھیا روشن جہاں سارا ایندی جلوہ نمائی تے
خدا دے گھر عجب توحید دا نغمہ سرا آیا
ثنا خوانو چلو میلاد دے نغمے سناون سب
محمدؐ مصطفےٰ بے آسراں دا آسرا آیا
جہاں والو جہاں تے اج ہدایت دا سماں آیا
محمدؐ بے مثل انسان بن کے رہنما آیا

محمد ﷺ مصطفیٰ صلِّ علیٰ دا جاں ظہور رہویا
اینہدے نورِ ہدایت توں جہاں سارا ایہی نور ہویا
صداقت وچ شرافت وچ دیانت وچ ایہو یکتا
امانت وچ ایہیں سوہنڑاں رفاقت وچ ایہو یکتا
حلیمہؓ سعدیہ اُٹھ چل تیڈڑے ہن بھاگ جاگے اج
تینوں رحمت سڈیندی پئی نہ ہرگز دیر کر بھج بھج
سخی سلطان لکھاں ویران گھر آباد تئیں کیتے
غلامی دے زنجیراں توں لکھاں آزاد تئیں کیتے

اینہدے اخلاق دا صدقہ زمانہ باشعور ہویا
سبھی صفتاں دا مالک مُصطفیٰ صلِّ علیٰ آیا
لیاقت وچ عبادت وچ امامت وچ ایہو یکتا
صدیقؓ آکھے میڈڑے دلبر محمد ﷺ باوفا آیا
اے ہے بچپال لج پرور پلیندا اگل پیاں دی لج
تیڈڑے پکھڑے حلیمہؓ شہنشاہِ ارض و سما آیا
لکھاں روندال تے رُڑ داں دے بھلا دل شاد تئیں کیتے
بلالؓ آکھے ساڈی زندگی دا مُدعا آیا

الٰہی! میں سوالی ہاں اِتھوں کیویں ولاں خالی
تمنّا گنبدِ خضرا دی دیکھاں میں ہر ہے جالی
میت قیا وچ جڈاں ہکستو تے تئیں نظرِ کرم بھالی
سجن کہسن او تنظیمی ثنا خوانِ مُصطفیٰ ﷺ آیا

---

(۳۵)

کرن دُشمن بھی تعریفاں لیاقت اے جہیں ہووے
پیغمبر مقتدی ہوون امامت اے جہیں ہووے

کٹن راتاں مُصلّے تے کھڑوتیں پیر سُج ویندے
جیہڑے کنڈے سٹن محسن ہووے اُلٹا انہاں کیتے
چوٹھے وچ بھانہیں بلدی پرانا بوریا بستر
اشاراں نال چن لہوے جھلے طائف دے وچ پتھر
محمد اپنے ہوندے کر ڈیوے وارث مُصلّے دا
صحابہؓ توں جیہڑا اوّل رہیا اوّل سُنّا اوّل
خلیفہ خود ڈیوے پہرے وداچائے حال ڈکھیاندے
شہنشاہ کفر دے کنیدے مگر پیوند کُرتے تے

نہ اِتنا جاگ ربّ آکھے عبادت اے جہیں ہووے
دُعائیں نال الواوے شرافت اے جہیں ہووے
گداگر گھن ونجن شاہیاں سخاوت اے جہیں ہووے
نہ ڈیندا بَد دعا کہیں نوں اے رحمت اے جہیں ہووے
علیؓ جہیں مقتدی ہوون خلافت اے جہیں ہووے
اُٹھیسی نال اوّل دے رفاقت اے جہیں ہووے
بھرے بیوہ دے ونج پانی دیانت اے جہیں ہووے
اُٹھاوے بوجھ خود سر تے عدالت اے جہیں ہووے

جیہڑا طاقت دے ہوندے وی کرے نہ جنگ مدینے وچ ۔۔۔ ذبح پڑھدے قرآن ہووے شہادت اے جہیں ہووے
گلی روٹی جیہڑا کھا کے اڈاوے کوٹ خیبر دا ۔۔۔ کٹے مرحب جہیاں دے سر شجاعت اے جہیں ہووے
تیڈے رحم و کرم تے دید رکھدا پُر خطا کمتر ۔۔۔ شفاعت چا کریں اس تے رعایت لے جہیں ہووے

جیسا

نہ کھولیں عیباں دے دفتر

(۳۷۶)

جاگے جگدے کرم آیا شاہِ اُمم اپنی رحمت نوں جگ تے ونڈائی گیا
مٹے ہر کہیں دے غم ٹلے رنج و الم رستہ جنّت دا ہر کہیں توں لائی گیا

شاناں اے جہیاں ڈے کے خدا بھیجیا فرش تے عرش والے بھی حیران ہن
شان انسانیت ہے حقیقت جیندی پر قدر در اُتے نوری دربان ہن
نور دی انتہا ـــ آپ دی ابتدا ـــ سِدرۃ المنتھیٰ
اُتھاں نوری نوں ڈر جل وَنجن متاں پر جتھوں کملی والا جوڑے پائی گیا

عرش تے جا کھڑا فرش دا جو مکیں رحمۃ للعالمین راحت العاشقیں
حُسن دی انتہا اُتھ نہیں کیندی جا حسن والا کوئی دید چیندا نہیں
خود خدا میزباں ـــ کیا بشر دا مکاں ـــ نوری رہ گئے پچھاں
فرق نور و بشر تے ذرا غور کر، آپ اپنی حقیقت ڈسائی گیا

ڈتی انسانیت دی ایں تعلیم ہے کیتی رحمت زمانے تے تقسیم ہے
بُت پرستاں کنوں حق پرستی متھئی جوڑی اللہ والاں دی تنظیم ہے
مرحبا سیّدا ـــ فیض دا انتہا ـــ دُھم پئی جا بجا
اُس تے رحمت تھئی تھی ہدایت گئی جیں نوں تاج اتباع دا پوائی گیا

شرک دی چھل دے وچ بُڈے بیڑے ڈسن لڑھدی مخلوق پئی چلدا چارہ نہیں
بدنصیباں دے گھر کر ڈتے شرک پر بدبختاں نوں مِلدا سہارا نہیں
سائیں گئے جیں نوں مل ـــ او رنگا بیٹھا دل ـــ نہ لگی ذرا ڈھل
نام ابوبکرؓ ملیا پہلا نمبر تاج سر تے صداقت دا پائی گیا

اسے جیہیاں سنگ صدیقؓ نوں مل گیا جس دے ملیاں ہدایت دا راہ مِل گیا
القصہ مختصر اسے تھیا ذیقدر مصطفیٰؐ مل گیا خود خدا مِل گیا
سائیں جو لجپال ہے ـــ غم ڈُتے ٹال ہے ـــ لے چلا نال ہے
کیڈا صاحب وفا ہے حبیبِ خدا روضے وچ رَتے اپنے سمائی گیا
کون صدیقؓ دے نال ریساں کرے جینوں شانِ امامت ڈِتا مصطفیٰؐ
صفاں بنھ کے کھڑے یار دے یار ہن صف دے وچ ہویا شامل علیؓ مرتضیٰ
سب صحابہؓ نبیؐ ـــ بنڑ کھڑے مقتدی ـــ کیڈی عزت وڈی
فیصلے کر گیا خود حبیبؐ خدا تصدیقاں علیؓ نوں کرائی گیا
ہے خلافت پلا فصل صدیقؓ دی گوڑا اَج تائیں البندا کھڑا گوڑ ہے
گوڑ مارے کھڑا روز بانگاں دے وچ روز گوڑاں دے مُنہ وچ پئی دھوڑ ہے
شک کرے کوئی گر ـــ طبرسی دے اندر ـــ ہے خبر معتبر
پیارا پیغمبر شکن سوہنڑاں شاہِ زمن دستِ صدیقؓ تے ہتھ ٹکائی گیا
جس نوں مکتو ہدایت ہووے توڑ دی سُن کے صدیقؓ دی شان ٹھَردا رہے
ٹولہ ابنِ سبا دا صحابہؓ دا ناں سُن کے سڑدا رہے آہیں بھَردا رہے
ابوبکرؓ و عمرؓ ـــ عثمانؓ و حیدرؓ ـــ چارے ہن ذیقدر
آپؐ دے جانشیں سارے صاحب یقیں خود محمدؐ جنہاں نوں پڑھائی گیا

(٣٧)

مُطّلِبؓ دے گھر نبیؐ دی تشریف آوری ہے
ہونڑاں جیندے طفیلوں کل مجرماں بری ہے

مجبوب مرسلاںؐ دا مقصود دو جہاں دا شافع حشر دا ماویٰ ملجا ہے بیکساں دا
سرورؐ دے سر تے سجدا کیا تاجِ سروری ہے
ارضی دی آسمانی جاجا کرن غلامی مخدوم دو سرا دے دربان ڈسن تمامی
رحمت دا سر تے سہرا نازاں پیمبری ہے

نور نبیؐ نے کیتا ہر گھر دے وچ اُجالا انسانیت نوں آخر انساں مِلا مُرا لا
جس دی نظرِ کرم توں کھوٹی تھئی کھری اے

اس در دا بنڑ گدا اگر جے لوڑ ہے جنت دی کِسریٰ دا تاج بھی نہیں قیمت جیندی عزت دی
خوش بخت نال تیڈے کرے کون ہمسری اے

راجاں تے تاجاں والے ہِن ہیچ سب ڈیندے سارے مَلک فلک دے دربان پئے سڈیندے
جس دی گداگری توں قرباں سکندری اے

او خوش نصیب جیہڑے ہر دم رہے سمالے سُتیاں بھی دُور نہ تھئے ہِن مُصطفٰےؐ دے نالے
جیندے حصے نبیؐ دی رب بخشی دلبری اے

بے آسراں دا بنڑسی روزِ حشر سہارا ہے صاحبِ شفاعت محبوب رب دا پیارا
جینوں خدا نے بخشی اے شانِ اکبری اے

کمتو توں منگ دعائیں اپنا بنا وے سائیں اس دی نظر دا صدقہ ٹلسن سبھے بلائیں
منظور، مو حشر وچ کمتو دی کمتری اے

---

(۲۸)

آیا پچھے سارے پہلیاں توں شان وکھرا

تینوں ڈیتیاں رسولاںؑ نے سلامیاں نوری بِ جتھے کنھے کرن غلامیاں
ہر اک دربان وکھرا

پہلے پہلے آمنہؓ دی جھولی نوں وسایا ہے دائیاں وچوں سعدیہ حلیمہؓ تینوں چایا ہے
لگا رنگ کیویں ڈاچی کمزور نوں ڈاچی کوئی بھی نہ ملی ایندی ٹور نوں
جاں مِلا ساربان وکھرا

رنگا کیویں دُوروں آکے حبشی بلالؓ ہے دولتِ ایمان کنوں تھیا مالا مال ہے
توڑیں جتنا اُمیہ نے ستایا ہے ایں نوں اگ دے انگاراں تے لٹایا ہے
ہا جذبۂ ایمان وکھرا

بُتاں دے پجاریاں نوں ربّ منوایا ہے — شرک دے بڈداں نوں کیوں کندھی لایا ہے
ہتھیں چائی لَآ اِلٰہ دی تلوار ہے — کیتا اِلَّا اللہ دا کیویں پرچار ہے
حضورؐ دا اعلان وکھرا

روندیاں یتیماں نوں جو لاویں سینے نال توں — خُلقِ عظیمی وچ سوہنڑاں بے مثال توں
تیں غلامی دے زنجیراں نوں ہے کٹیا — شاہِ زوراں دا ہے زور تروڑسٹیا
اے ہاشمی جوان وکھرا

بنڑ اُستاد آیوں ہر خاص و عام دا — فرق ڈسایا تیں حلال تے حرام دا
جنہاں منیاں او بنڑ بیٹھے یار ہن — گئے باقی بچے زندگی سنوار ہن
سائیں دا بیان وکھرا

پہلے پہلے منیا جیں بنڑیا صدیقؓ ہے — غار تے مزار وچ یار دا رفیق ہے
کُل اُمتاں توں اُچا اقبال ہے — ایہو اِتھے اُتھے مدنی دے نال ہے
مولا نے کیتا دان وکھرا

کٹی بھلے بُھل گئے ضِد تے وچ مارے ہن — سمجھے نہ رب دے قرآن دے اشارے ہن
ڈوہڑاں نعراں تے انہاں دا مدار ہے — نہیں کمستو حق نال پیار ہے
ایں بھنگی دا جہان وکھرا

---

(۳۹)

ساریاں رسولاں وچوں آمنہؓ دے چن دا جتھے کتھے ڈسے لسکار وکھرا
اللہ اللہ کیڈی اُچی شان ہے حضورؐ دی جس نال رب دا ہے پیار وکھرا

پہلے پہلے آمنہؓ دی جھولی نورو نور تھئی — دائیاں وچوں سعدیہ حلیمہؓ مسرور تھئی
جس نوں اے جلوے جمال دے نصیب تھئے اکھیاں تے ٹھٹھار غسار وکھرا

انگلی ہلاوے لہوے چن آسمان دا — ربّ ولوں ملا پیارا معجزہ قرآن دا
پتھراں حضورؐ دیاں ٹُتیاں گواہیاں ہن ساڈے حصے آیا لجدار وکھرا

گیا آسماناں اُتے صاحبِ مکان ہے — رب کنیں رب دے حبیب پائی شان ہے
ستر ہزار دی قطار وچ سجدا نوریاں نوں جس دا وقار وکھرا

جنہاں جنہاں راہاں اتے پیندا گیا پھیرا ہے   گیا گمراہی والا ہٹدا اندھیرا ہے
لگے جس مٹی اُتے قدم حضورؐ دے خوشبو دا آوے جبکار وکھرا
جتھے جتھے لگا پیارے لباں دا لعاب ہے   اُتھوں اُتھوں پیڑ گئی ہٹدی شتاب ہے
اکھ ہا علیؓ دی کھری غار دے رفیقؓ دی ملیا ڈوہاں نوں دِلدار وکھرا
فدک دی رَٹ لگی جنہاں دی زبان تے   انہاں دا یقین نہیں پورا این قرآن تے
رُحَمَاءُ بَیْنَهُمْ مدنی دے یار ہن انہاں توں نہ حیدرؓ کرار وکھرا
جس نوں حضورؐ تے مُصلّے تے کھڑا یا ہے   اُس کیویں فاطمہؓ بتول نوں رنجایا ہے
حیدر کرار پچھوں پڑھیاں نمازاں ہن بھنگیاں نے چھیڑا تکرار وکھرا
لکھ واری جند قربان انہاں ساراں توں   رب دے رسول تے رسول دیاں پیاراں توں
کمترو رب تینوں بخشا جہان وچ شاعری دا فن کردار وکھرا

---

(۴۰)

ننھی جہی چاندنی جاں آمنہؓ دے چن دی زمانہ حیران ہوگیا
پُرنور نتھیاں مکے دیاں گلیاں جاں حق دا اعلان ہوگیا

کیتی گھر گھر چن روشنائی ہے   وسی جس دے طفیلوں اے خدائی ہے
غم ٹلے بجھیاں تسیاں یتیماں دے خوش ہر انسان ہوگیا
سارے مکے وچ مچ ہل چل گئی   گل حق والی ہولے ہولے ہل گئی
سُنی آنڑ کے جنہاں نے نیڑے بہ کے نصیب ایمان ہوگیا
گلاں سُن سُن جنہاں نے پکا لیاں   دِل دِل اکھیں اکھیں وچ پا لیاں
انہاں واسطے جنت تیار ہے اور راضی رحمان ہوگیا
ایہو رکھے بے وسیلاں نال پیار ہے   جہیندا کوئی نہیں اس دا اے یار ہے
اسے عاصیاں نوں سینے نال لاونڑاں اے رب ولوں دان ہوگیا

کئی تک تک بازیاں نی ہار گئے   کئی بن ڈٹھیاں دے بن یار گئے
کیویں قرنیؓ چائیاں نی چساں پیار دیاں اے دلوں قربان ہوگیا
ایندی خلق عظیمے دِلاں موہ لیاں   دلاں میلیاں قرآن پڑھ دھولیاں
ڈیوے اتباع دے نسخے جہاں نوں اے توڑوں احسان ہوگیا
اتھاں نوریاں دی اتھے کیا مجال ہے   ڈتے مدنی نوں ربّ جو کمال ہے
ودھی نوریاں توں شان انسان دی گواہ قرآن ہوگیا
کمتر نوری مُلک آپؐ دے غلام ہن   نت پڑھدے حضورؐ تے سلام ہن
ڈِٹھا نوریاں بشر دے جاں تاج نوں ہر اک دربان ہوگیا

---

(۱۸)

چناں تیڈی چاندنی وار ہا سوار دا

ہر پاسے چاندن ہو یا تیڈے نسکار دا

آمنہؓ دے چن کولوں چن شرماوندا   اِک اِک دید ولوں واری واری جاوندا
جلوہ نہ سہندا ایندے اک مُسکار دا
خوشیاں مناؤ لوگو بھاگاں والی رات آئی   آمنہؓ دی جھولی وچ جگ دی برات آئی
دُکھیاں دے دُکھ ٹلے موسم آیا پیار دا
کیویں نورو نور ہویاں مکّے دیاں گلیاں نی   ہاشمی یتیم دیاں لگیاں جاں تلیاں نی
مُل کیں توں پائے نہ سکے اِک مُسکار دا
واری واری جاوے چند مکّے دے یتیم توں   مِٹھڑی زبان والے دلاں دے حکیم توں
رنگے گئے او جنہاں در مُلا سرکار دا
رُت او سہانی آئی موسمِ بہار دی   جنہاں دلوں شوق رکھی یار دے دیدار دی
ربّ سنے رلایا سنگ غار تے مزار دا

جنھاں دل نال ویکھیا رب دے حبیب نوں　　ربّ نے بلند کیتا انہاں دے نصیب نوں
شاہاں اُتے رُعب ہویا انہاں دے وقار دا
رُتبے انوکھے مِلے آمنہؓ دے لال نوں　　اپنا پرایاں منیا صاحب کمال نوں
یاراں نوں منافع مِلا پیار دے وپار دا
کمتر عاصیاں تے رب احسان کیتا　　وکھرا انعام ساں تے رب رحمان کیتا
اُمتی بنایا سانوں ایڈے لجپال دا

---

(۴۲)

جگ سارے دا محبوب مدنی مٹھا ساری دھرتی تے رحمت ونڈیندا گیا

جیہڑے آندے گئے نیڑے پاہندے گئے سینے لا کے محمدؐ رنگیندا گیا

شبِ معراج کے جہیں امامت ملی　　ہوئے کل انبیاء آپؐ دے مقتدی
شان سارے نبیاں کنوں ودھ گئی مرتبے ربّ محمدؐ نوں ڈیندا گیا
بعد اِس دے نبی کوئی آنڑاں نہیں　　شان ساڈے نبیؐ وانگ پانڑاں نہیں
بوہا بند ہے نبوت دا لہنڑاں نہیں ہر کذاب زور آزمیندا گیا
شاناں ساراں دی تقسیم ربّ کر ڈتی　　گل ساری محمدؐ اُتے آ مُکی
ایں توں ودھ سکے نہ آیا نہ آنڑاں کدی ایویں قرآن ربدا ڈسیندا گیا
کوئی فارس توں آ کے تھیا ذیقدر　　کیویں رومیؓ تے رحمت دی بھالی نظر
کیویں حبشیؓ اُتے عشق کیتا اثر ماراں کھا کے بھی کلمہ پکیندا گیا
کوئی صدیقؓ بنیا صداقت دے وچ　　کوئی فاروقؓ بنیا عدالت دے وچ
کوئی صاحب حیاؓ دا سخاوت دے وچ کوئی خیبر دے در نوں پٹیندا گیا
نال مدنی دے جو لا گئے یاریاں　　شاناں ربّ توں اوہے پا گئے ساریاں
وچ روضے دے مانڑن پئے دلداریاں لا جاں نگیاں دیاں سائیں نبھیندا گیا

اوہے خوش بخت جو سائیں دا در مل گئے — سنگ سُتیاں بھی دلبر دے ہن رل گئے
وعدے لگیاں دے کمتؔی کیویں پل گئے — رتبے شیخین دے رب ودھیندا گیا

---

(۴۳)

ممتازؔ نبیؐ دی آمد دے ہر سمت جہاں ہو کے ہل گئے ہن
مخلوق خدا تے رحمت دے فوراً دروازے کھُل گئے ہن

واہ قسمت آمنہؓ مائی دی — پُجی عرض حلیمہؓ دائی دی
محبوب نوں جھولی پا بیٹھی تُر آون دے پاٹے مُل گئے ہن
جیہڑے دامن ہیٹھ گجیندے گئے — بھر پیار دے پیالے پیندے گئے
تصدیق کیتی صدیقؓ جنھے منہ ڈھیدیاں بستے دُھل گئے ہن
تھیا جاں آواز مُنادی دا — اعلان جہاں دے ہادی دا
کئی طالب طلب حقیقت دے دربار حضورؐ دو جُل گئے ہن
کئی بدقسمت بدبخت جنھے — بدبختی دے وچ سخت جنھے
جنھے بھٹی کیدا ر جہنم دے دوزخ دی بھاوچ رُل گئے ہن
مک شرک دے شر دا شور گیا — ترُٹ فسق فجور دا زور گیا
عربی مہتاب دی تاب کنوں تھی شرک دے ڈیوے گُل گئے ہن
غم ٹل گئے کل مسکیناں دے — تکدیں پھٹ چھُٹ گئے سیناں دے
دِل بھر گئے ساریاں سکداں دے پہلے سب صدمے بھُل گئے ہن
یاراں دیاں رلیاں فوجاں ہن — اِس دین تے آیاں موجاں ہن
کمتؔو اخلاقِ محمدؐ توں کھل دین دے سب گل پھُل گئے ہن

---

(۴۴)

بشر دی ذات توں صدقے بشر دی شان توں صدقے
ایندی تمہید توں صدقے ایندے عنوان توں صدقے

بشر دے سامنڑیں رب نوریاں دے سر جھکا چھوڑے
بشر تے نور دے جھیڑے خدا سارے مُکا چھوڑے
جناب حضرتِ آدمؑ دے امتحان توں صدقے

بشر دے مرتبے نوں کہیں جگہ پہنچا نہیں نوری
تمنا باوجود اِس دے رہے اہدے نہ تھیّ پوری
بشر نائب خُدا بنڑیا بشر دی آن توں صدقے

مقرب بھی بشر دے بُغض وچ مردُود ہو بیٹھا
او لعنت توں لعین ہویا سبھی رُتبے نوں کھو بیٹھا
خدا نوں او نہ بھاندا جو نہیں انسان توں صدقے

بشر نوں خواہشاتِ انسانیت نے ہر طرف گھیرا
مقامِ آزمائش وچ فتح نُصرت ایندا سہرا
حیا دے تاجور محبوب شہ کنعان توں صدقے

بشر اپنی رضا رب دی رضا توں وار ڈیندا ہے
توڑے دُکھ سُکھ ہووے یا بکھ ہووے اے سر نہ چھیندا ہے
اے رب دے راہ تے سر ڈیندا ایندے ایمان توں صدقے

کدی نوری بھی جنگاں وچ لڑے ربدی رضا کیتے
یا دُکھ سہندے رہے دینِ الٰہی دی بقا کیتے
مگر ہر جا بشر ہویا اوندے فرمان توں صدقے

بشر افضل محمد ﷺ نوں کیویں مفضول چا سمجھو
بشر دی شان توں سائیں کیویں معزول چا سمجھو
بشر تے خاص رحمت ربّ دی ایں فیضان توں صدقے

تعصّب وچ کینوں ملّستو نہیں مسئلہ سمجھ آندا
خدا دا خوف جیں دیو چ یقیناً حق او من بہندا
اوندے ارشاد توں اُس ناطقِ قرآن توں صدقے

(۴۵)

دربار شہنشاہ ہاشمی دا افضل سارے درباراں توں
بہتر ڈسدا برتر ڈسدا سب جنت دے گلزاراں توں

محبوب تھیا محبوبِ خدا مقبول تھیا منظور تھیا　　کونین دے وچ سب توں آخر اسلام کیتے مامور تھیا
از عرشِ بریں تا فرشِ زمیں گیا پُھنڑیا کُل جُھلاراں توں
جیں دید کرے جیں آمنہ رضؓ دا مسحور کرے مخمور کرے　　بے عیب کرے پُر عیباں نوں اِک پل دے وچ پُر نور کرے
حبشوں جاں لال بلال رضؓ آوے تھیوے واقف کُل اسراراں توں
محبوب مٹھے دی چال عجب اقوال عجب احوال عجب　　ہر حالت وچ کردار عجب گفتار تے حُسن جمال عجب
مٹ شرک گیا توحیدِ خدا چمکی توحید دے نعراں توں
اینددے رتبے پچھ صدیق رضؓ کنوں فاروق رضؓ کنوں عثمان رضؓ کنوں　　لبریز ایمان کنوں بائے شان لکھاں ذیشان کنوں
سنگ سائھ رہے کیا شان بھلے رحمت قربان مزاراں توں
ناچیز زبان بیان کرے کیا کیا صفتاں کرارؓ دیاں　　اسد اللہ خیبر گیر دیاں لجدار علی رضؓ سردار دیاں
ہر حال علی رضؓ قربان رہیا صدیق رضؓ دے خاص اشاراں توں
واہ رب توں خاص خطاب ملے فاعفُ عنہم القاب ملے　　اس ناز نیاز دے عالم وچ کیا حاصل شوق شراب ملے
اِس شوق دے وچ پُر ذوق تھئے قربان نبیؐ دیاں یاراں توں
تنظیمیاں دے اقبال کنوں دشمن جلدے سڑ سڑ مردے　　پئے حسد کنوں ہوون کولے ارمان دیو وچ آہیں بھردے
اے بادِ صبا چل تیز ذرا گُل مُرجھاندے نہیں خاراں توں
ممتاز جے کرم کریم کرے مقبول تھیویں مقبولاں وچ　　ممتاز سُخن ور عالم وچ شعرا دیاں خاص اصولاں وچ
گفتار تیڈی مضمون تیڈے تھئے روشن چندر ستاراں توں

(۴۶)

زمانے نے تے کوئی ہمسر میرے مولا دا آیا نہیں
ایندے اقبال وانگوں کہیں نبیؐ اقبال پایا نہیں

بشر بنکے بشر آیا مگر ہے شان وچ افضل — ایندی شانِ رسالت ویکھ گئے شاہاں دے چھتے رل
شہنشاہ قیصر و کسرا جیہاں بھی سر اٹھایا نہیں

ایندے مٹھڑے سخن رحمت بھرے جاں لب ہلیندا ہے — تھی بیگانے وی جن اپنے نظر جن تے بھنویندا ہے
ایڈا بھاگاں بھرا بختاں والا کہیں ماں نے جایا نہیں

ایندے نورِ نبوت نے منور جگ کیتا سارا — لکھاں اِتھ شان پیندے گئے ملا جس نوں جیویں وارا
محمدؐ اج تائیں درتوں کوئی خالی ولایا نہیں

اٹھن نظراں فلک توں چن بھی لہ آوے تے شرماوے — بھرن دودھ نال مٹکے جاں سُکی بکری تلے بہوے
سائیں وانگوں کسے پتھراں کنوں کلمہ پڑھایا نہیں

جتھوں لنگھدا گیا سوہنڑاں گیا دنیا نوں رنگ لیندا — سخی سرورؐ گیا گھر گھر دے وچ توحید ورتیندا
خزانہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ دا کسے ایویں ونڈایا نہیں

ایندے لشکر لکھاں معبود باطل کر فنا چھوڑے — خدا دے در اُتے سربت پرستاں دے جھکا چھوڑے
عمرؓ دی تیغ دے کسکار نوں کہیں بھی بچایا نہیں

منور ہو گئی دنیا ایندے نور نبوت توں — تھیا انسان واقف اُنس انسانی اخوت توں
ایویں انسان نوں کہیں درس انسانی سکھایا نہیں

جو رُخ محبوبؐ دے جلوے صحابہؓ نوں نصیب ہوئے — صحابہؓ توں جیویں صدیقؓ عمرؓ سائیں دے قریب ہوئے
ایویں سائیں دے رب لبستر کسے عاشق نے لایا نہیں

ثنائے مصطفےٰؐ کہیں توں ادا کیویں ہوئے ممکن — ثنا جس دی خدا نے خود کیتی قرآن دے اندر
سوا سائیں دے کسے نوں آسمان تے رب بلایا نہیں

(۴۷)

عاصیاں نوں رہندی سوہنڑاں سدا تیری بھال وے
میرے جہیں ناکاریاں دی رکھیں توں سنبھال وے

کسے بھی نہ پایا سائیاں تیرے جہیاں شان ہے — آپئیں بلایا تینوں رب رحمان ہے
پیار دیاں گلاں ہوئیاں سوہنڑاں تیرے نال وے

ساریاں رسولاں تینوں منیا امام ہے — ساری کائنات تئیں نتے پڑھدی سلام ہے
تیرے جہیاں پایا نہ کہیں پاونڑاں کمال ہے

اوکھا ڈینہ حساب والا ہر کہیں تے آونڑاں — تیرے بنا عاصیاں دا بار کہیں نہیں چاونڑاں
للہ ایں غلام دا بھی کریں توں خیال وے

کسے نوں نہ ہونڑاں میرے عیباں دا شمار ہے — ہونڑاں نہ میرے جہیاں کوئی گنہگار ہے
مولا نصیب کریں سائیں دی شفاعت سائیں لجپال وے

سک نت راہندی سوہنڑاں تیرے دربار دی — اکھیں نوں نصیب ہووے دید سرکار دی
ربا! اسے تانگ وچ بیتے کئی سال وے

عرض حضوروں ہووے اپنی قبول جے — قدمیں ٹھکانہ ملے رب دے رسول دے
چنگیاں دے نال ہوسی کمتر دی جال وے

جے کر تقیہ جائز ہوندا شاہ کردا بن کربل وچ
جنھے دشمناں پانی بند کیتا اُس ملک مریلے تھل وچ
چا گھر دا گھر قربان کیتا نہیں آیا فرق عمل وچ
کمتر سچ ہے سچ ہے سچ ہے کجھ شک نہیں اس گل وچ

(۴۸)

دربار محمدؐ شاہانہ اِتھ پیر صدیقؓ وزیراعظم رکھ نال صدیقؓ دے یارانہ

بخت بلند اقبال نبیؐ دا   بے شک در لجپال نبیؐ دا
خلق عظیم کمال نبیؐ دا ،   ویکھ تھیا جگ دیوانہ
قدمیں رُلدے تاج شاہاندے   بَہ کے کیتے دان لکھاندے
در تے لوگ ہزاراں کھاندے ،   پر انداز فقیرانہ
اس دی شان توں ہر دی شانِ   کئی بھکیاری تھئے سلطانِ
او انسان تھیا اِنسانِ ،   شان اینداجیں پہچانہ
آپ خدا جس نوں بلویندا   سوہنڑاں جا معراج کریندا
اُٹھ پہنچن کم ہور نہ کہیندا ،   جتھ پہنچا شاہ وڈ شانہ
در احمدؐ کونین دی رحمت   جتھ مِلدی ایمان دی دولت
ہر نوں مِلدی عزّت عظمت ،   اپنا ہویا بے گانہ
تے توحید دی مِلدی خیرے   سوچ سمجھ وچ نہ کر دیرے
کئی پیندے پتے ول ول پھیرے ،   کھلیا ڈیکھ کے میخانہ
جدا نہ کوئی اُس دا یارے   ہر بے کس مظلوم دا پیارے
رحمت وگ وگ ٹھاٹھاں مارے ،   ویکھ چھلکدا پیمانہ
جس تے حضرت دید بھنواوے   بھر توحید دا جام پلاوے
مدّت دے سترڑے بخت جگاوے ،   ڈیکھ بلالؓ دا افسانہ
ہمتن جو دریا دے بردے   یار دے رلڑے موجاں کردے
او ہم مسکن پیغمبر دے ،   بغض رکھنڑ دا کیا معنیٰ؟

(۴۹)

نظر مصطفےٰ دی خُدا دا کرم ہے

نہ محشر دا ڈر ہے نہ دوزخ دا غم ہے

گنہگار اُمت تے جس دا دھیان   کرے ہر تے رحمت محمدؐ دی شان
ایہو بے کساں نال رکھدا پرم ہے
ہے اَلْفَقْرُ وَفَخْرِیْ قدر مصطفےٰؐ دا   جینوں ہویا معراج فَوْقَ السَّمَاء دا
اسے دی غلامی شاہانہ بھرم ہے
لکھاں دے ڈِھٹے کاج بگڑے سنور دے   ایں در دے گدا گر شہنشاہ نظر دے
رکھا بھاگاں والے جتھے بھی قدم ہے
محمدؐ ہے بے آسراں دا سہارا   نہیں اس دی رحمت دا کوئی کنارہ
یتیماں تے شفقت ایندی دم بدم ہے
نبیؐ دی غلامی ہے عزت تے عظمت   ایندی اِتّباع باجھ ملڑیں نہ جنت
اِتھے بھی شرم ہے اُتھے بھی شرم ہے
اطاعت محمدؐ دی شانِ شہانہ   محبت محمدؐ دی ایمان دا معنیٰ
عداوت ایندی کُفر پایا جنم ہے
ہمیشہ محمدؐ دی صفت وثناء کر   اسے توڑوں تھیا ہیں تے احسان کستو
تا ہیں تیز رفتار تیڈی قلم ہے

(۵۰)

عربی دے در تے آ و نج لجپال ہے گھرانہ واقف ہے کل زمانہ
کونین وچہ ڈسیندا آباد آستانہ واقف ہے کل زمانہ

عربی دے در تے آ کے بگڑی لکھاں بنا گئے
حبشی بلالؓ وانگوں رتبے ہزاراں پا گئے
حضرتؐ پیا ونڈیندا رحمت بھرا خزانہ واقف ہے کل زمانہ

در مصطفےٰؐ تے ہر دم رحمت دا فیض جاری
بھر جھولیاں مڑن پئے آندی ہے جیندی واری
ہس ہس کے سینے لیندا اپنا ہویا بیگانہ واقف ہے کل زمانہ

بو جہل بو لہب دی اصلوں ہا بد نصیبی
حضرت دے توڑے آہن رشتے دے وچ قریبی
خالی دے خالی رہ گئے ایویں امر ربانہ واقف ہے کل زمانہ

صدیقؓ تے عمرؓ دے کیا کیا سناواں حالے
روضے دے وچ ستے ہن اج تائیں ڈوہیں سمالے
بغلاں دیوچ ڈوہاں نوں حضرتؐ ڈتا ٹھکانہ واقف ہے کل زمانہ

کیا کیا سناواں رتبے عثمانؓ تے علیؓ دے
دنیا دے پیر سوہنڑیں داماد ہن نبیؐ دے
پائے لقب نرالے کیویں ڈوہاں جواناں واقف ہے کل زمانہ

وچ کربلا دے کیویں لائی حسینؓ بازی
رب دی نماز پڑھدا خنجر تلے نمازی
پورا حسینؓ کیتا دستور عاشقانہ واقف ہے کل زمانہ

محبوب رب دا پیارا شافع ہے دو جہاں دا
غمخوار مجرماں دا ساتھی ہے بیکساں دا
کمتو توں رب منا گھن دربار ہے شہانہ واقف ہے کل زمانہ

باب

صحابۂ کرام رض

۵۱

درِ احمدؐ تے آجا دل جہنم توں جے ڈر دی ہے

میرے مولا دے در تے منتظر جنت نظر دی ہے

درِ احمدؐ اُتے آکے لکھاں رنگ لال تھئے کالے   کئی حبشیؓ کئی قرنیؓ کئی ہن اج تائیں نالے

غلاماں توں سوا ہرگز نہ آقا دی گذر دی ہے

سناواں حال میں دنیا دے سارے خوش نصیباں دے   زمانے وچ شہنشاہاں امیراں دے غریباں دے

انوکھی رنگ بھری قسمت جو صدیقؓ و عمرؓ دی ہے

غلامی وچ ایہے یکتا کرے کوئی کیویں ریساں   جیندا روضہ تکن کیتے بھرے خلق خدا فیساں

لذت وکھری ابوبکرؓ و عمرؓ چائی اندر دی ہے

کئی سکدے رہے ساری عمر لیکن رہے خالی   کئی بھر بھر گئے رقماں ڈبھٹی روضے دی وچ جالی

اندر داخل ہووے کوئی نہ طاقت کہیں بشر دی ہے

محمدؐ دے غلاماں دے اگے آ شیر جھکدے سن   چٹھی پڑھ کے بحر قربانیاں گھنن توں رکدے سن

حکومت اے جہیں کوئی ڈسے کہیں تاجور دی ہے

مصلے تے صدیقؓ ہووے بجوں خود مصطفےٰؐ کھڑدا   علیؓ ہنر مقتدی صف وچ نمازاں کیوں رہیا پڑھدا

فضیلت سب صحابہؓ توں انوکھی بوبکرؓ دی ہے

ملن جنت دیاں ٹکٹاں نبیؐ سرور دے یاراں نوں.   آون خوشخبریاں رب توں ڈسے سائیں اپنے پیاراں نوں

اے برکت ساری مدنی دی غلامی دے اثر دی ہے

محمدؐ دی غلامی وچ جنت ملدی نہیں جے کر   نہیں رستہ سوا اس دے کوئی قرآن دے اندر

ایویں منتی کیوں خلقت پئی لڑ لڑ کے مردی ہے

شالا تنظیم ساڈی تے سدا رب دا کرم ہووے   لکھاں نعتاں ہمیشہ باثر میڈی قلم ہووے

تیڈی تحریر تے کمتر نظر رب ذوالقدر دی ہے

۵۲

کیویں عربی نے فیض کھنڈائے صحابہ تے وسائے تے ایہا گل منڑیں پوسی
بھلے لوگاں نوں کون سمجھائے اے گل منوائے تے ایہا گل منڑیں پوسی

● اے محمدؐ حیات النبی ہے — گل ساڈی صحیح تے پکّی ہے
دشمناں لائی سُرنگ — جوڑ کے کیڈا اڈھنگ — تھئے ظاہر بے رنگ
نورالدین زنگی نوں ربّ جگایا — موقع اُتے دشمناں نوں نپایا
ہتھوں اپناں تے غیراں دے چا دُور ہٹائے تے ایہا گل منڑیں پوسی

● جے اے شیخین ؓ حضرت دے غیر ہے — رلے اپنے لوہیندا نہ ڈیرے
اے صاحب عقل — ایویں ضد وچ نہ گل — سچے مذہب دو ول
جے کراوز وریں منبر تے چڑھ گئے — اندر نبیؐ دے روضے دے وڑ گئے
انہاں منبر کیوں چھڑکے ہنڈائے نہ سائیں ہٹوائے تے ایہا گل منڑیں پوسی

● جدوں منبر دے وارث اے تھئے ہن — کیڈے اللہ نوں اقبال ڈِھے ہن
ساری دھرتی اندر — رہے اے باظفر — اے نبیؐ دا اثر
جیں جاتے کیتا یاراں نے وارے — اوں جاتے ہوندی دشمن دی ہارے
انہاں کسریٰ دے کوٹ اُڈائے تاریخ ڈسائے تے ایہا گل منڑیں پوسی

● ایہے علم و عمل دی مثال ہن — مدنیؐ دے وسیع باکمال ہن
تینوں ہیں کیا ڈساں — ڈسے ربّ دا قرآں — ایہے کامل ایماں
سائیں دی رفاقت دے تاج والے — منبر نبیؐ دے معراج والے
جینوں مسند تے آپ کھڑائے علیؑ نہ ہٹائے تے ایہا گل منڑیں پوسی

● جیہڑے دشمن آہن تھئے خوار ے — کرشاہیاں گئے سائیں دے یارے
تھیا ربّ دا غضب — بوجہل بولہب — تھئے مردود سب
دشمن نبیاں دے جیہڑے گھر دے — آخر او تھئی کے مُردار مَردے
ایویں قرآن صاف ڈسائے اے ربّ فرمائے تے ایہا گل منڑیں پوسی

کر تسلیم اے عرض ساڈی — اُتھے وسدی ہے رحمت خدا دی
صلوٰات وسلامُ — بھیجے خلقت تمام — کیڈا افضل مقام
جیہڑے نبیؐ نال اج تائیں سمائے — جنت بھی ہوسن محمدؐ دے نال
جیہوں رلے حضور دے سمائے زمانے کوں ڈکھائے تے ایہا گل منڑیں پوسی

جیہڑے او کھے ویلے دے غلام ہن — ملے ربّ توں انہاں نوں انعام ہن
کتنی مٹھڑ دے مٹھرن — کتنی آہیں بھرن — کتنی سڑدے مرن
جیں یار کیتے گھر بار چھوڑے — رشتے تے ناتے زمانے دے تروڑے
اج کیویں رسول بھلائے جو صاحب وفائے تے ایہا گل منڑیں پوسی

ایہو عائشہ صدیقہؓ دا گھر ہے — جتھے سوہنڑاں نبیؐ جلوا گر ہے
ایندی ڈیکھ جھلک — عرشاں دے ملک — پڑھن ہر ہر پلک
مخلوق ساری پڑھدی صلاتاں — شیخینؓ تے رب دیاں ہویاں ڈاتاں
پیا جوڑا ابھی لذتاں چائے اے شان سوائے تے ایہا گل منڑیں پوسی

ایہے تعظیم دیاں ہن کمائیاں — لکھے کل تو بھی نعتاں سوائیاں
گئے دشمن بھی منن — شاہ نورالحسن — دا پھلیا چمن
صدیقؓ فاروقؓ دے شان برتر — روضے نبیؐ وچ جنت دے اندر
جیندے مالک چا شان ودھائے ہے کون گھٹائے تے ایہا گل منڑیں پوسی

(۵۳)

دلا جیہڑے دلدار دا دوارہ مل گئے
اکھیں اکھیں نال دل نال دل رل گئے

اکھیں اکھیں دے اشارے اُتے ہویاں وارے وارے — جھولا عشق دا جھولے لیندے پڑھ کے اُلارے
توڑے اگ دے انگاراں اُتے جل جل گئے
چس پیار دی نرالی لکھاں ہوئے نی سوالی — جنہاں جڑ کے ہنڈھائی نقشی ہے کیویں لجپالی
سائیں رلے چا سمائے تے ویری جل بل گئے

سوہنڑیں صدیق پیارے چائے جڑکے نظارے   راتاں غار والیاں نوں رہے ترساندے سارے
رب بھیجیاں تسلیاں تے غم ٹل گئے

اُتھے کیہڑا غم ہائی دل سہندا نہ جدائی   چیٹھی ثَانِیَ اثْنَیْنِ والی رب ولوں آئی
ویری روندے منہ دھوندے اُتوں خالی ول گئے

اوہے دشمن بھیڑے پاون آئے جو نکھیڑے   جینوں رب نے رلایا ہتھوں ہوندے گئے نیڑے
ایویں نیڑے تھئے سنتیاں بھی ڈیرے رل گئے

پکی غار والی یاری رہنڑیں دنیا تے جاری   چند صدقے انہاں توں قربان لکھاں واری
جنہاں راہاں اُتے سوہنڑیں رلے چل چل گئے

جنہاں دِلوں اکھیں لائیاں ربوں عزتاں نیں پائیاں   پھل رادھیاں دے پکے رب ڈتیاں نیں شاہیاں
پیے کسریٰ دے کوٹاں وچہ تھفڑ تھل گئے

شاناں والاں دے فسانے کہن اپنے بیگانے   ہووے ذرا جے ایمان اکھ حق پہچانے
اِتھے کئی کلستی بنڑ افضل گئے

---

(۵۴)

ساڈا سائیں جو ہے صاحب کمال پھر کیوں نہ رنگ لگے
آیا لائق وزیراں دے نال پھر کیوں نہ رنگ لگے

ایندے شان جیہیاں کینوں شان ملا   کینوں عرشاں تے رب رحمان سڈا
کیڈا رب اکبر ڈِتا اعلےٰ قدر کرے آدم فخر
ایندا ہر توں بلند اقبال پھر کیوں نہ رنگ لگے

ایں نوں خیر الکتب کتاب ملی   جیویں پھلاں توں سوہنڑیں گلاب کلی
ڈتی آپ خدا وچ شک نہ ذرا جو کرے اتباع
بنڑیں بندہ او نیک خصال پھر کیوں نہ رنگ لگے

مِلا کعبہ ذوالقبلتین عجب ہر وقت وَسے جتھے رحمت رب
کرے اک جو نظر — اُتھے جا کے اگر — جما اج اوبش
بھیندے پہلے گناہ پامال پھر کیوں نہ رنگ لگے

ڈِتے چُن چُن کے اصحابؓ خدا سب کامل اکمل صاحب وفا
کوئی صِدق صفا — کوئی عادل وڈا — کوئی صاحب حیا
کوئی صاحب سخا بجپال پھر کیوں نہ رنگ لگے

بیبیاں بھی انوکھیاں رب ڈتیاں رب آپ ڈسے جیندیاں پاکیاں
انہاں توں سوہنڑیاں — توڑے ہوون لکھاں — نہیں پر نیونڑاں
منع کیتا خدا ہر حال پھر کیوں نہ رنگ لگے

ایندے نورِ نظر او حسینؓ و حسنؓ سر ڈِے کے بدھے جنہاں صبر دے بن
واہ علیؓ دے پسر — ڈتے لختِ جگر — کربلا دے اندر
شان والے رسولؐ دے لال پھر کیوں نہ رنگ لگے

ملی سوہنڑیں نوں اُمت خیرالاُمت جیندی صِفت ثنا کرے ربّ العزّت
باقی کُل اُمتاں — جو نبیاں دیاں — رہیاں اِس توں پچھاں
ایہا کیڈی ہے نازدی گال پھر کیوں نہ رنگ لگے

سائیں دی آل اصحاب دا صدقہ خدا اس گمترتے ہووے کرم تیڈا
میں ہاں بندہ تیڈا — اُمت مصطفےٰؐ — ساقیؔ تنظیم دا
سر آئے سبھے غم ٹال پھر کیوں نہ رنگ لگے

۵۵

منظور نظر عبداللہ دا واہ دھرتی نوں رنگ لا چلیا
صدیقؓ عمرؓ عثمانؓ علیؓ نوں سارے علم پڑھا چلیا

مائی آمنہ جھولی پا بیٹھی   رُخسار تے دیداں لا بیٹھی
ایندی جھولی اندر — بلے رُخِ انور — ٹھر ویندی نظر
عرب مہتاب دی تاب کنوں مہتاب فلک شرما چلیا

اتھ کُفر دی ہا گھنگھور گھٹا   تھئے جلوہ نما محبوبِ خدا
جگ ہویا روشن — اَج ساڈے وطن — آیا عربی سجن
انہاں مکے دے رہونڑ والیاں توں پتھراں والے بُت ترڑوا چلیا

ایندے نور کنوں جگ نور تھیا   سوہنڑاں شرق غرب مشہور تھیا
ایندی ڈیکھ شکل — کسریٰ دا محل — گیا ایرال توں ہل
سرتاج تمام رسولاں دا سب شاہاں دے ہوش بھلا چلیا

جیہڑا خواب صدیقؓ سفر ڈٹھیا   اوندا مطلب آن کے گھر ڈٹھیا
اے صدیقؓ اکبر — بیٹھا بن دلبر — کیتا عشق اثر
بنڑ یار کھڑا اے صدیقؓ سچا پڑھ کلمہ تے ناں لکھوا چلیا

فارُوقؓ آیا تلوار اُٹھا   اُتھے آ کے عجب اسرار ڈٹھا
چلی سائیں نوں خبر — آیا میر عمرؓ — ننگا کر کے خنجر
بھل ہوش گیا اُتھے مارن دا کلمے والا ورد پکا چلیا

لدھا شان امیر عثمانؓ عجب   کیتا دین توں زر قربان عجب
اے دامادِ نبیؐ — عثمانِ غنیؓ — لجپال سخی
اہو صاحبِ حیا دا خوب لقب اِتھوں ذی النورینؓ دا پا چلیا

پائے خوب مراتب پیر علیؓ ۔ داماد رسولؐ دے شبیر جلی
ڈسے شبیرِ خدا — اسے ساڈا رہنما — ہے علیؓ مرتضے
ایندے نام لکھی فتح خیبر دی نصرت دا تاج مٹھا چلیا
آسے کمتی کر نہیں خوفِ حشر ۔ دربار رسولؐ دا الجپسر ور
سوہنڑاں روزِ جزا — ہوسی شافعی ساڈا — ایہہ حبیبِ خدا
نہیں خالی ولا اِس در دا گدا ہر عرض اپنی منوا چلیا

---

(٥٦)

چارے یار نبیؐ دے برحق اِس وچ مُطلق شک نہ کر
چار ہن دلدار نبیؐ دے بعد نبیؐ دے ہن افسر

— کفر دا نام مٹاون والے ۔ جگ تے دین کھنڈاونڑ والے
لگیاں توڑ نبھاونڑ والے ۔ شان جنہاں دے ہن برتر
— چارے یار اکھیاں دا نور ہن ۔ دِل وچ وسدے توڑے دور ہن
ہن لجپال سخی مشہور ہن ۔ کئی اِنھقوں جھولیاں گئے بھر بھر
— ہر مومن دے ایہہ غمخوار ہن ۔ مدنی دے فرماں بردار ہن
آپس دے وچ ایہہ جنہیں پیار ہن ۔ فرق نہ ڈِسدا زیر زبر
— پہلا یار صدیق اکبرؓ ہے ۔ ڈوجھا یارا میر عمرؓ ہے
تریجھا یار عثمان غنیؓ ہے ۔ چوتھا ہے حیدرؓ صفدر
— جیہڑے ہن منکر انکاری ۔ دوزخ دے وچ سڑسن ناری
کوئی نہ سُنسی گریہ زاری ۔ ابتر ہوسن روزِ حشر
— کمتر روز حشر دا ڈاڈھا ۔ دِل وچ رکھ کجھ خوف خدا دا
ہیں بے کار ضرر زیادہ ۔ شافع ہوسن روزِ حشر

(۵۷)

صدیقؓ عمرؓ وڈ شانے ہن   احمدؐ دے پروانے جگ دے پیر ہن

اے ہن شاگرد نبیؐ دے عزتاں والے ہن   روضے دے اندر اَج بھی ڈیکھ سمالے ہن
سائیں دے رلڑے پئے وسدے   ہن کے جہیں پیار آپس دے
کھنڈ تے کھیر ہن

شیخینؓ دے رُتبے مالک آپ ودھائے ہن   کیوں تیں تے ساڈے جھیڑے روز سوائے ہن
تصدیق جیندی قرآن   رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ شانِ
بدرِ منیر ہن

صِدیقؓ دے سر تے بٹھا ہندہ تاج خلافت دا   محبُوبِ خدا نے بخشا شرف امامت دا
بنڑیا صدیقؓ امام   پئے پڑھن نماز تمام
سمجھ امیر ہن

پئی عائشہؓ عرض گذارے یا محبوبؐ خدا   حضرتؓ دی مسند خالی ڈیکھ میڈا بابا
کیوں بیں مسند تے آسی   دل آپؐ ہکتے سدراسی
نرم ضمیر ہن

سُن عرض عائشہؓ دی حضرت ایویں فرماوے   صدیقؓ دے ہوندے کون ایں مسند تے آوے
ایہہ مسند دا حقدار اے   کُل اُمّت دا سردار اے
حکم قدیر ہن

رُتبے برتر جگ تے عثمانؓ علیؓ دے ہن   ہن عالم فاضل کامل شبیر جلی دے ہن
بس اے ڈوہیں فیض دے در ہن تے   داماد نبیؐ سرور ہن
سائیں دے ویر ہن

جبرئیل تے میکائیل وزیر فلکاں دے ہن   صدیقؓ عمرؓ دلدار ڈوہیں فرشاں دے ہن
اے کمتر صفت ثنا کر   اے پاک نبیؐ دے دلبر
خاص وزیر ہن

(۵۸)

رنگ بھریا رنگ بھریا درس نبیؐ دا دُنیا من گئی آ
ایویں حکم کتاب ربی دا دُنیا من گئی آ

اک حبشی غلام دی سناواں تینوں گل — جیندی پچپری زبان کجھ کالی ہے شکل
جیندا نام ہے بلال رضؓ ڈٹھا سوہنڑیں دا جمال — پھرا رب دو خیال
پڑھے کلمہ پاک نبیؐ دا دُنیا من گئی آ

ایڈا حبشی بلال رضؓ اُتے ہویا اثر — تھیوے جتنا ستم پڑھے اللہ اکبر
بہوں ظالماں ستایا — تتی ریت تے لٹایا — سینے پتھر کٹایا
واہ پالن پریت لگی دا دُنیا من گئی آ

چھڈ کلمہ بلال رضؓ نوں پکار دے رہے — ہتھاں پیراں وچ میخاں توڑے مار دے رہے
سارے آکے وار و وار — ڈیندے چھمکاں دی مار — آہدے کلمہ ڈے وسار
پیا چیندا الطف لکھی دا دُنیا من گئی آ

اِسے رستے توں گذرا صدیق رضؓ اکبر — اس عاشقِ رسولؐ داجاں ڈٹھا ایہہ حشر
چا خرید کینتا یار — ڈے کے زر دینار — ایں صدیق رضؓ سپیار
واہ مومن شان بھلی دا دُنیا من گئی آ

ڈوجھا ابن رضؓ خطاب سائیں آپ منگیا — اِس رنگن رنگیلی وچ آن رنگیا
ایہو عمر رضؓ جوان — جیندا قدر ذیشان — جینوں جاندا جہان
مشہور ہے عدل ولی دا دُنیا من گئی آ

تریجھا ناشرِ قرآن ہے امیر عثمان رضؓ — جیندے امتِ رسول اُتے لکھاں احسان
جدوں حیدرِ کرار رضؓ — گاہنڑیں رکھی تلوار — آ چھڑائی اِسے یار
ڈٹھا کے جھیاں پیار سخی دا دُنیا من گئی آ

چوتھا حیدر کرار رضؓ ساڈا پیر ذی قدر پڑھے اللہ اکبر پٹے خیبر دا در
کیویں تیں آکھیا — کر تقیہ کھڑا — ایویں رہیا ڈردا
نہیں اے جہیاں شان علی رضؓ دا دنیا من گئی آ

کیویں پڑھی ہے نماز ساڈے مولا شبیر رضؓ رہیا خنجر دے ہیٹھ اساں سُنیاں دا اپیر
پھلا پھُلیا چمن — ڈتا فاطمہ رضؓ دے چن — کیتا دین کنوں روشن
واہ عاشق لم یزلی دا دُنیا من گئی آ

چارے یار سچیار ہن رب دے پیارے ہن سارے مائی آمنہ رضؓ دے چن دے ستارے
جیندی صفت ثنا — کرے آپ خدا — لکھے کمتر کیا
تھیا کے جہیاں وان سخی وا دُنیا من گئی آ

۵۹

صدیق رضؓ دی فاروق رضؓ دی عثمان رضؓ دی گل پچھو علی رضؓ توں شبیر جلی توں

اللہ دے قرآن دی ردّو بدل پُچھو علی رضؓ توں شبیر جلی توں

بعد نبی ﷺ پاک دے علی رضؓ جو ذمہ وار ہے ، جاندا غفار ہے
بیعت صدیق رضؓ دی کیوں کیتی ایں جرار ہے ، جاندا غفار ہے
تیڈی اپنی لکھی — احتجاج طبرسی — تینوں کیوں بھُل پئی
صفحہ پچپن ۵۵ نوں جا کھول ایہا ہے نقل ، پچھو علی رضؓ توں شبیر جلی توں
حیدر کرار رضؓ دا امام اے صدیق رضؓ ہے ، پکی تحقیق ہے
احقاق الحق ایویں کیتی تصدیق ہے ، پکی تحقیق ہے
جعفر رضؓ صادق سچیار — ایویں آکھے واروار — ایندا قول نہ وسار
امام دے بھی قول توں گیوئیں مکر ، پچھو علی رضؓ توں شبیر جلی توں

احتجاج طبرسی وچ ایہا تحریر ہے ، صدیقؓ ساڈا پیر ہے
پڑھیاں علیؓ نمازاں سمجھ امیر ہے ، صدیقؓ ساڈا پیر ہے
جُز ڈو جہی وچ گول ــــ پوراں آٹھ صفحہ کھول ــــ اُتھے کُھلا تیڈا پول
کیوں مفتی دا جھیڑا پایو ساڈے گل ، پچھو علیؓ توں شیرِ جلی توں

مسئلہ فدک تیڈا آخری سوال ہے ، اصول کافی نال ہے
صفحہ ستھراں اُتے لکھا ایہو حال ہے ، اصول کافی نال ہے
نبیاںؑ دی جائیداد ــــ نہیں گھندی اولاد ــــ ایہا گل رکھیں یاد
کیوں فاطمہؓ رسولؐ توں آئی خالی ول ، پچھو علیؓ توں شیرِ جلی توں

جے نہ ابن صدیقؓ ڈتا ایندا کیا قصور ہے ، او پرا دستور ہے
آپؐ دی حدیث توں صدیقؓ مجبور ہے ، ایندا کیا قصور ہے
حق بی بی دا جے ہا ــــ نہ خلیفے نے ڈتا ــــ چھوڑا بی بی نوں ولا
کیوں حیدر دی تلوار اُتھے گئی نہ چل ، پچھو علیؓ توں شیرِ جلی توں

مسئلہ قرطاس اُتے تیڈا انکار ہے ، ڈیوال نروار ہے
عمرؓ فاروق کیوں کیتا انکار ہے ، ڈیوال نروار ہے
تھیوں اصلوں نادان ــــ اُتھے چا کے قلمدان ــــ ڈتا کیوں نہ شاہِ مردان
علیؓ نہ ایں ارشاد تے کیتا عمل ، پچھو علیؓ توں شیرِ جلی توں

نہج البلاغہ وچ شان عثمانؓ دا ، لکھا شاہِ مردان دا
قرب رسولؐ کنوں قدر ہے ذیشان دا ، لکھا شاہِ مردان دا
ڈتیاں دُختراں دو سائیں ــــ بنڑیا ذی النورین تائیں ــــ ایہا گل نہ بھلائیں
عثمانؓ ابن عفان تے ہویا فضل ، پچھو علیؓ توں شیرِ جلی توں

تقیے دا حیدر کرارؓ تے بہتان ہے ، شاہد اوندی شان ہے
قاتل کفار ہے او ساڈا اے ایمان ہے ، شاہد اوندی شان ہے
اے ہے دین دا نگران ــــ تھیا دین جے ویران ــــ کیویں ڈٹھا ایں جوان
جیں شیر دی خیبر بھی چائی نہ ہکل ، پچھو علیؓ توں شیرِ جلی توں

تقیے دی بیخ کینوں پٹی ایں شبیرؓ ہے ، سُنیاں دے پیر ہے
آپ دے کمال وچ بابے دی تاثیر ہے ، سُنیاں دا پیر ہے
جگر گوشۂ بتول ــــ کیتی بیعت نہ قبول ــــ منیا حکمِ رسولؐ
خنجر تلے ایں تقیے دی گئی بیخ جل ، پچھو علیؓ توں شیرِ جلی توں
گلستوں سچے مضمون توں بنائی رہے ، جگ نوں سنائی رہے
سچ اُتوں جھوٹ والا پردہ ہٹائی رہے ، جگ نوں سنائی رہے
کر اپنی عمر ــــ اِسے کم تے بسر ــــ ہووے ربّ دی مہر
پیسی ہر کوئی اپنی کیتی دا پھل ، پچھو علیؓ توں شیرِ جلی توں

---

(۶۰)

درِ احمدؐ تے جیہڑا آوے او رُتبے پاوے ایں گل نوں خدائی گئی اے منن

ــــ اصحابؓ ہن محمدؐ دے پیارے اے نبوت دے چمن دے ستارے
ہن چار رے رہبر ــــ چار علم دے دَر ــــ چارے صاحبِ قدر
ایویں سوہنڑاں نبیؐ فرماوے ، تے جگ نوں سناوے ایں گل نوں خلائی گئی اے منن
ــــ دو سوہرے تے دو ہن جوائی ایویں مالک نے سنگت بنائی
اے ہے سارا اک گھر ــــ یک جان تے جگر ــــ ہنڑیں شیر تے شکر
جیہڑا اصلوں انہاں نوں بھلاوے ، نبیؐ نوں رنجاوے ایں گل نوں خدائی گئی اے منن
ــــ سُن رُتبے صدیقؓ و عمرؓ دے ڈوہیں روضے دے اندر نظر دے
ہووے ذرا بھی جے شک ــــ کر جا جیاں توں پک ــــ جنہاں ڈٹھی ہے جھلک
جیہنوں حضرتؐ جا بغلیں سماوے ، تے جگ نوں ڈکھاوے ایں گل نوں خلائی گئی اے منن
ــــ پہلا دلبر نبیؐ دا صدیقؓ ہے ہر جا تے نبیؐ دا رفیق ہے
جدوں بنڑیا سجن ــــ ہائی جگ دُشمن ــــ بیٹھا مدنی نوں من
ایہو مونڈھیاں تے آپؐ نوں چاوے جاں او کھاویلا آوے ، ایں گل نوں خدائی گئی اے منن

—— جدوں آیا عمرؓ وڈ شانہ تھیا حیران سارا زمانہ
سوہنڑاں عمرؓ جرار —— جیندا پیا وچکار —— آئی دین تے بہار
نعرے اللہ دے ہر جا لواوے، تے خوف نہ کھاوے، ایں گل نوں خدائی گئی اے من

—— آیا عثمانؓ صاحب حیا دا پیارا داماد سائیں مصطفےٰ ﷺ دا
زر مال قربان —— کیتا میر عثمانؓ —— سوہنڑیں ناشر قرآن
ٹکھیاں تسیاں تے دان چلاوے، تے کھو کھٹواوے، ایں گل نوں خدائی گئی اے من

—— چوتھا ذی شان حیدر کرارؓ جیہڑا ہر گل دا ذمہ وار اے
اساں سنیاں دا پیر —— ہے شیخینؓ دا مشیر —— اے محمد ﷺ دا ویر
ایہے بچڑا اندے نال رکھواوے، تے پیار جتلاوے، ایں گل نوں خدائی گئی اے من

—— واہ صابر نبی ﷺ دا نواسہ جیندا گنبے دا گنبہ پیاسہ
شاہ ڈتا سارا گھر —— اکبرؓ اصغرؓ —— ابو بکرؓ عمرؓ
تلے خنجر دے رب نوں مناوے، تے صبر ڈکھاوے، ایں گل نوں خدائی گئی اے من

—— پیارا عاشق نبی ﷺ دا بلالؓ جدوں سوہنڑیں دا نظرا جمال
ساری دھرتی ستیندی —— تتی ریت تے لٹیندی —— ایں نوں کلمہ چھڑیندی
پیا سینے تے پتھر گٹاوے نہ کلمہ بھلاوے، ایں گل نوں خدائی گئی اے من

—— ایہو کمتر ساراں دا غلام جیندا تنظیم وچ درج نام
تھئی رب دی نظر —— پاواں شام و سحر —— ہر جا تے ظفر
حب انہاں دی رہوے، تے جگ نوں بھاوے، ایں گل نوں خدائی گئی اے من

۶۱

دین رسول توں صدقے کیتا پیر شبیرؓ نے گھر دا گھر
ویر وزیر بھی نال اے آہن ابوبکرؓ عثمانؓ عمرؓ

حسنؓ حسینؓ جو صابر شاکر آہن بچڑے پیر علیؓ دے   بوبکرؓ عثمانؓ عمرؓ بھی لختِ جگر، ہن شیر جلی دے
منتراں پوسی نہ تھی منکر اندھا نہ تھی کھول نظر
نال دھیان ایمان دے بھائی ڈیکھ حکایت کربل بن دی   اپنیاں خاص کتاباں دے وچ ڈیکھ فہرست بہتر تن دی
لازم تینوں پڑھنا پوسی شہداء دی فہرست اندر
پا نہیں پردہ ٹوں اکھیاں تے سچ ہمیشہ ہوندا سچ   جھوٹ الاون عادت ہو کے نس نس دے وچ گئی ہے رچ
جھوٹ دے شوق شراب دی مستی کیتا تیں تے خوب اثر
عونؓ شبیرؓ دے قدمیں آ کے دو جگ اندر عزتاں پاوے   اے دلبند علیؓ دے ہووں ذاکر کیوں نہ ذکر سناوے
لالچ جاں مجبور کریندا بند ہو ویندا علم دا در
قنبرؓ خادم پیر علیؓ دا جیں دے توں اذکار سناویں   بوبکرؓ عثمانؓ عمرؓ دا نام چھپا اعتبار بنا ویں
پیر علیؓ دے سامنڑیں توں شرمندہ ہوسیں روزِ حشر
اپنے بالاں دے ناں پیارے ہر کوئی رکھدا اس جہان تے   کیتی عین محبت ظاہر پیر علیؓ بھی ترین دے ناں تے
ایڈے پیارے ناواں والے ہوون میڈے لختِ جگر
کہیں نہیں رکھے ناں بچڑاں دے اج ڈہیں تائیں دشمناں والے   ہر کوئی رکھدا ناں بچڑاں دے سوہنڑیں چن چن خوب نرالے
توں بھی رکھ لے ناں بچڑاں دے بولہب بوجہل شمر
بوبکرؓ عثمانؓ عمرؓ دے نام علیؓ نوں ڈاڈھے پیارے   منتراں پوسی یار نبیؐ دے آہن سجن چارے دلدارے
برحق یار نبیؐ دے پیارے راج دُلارے بلجیر ور
چارے ہن غمخوار اساڈے چارے دین دے ہن رہبر   بوبکرؓ فاروقؓ عمرؓ عثمانؓ غنی حیدرؓ صفدر
کوئی منے یا نہ منے کھول حقیقت اے کمتر

۶۲

چارے یار نبیؐ دے بر حق احمدؐ دے دلجان ڈسن
بوبکرؓ فاروقؓ عمرؓ عثمانؓ علیؓ ذی شان ڈسن
او بنیا اصلوں نابینا   جو دل وچ رکھ دا ہے کینا
عرب دے جنے، جوڑے سجن
دلبر چار، ہن سچیار، جان نثار
بعد نبیؐ دے افضل چارے اے صادق ایمان ڈسن
رتبے ڈیکھ صدیقؓ عمرؓ دے   غازی سوہنڑیں احد بدر دے
مدنیؐ دے سنگ، لڑدے جنگ
ہر ہر جا، تیغاں چا، صاحب وفا
پاک رسولؐ دی فوج دے جرنل اے ڈوہیں شمشیر جوان ڈسن
آپ محمدؐ منگدا رب توں   جس نوں روز الاویں سب توں
کرتوں شرم، چھوڑا اے کم
کعبے دا در، کھولا عمرؓ، صاحب قدر
اے جیہیں محسن پیر عمرؓ تے تینوں کیوں بہتان ڈسن
جے تائیں اے در کھلیا رہوے   نام عمرؓ دا کون مٹاوے
اللہ اکبر، کعبے دے اندر
نعرہ لواوے، جگ نوں سناوے، خوف نہ کھاوے
شاہد جیں دے شان عظیم دے نعرے وچ میدان ڈسن
جے تائیں لوگ نماز گذارے   نام صدیقؓ دا چھلکاں مارے
بنڑیا امام، یار تمام
مقتدی، پیارا علیؓ، عزت وڈی
ساریاں رل کے پڑھیاں نمازاں مالک دے فیضان ڈسن

میر عثمان رضؓ نبیؐ دا پیارا   جانڑدا جس نوں عالم سارا
صاحب عقل ، سوچ اے گل
ڈیکھو اگر ، اِس دا قدر ، آوے نظر
شاہد جس دے شان اقدس دے اج تائیں حرفِ قرآن ڈسن
حیدرؓ صفدر ، پیر اساڈا   شان وڈا ساڈے مولا دا
ربّ دا دلی ، سوہنڑاں علیؓ
خیبر شکن ، شیرِ زمن ، ماہرِ فن
زور آزمائی ڈیکھ کے جس دی مرحب جہیں حیران ڈسن
لکتوؔ کر کر صفت ثناء توں   چوڑں نوں اپنا پیر بنا توں
رکھ توں جاری ، عمراں ساری
کر توں سدا ، صفت و ثناء ، چوں دی ادا
چوں دے صدقہ قلم تیڈی تے قدرت دے احسان ڈسن

---

(۶۳)

سئڑ یار نبیؐ دے یاراں دا — اِنھ علم کتاب دی لوڑ نہیں چل ویکھ سنجوک مزاراں دا

ربّ سائیں جیندے شان ودھاوے   آپ نبیؐ دے نال سماوے
سے سے زور پئے لاون ویری پیار نہ چھٹدا بیاراں دا
توڑ دے ساتھی اَج بھی نال ہن   پئے لگیاں دی لاج نوں پالن
پیر علیؓ نے نال سمایا جوڑا خدمت گاراںؓ دا
اج تائیں حاضر وچ دربار ہن   اے محبوبؐ دے پہر دار ہن
باجھ وزیراں زینت ہووے شان نہیں سرداراں دا
توڑ دے ساتھی توڑ پہنچیسن   انگلیاں نپ کے جنت ویسن
نال نبیؐ دے سیر کریسن جنت دے گلزاراں دا

ویری سڑدے سڑدے رہسن   غسم دیاں آہیں بھردے رہسن
نمبر والے نمبرے گئے چارہ نہیں بے چاراں دا
رب سائیں جیندے جندرے مارے   حق دے نال نہ رکھ دے پیارے
تھی کاروں بے کار گئے او کار نہیں بے کاراں دا
شمع رسالت دا پروانہ   جانڑدا جس نوں گل زمانہ
نام صدیق رضؓ رفیق نبیؐ دا ساتھی بنڑیاں غاراں دا
نام عمرؓ دا دل نوں بھایا   آپ نبیؐ جس نوں سڈوایا
بے شک دین دی عظمت بنڑیا فاتح ملک ہزاراں دا
صفت صحابہؓ ورد بنایم   وچ تنظیم دے نام لکھائم
نام دا اکستن سخن دا برتر لڑ پھڑیم لجداراں دا

---

(۹۴)

چواندا اساں در ملیا! در ملیا نالے دل رلیا

جنہاں نال حیدر کرارؓ نے گذاریاں   انہاں نال دلوں دلوں لائیاں اساں یاریاں
ویری دا کیوں تک تک دل جلیا
سانگے جنہاں نال کیتے حیدر کرارؓ ہن   انہاں نال لوگاں جھیڑے لائے وار وار ہن
جیندی رت نال ایہو دین پلیا
کرارؓ دے نکاح وچ جیندیاں گواہیاں   تہمتاں تیں انہاں دے ایمان اتے لائیاں
ہوش کر ہوش کر ہتھی نہ جھلیا
فاطمہؓ حضورؐ پرنائی جاں کرارؓ نوں   ڈاج کیتے بھیجیا بازار پہلے یارؓ نوں
بنڑ کے وڈیرہ اسے صدیقؓ چلیا
در جے انوکھے نیں بیعت رضوان دے   چودہ سو جوان کھڑے کیتے عثمانؓ دے
جے نہ عثمانؓ سوہنڑاں خیرین ولیا

کافراں دے کوٹ کیویں بھنے ساڈے پیر ہن ۔ جوہر ڈکھائے جو علیؓ دی شمشیر ہن
نام سن کافراں دا ہوش ٹلیا
مکتو بیتی نوں قضا نہ اسان کرنا ۔ ہر دم یاراں دی مداحی وچ مرنا
روضے وچ ویکھ کیویں پیار پلیا

(۶۵)

ویری صدیقؓ عمرؓ دا کجھ سوچ کے آلاویں
کجھ سوچ کے آلاویں کجھ سوچ کے آلاویں

سائیں دے وزیر ہن ساری دھرتی دے پیر ہن ۔ ہر جا ساتھی نبیؐ دے ہر جا سائیں دے مشیر ہن
محرم راز نبوت جھاتی جیں جاتے پا ویں
ڈوہیں پتلے وفادے، صاحب شرم حیا دے ۔ باہنے بردے نبیؐ دے، خیر خواہ مصطفےٰ دے
نانے ہن فاطمہؓ دے جیں تے بہتان لاویں
روضہ عرشاں اعلے، وسدا جتھ کملی والا ۔ جوڑا صدیقؓ عمرؓ دا کیتا رب نے سمالا
اُتھے رحمت الٰہی ہر گز دھوکا نہ کھاویں
وسدے مدنی دے سلے، وعدے لگیاں دے پلے ۔ جینوں رب نے رلایا کہیں توں ہوندے نہ کلھے
توں شیدائی دنور دا پی پی چھٹے وجاویں
جے توں ڈہدوں قرآن، راہندی بندا اے زبان ۔ سائیں دے یاراں نوں رتبے ڈتے رب رحمان
سڑ سڑ ہویوں توں کولے پٹدیں زندگی نبھاویں
تمغے رب دی رضا دے، پا گئے محسن اساڈے ۔ رلے ہن رلے رہسن شافع روز جزا دے
تیڈے مہنڑیں بے فائدہ الٹا سائیں نوں رنجاویں
اوکھا روز حشر دا، جیں توں ہر نفس ڈردا ۔ تر گئے جیہڑاں نے رکھیا چنتا روز حشر دا
شالا اس ڈیہنہ مکتو شافع سائیںؐ نوں بناویں

(٦٦)

ربّ دے حبیب نال دِلوں دِلوں رَل کے جیہڑے جیہڑے مدنی دے یار بن گئے
قربِ رسولؐ کنوں سارے مالا مال تھئے جنّت دے سارے ٹھیکیدار بن گئے

حق والاں مکّے وچ سب کجھ چھوڑیا
جھوٹے وڈے زندگی دے ہر ہر موڑ تے
رُتبے صدیقؓ تے فاروقؓ عثمانؓ دے
ابنِؓ ولید تے معاویہؓ جوان جیہیں
جنہاں جنہاں اکھاں وچ پیار دلدار دا
جتھے کتھے رج رج پلیاں محبتاں
سارے اصحابؓ اساں سُنیاں دے پیر ہن
مسندِ نبوی تے مانڑیاں وزارتاں
کِسے صحابیؓ کیتے اُچا نہ آلاویں توں
سائیں دے صحابہؓ نال وَیر جنہاں رکھیا
جنہاں اُتے ربّ تے رسولؐ بھتے راضی ہن
جھوٹیاں مقالاں اُتے قوم دا مدار ہے
قوم دے مزاجاں وچ مچیا فتور ہے
انہاں نوں نہ لوڑ ہے قرآن تے حدیث دی
شرک دی موج وچ حق توں کنارہ ہے
کس نوں سنائیے سچ سچ بہوں کوڑا ہے
مکّتو جھوٹیاں نوں جھوٹ لگا پیارا ہے
اج نہ حرام تے حلال دی تمیز ہے

رشتہ ایمان دا حضورؐ نال جوڑیا
کافراں تے ننگی تلوار بن گئے
قدر بلند بھتے شاہِ مرداںؓ دے
مدنیؐ دی فوج دے سالار بن گئے
ربّ نے انعام ڈتا شرف دیدار دا
رَتے محبوب دے مزار بن گئے
انہاں وچ چار سرکارؐ دے وزیر ہن
حق دے خلیفے ایہے چار بن گئے
ضِد وچ مفتی ایمان نہ وِنجاویں توں
دوزخ دے اوہے ٹھیکیدار بن گئے
انہاں کیتے بھنگی اج بن بیٹھے قاضی ہن
دین دے ایہہ بھنگی ذمہ وار بن گئے
جھوٹیاں نے لُٹ لیا قوم دا شعور ہے
چور اج خود پہرے دار بن گئے
جھوٹیاں روائتاں اُتے قوم دا گذارہ ہے
جتھے کتھے جھوٹ دے بازار بن گئے
جھوٹ وچ اس اُس جگ دا خسارا ہے
جھوٹ نال اَج ساڈے پیار بن گئے

(۴۷)

من مدنی دے یاراں نوں یار تے وَیر یا تُوں ضد چھوڑ دے

ہن برحق خلیفے اے چارے تے وَیر یا تُوں ضد چھوڑ دے

ہوئے صدقے ایہے مُصطفٰیؐ توں مُشکلاں وچ حبیبؐ خُدا توں

ہوئے حالت سفر جنگ اُحد بدر تن چا وارے تے وَیر یا توں ضِد چھوڑ دے

انہاں اِسلام تے مِنتاں لائیاں تاہیں رب ڈتیاں عزتاں سوائیاں

کیتے اے جہیں عمل مدنیؐ لایا چا گل تک نظارے تے وَیر یا توں ضِد چھوڑ دے

فاقے کٹ کے جنہاں جھٹ نبھائے مَنی ہر جا تے رب دی رضائے

جاں خلیفے تھئے بہرہ ڈیندے رہے پہرے دارے تے وَیر یا توں ضِد چھوڑ دے

ہا خلافت وڈی ذمہ واری پُچھ انہاں توں جنہاں نے گذاری

شاہی اے تہیں ملی چو لیے بھانہ بلی جھٹ گذارے تے وَیر یا توں ضِد چھوڑ دے

مر کے پایا کفن جیہں پُرانا ڈیویں اُس نوں فدک دا توں طعنہ

کجھ شرم کر شرم دین دا رکھ بھرم ہونہ خوارے تے وَیر یا توں ضِد چھوڑ دے

ڈس خلیفاں دے ماڑی محل حاسلا وچ حسد دے نہ گل

تینوں کیوں ضد پئی مت جو ماری گئی ضِد دے مارے تے وَیر یا توں ضِد چھوڑ دے

کِن فدک دے گئے او خزانے جیندے اج تائیں تینوں ہن گمانے

اپنے دِل تے بھلوں تاہیں پِٹدے رُلوں تھی بیکارے تے وَیر یا توں ضِد چھوڑ دے

ڈاہیں نوں بہ کے عدالت کریندے راتیں مزدوریاں کیتے ویندے

سڈ مرینِدے پھرن گٹھڑی سر تے رکھن وچ بازارے تے وَیر یا توں ضِد چھوڑ دے

جے علیؓ دے نہ ہوندے اے یارے منقتدی بنڑ نہ کھڑ دا کرارے

ایویں فتوے نہ لا کر علیؓ دا حیا جس دا پیارے تے وَیر یا توں ضِد چھوڑ دے

واہ علیؓ نال رَل کے نبھا گئے یاریاں لگیاں جُڑ کے ہنڈھا گئے

من نوں کمتر دی گل سچے مذہب تے وَل بیڑا پارے تے وَیر یا توں ضِد چھوڑ دے

(۶۸)

ہر حق پہلا سمجھ عقیدہ جے بنڑدیں حبدار علیؓ دا

پہلا دین نہ تینوں بھاوے　　جیہڑا آپ نبیؐ فرماوے
نویاں بدعتاں نویاں رسماں　　نہ کہیں کیتیاں نہ کہیں ڈسیاں
ہوش کنوں بیہوش تھیوں کیوں چھوڑ ڈتو لڑ پاک نبیؐ دا

اے قرآن بھی چھوڑ پرانڑاں　　آزادی دا پالے گاہنڑاں
غاروالا قرآن ئے آتوں　　پھر مسلک ساڈا جھٹلا توں
او قرآن ئے آنڑاں مہدی جیہڑا ہے پارے چہلیؑ دا

جوڑنویں توں رہبر ہادی　　پوجا کر اپنی منشا دی
بعد نبیؐ کوئی ہور نہ آندا　　توڑے پٹ پٹ مر کرلاندا
جیہڑے آسن کاذب ہوسن ہے ارشاد کلام ربیؐ دا

چھوڑ پرانے مسئلے سارے　　لائی رکھ بھنگ نوں پی پی نعرے
جیہڑا مومن ہے گفتاری　　پیر علیؓ دے عمل توں عاری
سارے چنتے لہہ گئے تیڈے اک چنتا ڈنڈ کے دوری دا

رسماں ریتاں بدعتاں جوڑیں　　دین نبیؐ دیاں حداں تروڑیں
جاں جاں چھوڑیو دین پرانڑاں　　روز دے بٹنیں روز مکانڑاں
دین نبیؐ دا باغی بنڑیوں تائیں لکھیو غلط قصیدہ

آلؓ نوں تقیہ باز بنایو　　اصحاباںؓ دا بغض ٹکایو
مہدی پیر اجاں نہیں آیا　　دین تساں تائیں کیں پچایا
بغض حسد دے چاکے پردے مطلب سمجھیں غرض بیڈی دا

پہلا دین ڈسا اصحاباںؓ　　نادان اپنیاں کھول کتاباں
نال اساڈے لانہیں جھیڑے　　کر ملے دین دے آپ نکھیڑے
جے اصحابؓ ایمان توں خالی ڈس پھر کاتب کون وحی دا

اُلٹا ہیں ناراض اساں تے کفر دے فتوے ہن سُنیاں تے
جیہڑے ہن اِس دین دے داعی تئیں انہاں ساراں نال ونجائی
تاں پُچھدیں ایمان انہاندے اکھیاں ہن پر ہین بے دیدہ
بکنتو کر تحریر جواب یار دا ہویا ذہن خراب
بھنگ دے زورتوں ہوش گیا ٹل پہلی پچھلی یاد نہیں گل
تنظیمی شہباز دے ڈرتوں آپوں بدلا رنگ کلی دا

۶۹

پہلے کریں پہچان ایویں کھولیں نہ زبان ذرا روضے ول تکیں اکھاں کھول کے
سوہنڑیں حق سبحان ڈتی ربے گذران ذرا روضے ول تکیں اکھاں کھول کے

جیندے رب نے رلائے ستگ توڑدے اکھاں میٹیاں بھی سنگتاں نہ تروڑدے
تینوں ہویا اے گمان پچھیں انہاندے ایمان ذرا روضے ول تکیں ـــــ
ایہے یار پیارے رب دے رسولؐ دے جھولے رحمتاں دے مِٹھے مِٹھے جھولدے
شاناں والے دے مکان اتے ہوئے مہمان ذرا روضے ول ـــــ
جیہڑا آیا کیتے عزت اِسلام دے قلعے بھنے جیں ایران اتے شام دے
سارا جگ جہان جانڑیں عمرؓ دی شان ذرا روضے ول ـــــ
تینوں ذاکراں بُھلا یا گیوں بھل توں گیوں بُغض صحابہؓ اُتے تل توں
ہوندی عقل حیران تیڈے سُن بُہتان ذرا روضے ول ـــــ
کریں شرم نبیؐ دے دربار دا لڑ پھڑیا ہے انہاں لجدار دا
نبیؐ آخر الزمان ڈتی بغلیں امان سو ذرا روضے ول ـــــ
جیہڑے اسلام تے منتاں لاگئے خدمتاں کر کے عمراں نبھا گئے
تھئے ربؐ دلوں دان ایویں آہدا ہے قرآن ذرا روضے ول ـــــ

کوئی بستر اُتے کوئی غار وِچ   بیٹھا محو رسُول دے دیدار وِچ
اِہو قدر دی شان ـــــ اَج بھی ہے دربان ـــــ ذرا روضے وَل تکھیں اکھاں کھول کے
جینوں سبقت ہے وَالسَّابِقُوْن دی   جینوں دولت ملی اَوَّلُوْن دی
تیڈے اُسے اُتے طعن ـــــ کینھوں لدھوا ایمان ـــــ ذرا روضے وَل ----------
ذاکراں نوں تیڈے نال وَیر ہے   چاہندہ کمتو تیڈی روز خیر ہے
ایویں کھولیں نہ زبان ـــــ نہ تاں پیسیں نقصان ـــــ ذرا روضے وَل ----------

---

(۷۰)

عاشقاں دا جوڑا اُستار لے دلدار دے

پیاریاں نوں رب ولوں ملے پیار دے

چھڈ بُغض عناد تے کینہ ڈے چھوڑ نِکمّے جھیڑے   حیدر کرارؓ دے ریاں یاراں نوں کون نکھیڑے
اَللہ ھُوَ اَللہ اَللہ ھُوَ اَللہ بھاندے نہ علیؓ نوں تیڈے بول تکرار دے
توں بُھلیوں بھولا بُھلیوں بُھل ذاکراں تینوں لائی   یا شور ملنگاں پایا جینوں اپنی سُرت نہ کائی
اَللہ ھُوَ اَللہ اَللہ ھُوَ اَللہ جھاتی پا کے ویکھ سودے اپنے بازار دے
محبوبؐ خدا دے سہورے ایہے فاطمہؓ دے ہن نانے   ہم نسب رسولِ اکرمؐ دے ہن سابق وِچ ایمانے
اَللہ ھُوَ اَللہ اَللہ ھُوَ اَللہ کیتیاں دا صدقہ اے رلے لجدار دے
صدیقؓ دے صدق توں صدقے ہن گئے اپنے بیگانے   کئی خصلت خائن بنڑ کے نت فدک دے ڈیون طعنے
اَللہ ھُوَ اَللہ اَللہ ھُوَ اَللہ فیصلاں دا ذمہ تھیں حیدر کرارؓ دے
سائیں جس ڈیہیں عمرؓ توں منگیا تینوں او ڈیہیں کیویں بُھلیا   آیا جس ڈیہیں فخرِ عدل دا در بیتُ اللہ دا کھلیا
اَللہ ھُوَ اَللہ اَللہ ھُوَ اَللہ جتھے کتھے سِکّے چلے عمرؓ جرار دے
محبوب دے اے ہم مسکن کُل اُمت دے سردارے   پئے وَیری پٹ پٹ مرسن ہن یار دے رلڑے یار
اَللہ ھُوَ اَللہ اَللہ ھُوَ اَللہ اکھیں وِچ اکھیں دل تک تک ٹھار دے

پڑھ کلمہ بھیجیں جہنڑیں محبوبِ خدا دے ویہڑے   صدیق رضؓ عمر رضؓ دے رُتبے ذرا ڈیکھ توں ہو کے نیڑے
اَللّٰہ ھُوْ اَللّٰہ اَللّٰہ ھُوْ اَللّٰہ توڑوں ہو کے آئے اے وزیر سرکارؐ دے
شیخین رضؓ دے ہر دشمن نوں رب ایویں ہے پٹویندا   ایہو بُغض دا ملیا بدلہ پیا ڈیکھے آندا ویندا
اَللّٰہ ھُوْ اَللّٰہ اَللّٰہ ھُوْ اَللّٰہ ایہو جہیں کماں اُتے زندگی گذار دے
مکتوریت ہووی راضی حق نال رکھیں یارانہ   کر صفت صدیق رضؓ عمر رضؓ دی سمجھیں ہے فضل یگانہ
اَللّٰہ ھُوْ اَللّٰہ اَللّٰہ ھُوْ اَللّٰہ تنظیمی طور ڈٹھے تیڈی گفتار دے

---

(۷۱)

ساڈے پیرا میرا اندرے توں سروچ مِٹیاں پائی جا

اساں خاص مُرید انہاں پیراندرے توں پٹدیں عمر نبھائی جا

ہمراز نبوت چارے ہن   جنہاں نال چمکدے تارے ہن
ہن اعلیٰ شان وزیراں دے اتھا اپنا نام لکھائی جا
توں بے فائدہ تکرار نہ کر   قرآنے کنوں انکار نہ کر
قرآن دیاں تفسیراں دے آ مقصد سمجھ پکائی جا
توں قول علی رضؓ دے یاد چا کر   ایویں اپنا گھر برباد نہ کر
اسلاف دیاں تحریراں دے پہلے الفاظ مٹائی جا
پڑھ قول اماماں باراں دے   جنہاں شان لکھے ہن یاراں دے
انہاں راویاں ابن سبائیاں دے توں جھوٹے قول بُھلائی جا
ڈس ربّ دا گھر کھلوایا کیں   کسریٰ دا تاج لہایا کیں
ایندی فوج دیاں شمشیراں دے لسکار دے مُل توں پائی جا
کذّاب دا کِذب مٹایا کیں   جھولی وچ یار رسمایا کیں
محبوب دے دامن گیراں دے القاب خطاب پکائی جا

سُن صفتاں پیر عثمانؓ دیاں   مظلوم شہید دی شان دیاں
حسنینؓ گواہ توقیراں دے کجھ پیراں تو شرمائی جا

اساں پیر علیؓ نوں پیر مناں   مدنیؐ دا ویر وزیر مناں
کرارؓ دے خاص شبیراں دے سُن رُتبے وہم مٹائی جا

سُن صفتاں پیر شبیرؓ دیاں   شاہ صابر دی توقیر دیاں
جیندے سر تے سُن چھڑ تیراں دے سر سجدے یار منائی جا

ملکؔ حق نال بنا یاری   یاراں دی صفت رکھیں جاری
تنظیماں دیاں تحریراں دے مفہوم تے دیداں لائی جا

---

(۴۲)

سوہنڑیں بوبکرؓ دے عمرؓ ذیقدر دے ڈسن ساری اُمت توں رُتبے نرالے
اسے روضے دے اندر سُتے لاکے بستر علیؓ نے سمائے محمدؐ دے نالے

بیعت جیندی کیتی علیؓ جہیں جوان   اے قرآن ناطق ڈسے جیندی شان
عقل کر عقل توں، جہنم نہ جل توں
ہتھاں نال اپنے نہ مَل منہ مکالے

پچھوں جیندے پڑھیاں علیؓ سائیں نمازاں   توں بکدیں انہاں نوں پکا کے نیازاں
علیؓ توں شرم کر، نہ مردود تھی مر
حشر وچ علیؓ سائیں نہ لہسی سنبھالے

نبیؐ سائیں دے سہوراں نوں توں سب اَلا کے   منگیں رب توں جنت سدا ایک بکا کے
نیت نوں صفا کر، نبیؐ توں حیا کر
نہ گستاخ بنڑ کے عمر اپنی گالے

جنہاں مصطفےٰ دی شریعت ڈسائی   الاویں انہاں نوں توں نائی قصائی
او محبوب رب دے شہنشاہ عرب دے
امام او اعظم محمدؐ دی آلے

جنہاں دین نبوی نوں ہر جا لجا یا   انہاں نام لوگاں نوں مومن ڈسا یا
اے کم مومناں دے، کہیں جانہ ٹھاہندے
یقیناً اے ابن سبائی دی چالے
تمر لنگ لنگڑا اہے رہبر جنہاں دا   انہاں توں جیں مسئلہ ڈساتعزیایں دا
نہ پہلاں بنایا ، نہ پچھلاں ڈسایا
ذرا پڑھ توں اپنے کتابی حوالے
علیؓ سائیں جنہاں نال رل کے نبھائی   تساں دشمنی کیوں انہاں نال پائی
او اک بئے دے یار ہن ، انوکھے پیار ہن
ایہا گال اہدے اے تنظیم والے
نہ تنظیمی کلمہ تو تے ناراض ہو توں   ایں اپنے قصیدے نوں پڑھ پڑھ کے روتوں
ساڈا اے جواب ، مقابل خطاب
تیڈے ذاکراں پہلے کیتی ابا ہے

---

(۴۳)

حق دا ترازو ہے ایمان نال تولیا
مذہب علیؓ دا سچا سُنیاں نے گولیا

منیا علیؓ نے جینوں سُنیاں دا پیر ہے   رب دے رسول جینوں چُنیا وزیر ہے
جس تے نبیؐ توں سارا تن من گھولیا
مدنی دے یار سوہنڑیں اک بئے دے ویر ہن   دین دے پیار وچ سبھے کھنڈ کھیر ہن
رُحَمَاءُ دے دھاگے وچ رب نے پرولیا
عزتاں صدیقؓ دیاں ہر توں تراںیاں نی   ازلی پریتاں جیہڑے اج تائیں پالیاں نی
کر گئے تبرا بھنگی دین نوں ہے رولیا
دین دا کمال سارا لوگاں توں چھپائی رہے   متعے والی شان محبتاں تے ورتائی رہے
تنظیم والاں سارا پول آکے کھولیا

بزدِل حیدر کرارؓ نوں بنائی رہے
تقیے دی پیر اُتے لائی رہے
انہاں دے بہاناں وچوں حق اساں ٹولیا

سُنیاں نوں ٹھگ لیندے وڈے استاد ہن
پٹ کے زنجیراں نال نقطے برباد ہن
جُرم چھپا دنڑ کیتے ڈاہڈیں نوں رولیا

اَیڈی ٹھگ بازی کیتی دین دے غداراں نے
تک کے جھبیکا کھادا سُنیاں بیچاراں نے
سُنیاں لحاظ کتوں لب بھی نہ چولیا

سُن کے قصیدے تیڈے پھر یاد دھیان ساڈا
سوہنڑاں علیؓ بھی ساڈا اتنا قرآن ساڈا
عمل علیؓ دا ساڈا تاہیں اساں بولیا

مدنیؐ دے یاراں اُتے تیں جو الزام لایا
سارے اسلام وچ بھنگیاں نے رولا پایا
ربّ دے قرآن ایہو الزام دھولیا

ایڈیاں طراریاں نہ سُنیاں نوں یاد ہن
وارث علیؓ دے سُنی صاحب جائیداد ہن
کمتر ہمیشہ ہوندا مومن نے بھولیا

(۴۷)

سوہنڑاں شاناں والا آیا ذمہ واری ربّ دی

لوگاں رولا کہیاں پایا ذمہ واری ربّ دی

جیویں ربّ فرمائیاں قرآن ڈسیاں
ایں دے ہر کردار اُتے آئتاں وسیاں
بھانویں ہووے سائیں دا گھر ـــ یا کہ غار دا سفر ـــ ہووے مکہ یا بدر
جیں جا قدم اُٹھایا ذمہ واری ربّ دی

ہویا امرِ الٰہی سوہنڑیں چھوڑیا وطن
چھٹا مکے دا نظارہ سارے چیلے ڈتے بھن
رلے چلا بوبکرؓ ـــ سڈا گھروں سرورؐ ـــ سوہنڑیں صاحب قدر
ایویں ربّ فرمایا ذمہ واری ربّ دی

اے صدیقؓ سوہنڑاں مدنیؐ دا غار دا ساتھی
ستا مدنیؐ دے رلے اے مزار دا ساتھی
سال چوداں ۱۴۰۰ سو گذر ـــ گئے روضے دے اندر ـــ تیڈی ماری ہے نظر
ربّ رلے چا سمایا ذمہ واری ربّ دی

چڑھا سوہنڑیں دے مُصلّے اُتے پیارا ابوبکرؓ   کیہنوں رب دے نبیؐ نوں ایڈا ملا نہ فخر
جیویں پایا ایں صدیقؓ ــــ پیارے غار دے رفیق ــــ اِنھوں قدر ودھیک
جا مُصلّے تے کھڑایا ذمّہ واری رب دی
پیارے ربدے رسولؐ کیتا عائشہؓ دا نکاح   جیندے شان دی قرآن کیتی کھول کے مداح
پیارے ربّ دے رسولؐ ــــ کیتا عائشہؓ نوں قبول ــــ جو نکاح دا اُصول
نہیں آپوں لب ہلایا ذمہ واری ربّ دی
جینوں ربے جا سماوے کوئی اُٹھا نہ سکدا   ہویا یاراں دا پیار کوئی جگا نہ سکدا
سارے رل کے سُنتے ــــ نہیں کسے توں اُٹھے ــــ لوگاں سینے پٹے کُٹے
ربّ اکے جا سمایا ذمہ واری ربّ دی
سارے ربدے بہشتاں توں ہے روضہ افضل   چڑھی روضۂ رسولؐ اُتے رحمتاں دی چھل
جتھے وسے رحمت ــــ اُتھے پہنچے نہ لعنت ــــ تیڈی ماری گئی ہے مت
ربّ شان چا ودھایا ذمہ واری ربّ دی
تنظیم والیاں دے ہن احسان کثیر   ربّ سُنیاں دے بھیجے نگران برتر
اے بخاری دا جمال ــــ تے قریشیؒ دا کمال ــــ آیا تو تسے والا لال
جنہاں حق سمجھایا ذمہ واری ربّ دی

---

(۷۵)

جیندے مولا تے رُتبے ودھائے ــ کریسی کوئی کیا ہے
اے ویری ایویں جلدے پئے
ایہے منبر دے حقدار ڈسن   ثانی اثنین فی الغار مزار ڈسن
بن یاراں نہ مدنی نبھائے ــــ تے ہوندے نہ جُدائے
اے ویری ایویں جلدے پئے
ہتھ ربّ دے جینوں شان ڈیوے   گنبدِ خضرا ایوان ڈیوے
جیں توں جنت بھی صدقے جائے ــــ تے پئی شرمائے
اے ویری ایویں جلدے پئے

صدیقؓ عمرؓ بن پیر علیؓ تھیں ثابت ہو ندا شیر جلی
جیہنوں سڈ کے رسول بنائے --- نکاح دے گواہ ہے
اسے ویری ایویں جلدے پٹے

گیا مفت سڑ دل دا چیتا دل سب بے ہوش تھیا کائی یاد نہ گل
ڈِسن اپنے بھی اس توں پرائے --- اسے بھنگ رنگ لائے
اسے ویری ایویں جلدے پٹے

میں صدقے ڈوہاں دے شاناں توں مٹھے مدنی دے پروانیاں توں
جنہاں مدنیؐ توں گھر لٹوائے --- او صاحب وفائے
اسے ویری ایویں جلدے پٹے

نہ مدنی دے یاراں نوں پُٹن کجھ بیتی پیر علیؓ دی سُن
انہاں احسان حیدرؓ تے لائے --- علیؓ نہ بھُلائے
اسے ویری ایویں جلدے پٹے

سب یار اک بئے دے یار ڈِسن نہیں دشمن پیار ہی پیار ڈِسن
جیہنوں ربدا رسولؐ پڑھائے --- او ساڈے پیشوائے
اسے ویری ایویں جلدے پٹے

حق ظاہر آ تنظیم کیتا کمتر ہے کرم کریم کیتا
ہووے دھرتی تے حق دی صدائے --- ساڈی اسے دعائے
اسے ویری ایویں جلدے پٹے

۴۶

ساڈے دِلاں وچوں جانڑاں نہیں صحابہؓ دا پیار آپوں سوچ لے

ا وکھے ویلے لائیاں جنہاں اکھیں اکھیں نال وے ہر جاتے لہندے رہے دین دی سنبھال وے
جنہاں ٹُرتیاں جائیداداں سائیں دے قدماں توں وار آپوں سوچ لے
جنگاں وچ غازی ایہے کٹھے تاں شہید وے رُخِ محبوب اُتے رہندی جیندی دید وے
پہنچی کِسریٰ دے کوٹاں تائیں جیندی تلوار آپوں سوچ لے
جیندی تلوار کنوں ڈردا جہان رہیا کافراں تے رُعب رہیا شاہاں وچ شان رہیا
کئی چہرے تک چھوڑ دیندے پہلے تلوار آپوں سوچ لے
ہر جا ڈسیندا جیندے رُتبے قرآن ہے مدنیؐ دے دوستاں دی ایہا پہچان ہے
ڈتے رُتبے جنہاں نوں خود حیدرِ کرارؓ آپوں سوچ لے
ہر جا پہنچایا انہاں حق دا پیام ہے انہاں دے طفیلوں پھلا پھلا اِسلام ہے
ہویا اپناں پرائیاں وچ جیندا وچکار آپوں سوچ لے
رب وے نبیؐ دے ایہے سکھے تے سکھائے ہن تاہیں صحابہؓ دے رب رُتبے ودھائے ہن
اساں من بیٹھے اپنا انہاں نوں سردار آپوں سوچ لے
کمتر تو کوئی نہ صحابہؓ بن چارہ ہے انہاں بن ہوندا نہیں سائیں دا نظارہ ہے
کیں توں وکھرا نہ ہوندا روضے والے دا دیدار آپوں سوچ لے

۴۴

اساں تابعدار صحابہؓ دے دل نال انہاندے لائی رہسوں

صدیقؓ عمرؓ عثمانؓ علیؓ نوں اپنا پیر بنائی رہسوں

خوش قسمت بخت بلند ہن او جیہڑے خادم بن پنجوں یاراں دے
وَاَعَدَّلَهُمْ دیاں موجاں وچ حقدار جنت گلزاراں دے
وَالسَّابِقُوْن دے ہر ہر لفظ نوں اپنی سند بنائی رہسوں
نال اصحاباںؓ دے برداں دیے رب جنت دا اقرار کیتا
افسوس انہاں تے جیں قرآن دا پڑھ پڑھ کے انکار کیتا
اساں لَارَیْبَ فِیْهِ دا مطلب سبھناں نوں یاد ڈوائی رہسوں
یارانِؓ نبیؐ دے خادماں نوں واہ رب توں خاص انعام ملے
ربّ راضی رب تے او راضی جنت وچ خاص مقام ملے
اساں ہر اپنے بیگانے نوں وَل وَل اے عرض سنائی رہسوں
ربّ اپنی جنت دے وعدے نال صحاباںؓ دے کر چھوڑے
ہے خواہش جنت دی جس نوں دل نال صحابہؓ دے جوڑے
اساں ہر باطل نوں حق مذہب سُنّی دی شان سنائی رہسوں
قرآن دا بنڑ قرآن سوا ایمان نہیں کائی شان نہیں
قرآن سوا کہیں شخص اُتے راضی ہوندا رحمان نہیں
قرآن دے ہر ہر لفظ اُتے اساں اپنی دید ٹکائی رہسوں
قرآن مُصَدِّق ساراں دا محبوب خدا دے پیاراںؓ دا
قرآن ڈسیندا ہر ہر جاتے شان رسولؐ دے یاراںؓ دا
مدنی محبوبؐ دے روضے دو اساں اپنی دید بھنوائی رہسوں

صدیق رضؓ عمر رضؓ عثمان رضؓ علی رضؓ دے در آیاں بن چارہ نہیں
دو عالم وچ کہیں کلمے گو دا یاراں باجھ گذارہ نہیں
اساں اصحابہؓ دے شان گیتے ہر ڈکھ سکھ سر تے چائی رہسوں
جس بغض رکھا اصحابہؓ دا دو جگ وچ بازی ہار گیا
ایمان توں او محروم تھیا قرآن کنوں بیزار تھیا
تمتیؔ ناموس صحابہؓ دا اساں ہر دم جھنڈا چائی رہسوں

---

(٧٨)

نہ نادان بنڑ کجھ عقل کر عقل
اماماں دے قولاں توں باہر نہ چل

۔۔۔اماماں دے قولاں تے کر اعتبار ے بلاشک ایہے دین دے ذمہ وار ے
اے صاحبِ قدر ہن ۔۔۔ ولی معتبر ہن ۔۔۔ بہادر نڈر ہن
اِنہاں دا الاونڑ اصولِ اصل ۔۔۔ اماماں دے قولاں توں باہر نہ چل
۔۔۔ڈسائی اِماماں صحابہؓ دی شانِ جیندا اُٹھدے باہندے توں تچھدا ایمان
او اک بئے دے یار ہن ۔۔۔ محبت تے پیار ہن ۔۔۔ وڈے دیندار ہن
صحابہؓ دا بنڑ کے مخالف نہ گل ۔۔۔۔ اماماں دے قولاں توں باہر نہ چل
۔۔۔صحابہ رضؓ اماماں دے جان و جگر ہن اماماں دے گھر وچ صحابہؓ دے ور ہن
اے اک بئے دے ویر ہن ۔۔۔ مٹھے کھنڈ تے کھیر ہن ۔۔۔ سبھے ساڈے پیر ہن
گئے دل اساڈے اُنہاں نال رل ۔۔۔۔ اماماں دے قولاں توں باہر نہ چل
۔۔۔ساڈا دین سارا اماماں دا دینِ اماماں دا مُنکر یقیناً لعینِ
او جو کجھ ڈسیندے ۔۔۔ اساں پئے منیندے ۔۔۔ تے سُنی سڈیندے
خدارا ذرا اپنے رُخ نوں بدل ۔۔۔۔ اماماں دے قولاں توں باہر نہ چل

— اماماں دے فرمان توں جان واراں — صحابہؓ دے احسان کیویں وساراں
او محسن اساڈے — سبھن مصطفیٰؐ دے — علیؓ مرتضیٰ دے
انہاں تے چڑھی پہلی رحمت دی چھل ..... اماماں دے قولاں توں باہر نہ چل

— صحابہؓ دے رتبے اماماں ڈسائے — رہی تیڈی مرضی نہیں شک دی جا ہے
مقدر جنہاندا — ہووے اصلوں ماندا — نہیں حق سکھاندا
جیویں حق توں وانجا گیا بوجہل ..... اماماں دے قولاں توں باہر نہ چل

— اماماں دی ہر گل تیں سن کے بھلائی — زبانی توں بنڑیوں انہاندا مداحی
محبت کما لے — اماماں دے نالے — منیں کائی نہ گالہے
اے دستور الٹا ڈٹھا اجکل ..... اماماں دے قولاں توں باہر نہ چل

— اماماں دے فرمان توں منہ نہ موڑیں — نہ کہیں حال وچ لڑ اماماں دا چھوڑیں
تعصب ہٹا لے — توں کر دل صفا لے — انہاں توں پچھا لے
توں اپنیاں کتاباں دی پڑھ لے نقل ..... اماماں دے قولاں توں باہر نہ چل

— صداقت دے پتلے اے تنظیم والے — جنہاندا تعلق صحابہؓ دے نالے
اے ملکتوں ہے بردا — اماماں دے گھردا — جگر سینہ ٹھردا
نہ ضد وچ ابھر سنی مذہب دو ول ..... اماماں دے قولاں توں باہر نہ چل

۷۹

پڑھ کے کلمہ پھیر نہ اکھیاں من لے سائیں دے یارے
خوف خدا کر ضد وچ نہ مر عمر نہ کر بیکارے

پیر ہن ہر دے سارے دہرے — چا اکھیاں توں پردے
نال مزاراں یار دے یاراں ستیاں بھی دل ٹھارے
سینے لا کے جپھیاں پا کے — وسدا نال سما کے
روضے اندر دید بھنوا کر ڈیکھ ہن کے جہیں پیارے

نام انہاندے اُٹھدے باہندے پیر علیؓ نوں بھاندے
سنگ سرورؐ دے وسدے بردے مانڑن موج بہارے
اوکھیاں گھڑیاں یاریاں بنڑیاں دیداں اڑیاں اڑیاں
رل کے وٹھیاں پیار دیاں گٹھیاں کیتے رج دیدارے
آخر جانڑاں کہیں نہیں راہنڑاں اوڑک قبر ٹکانڑاں
یاریاں لاگئے عزتاں پاگئے شاہد چندر ستارے
فعل حیدرؓ دا اصاف نظر دا چھیڑ نہ شر گھر گھر دا
بیعت علیؓ دی شیر جلی دی ختم کیتے تکرارے
عمراں ساری نال گذاری ہر شے دین توں واری
دشمن من گئے بھوے بن گئے ہن سارے لجارے
ملنگ جے کر سینے اندر ہووے عشق پیغمبر
سائیں دے یا ہنے ہن وڈشانے ہوندا نہیں انکارے

(۸۰)

جیہڑے غلام بنڑ گئے دربار مصطفےٰ دے
بے شک انہاندے رُتبے رب کر ڈتے زیادے

فوج محمدیؐ دے جو بنڑ چکے سپاہی
اپنی رضا انہاں نے رب دی رضا بنائی
وَالسَّابِقُوْن توں کیوں تیں دید چا ہٹائی
جنت انہاں دی ہو گئی رب کر چکا ہے وعدے
رب ہے انہاں تے راضی سارے اور رب تے راضی
کیتی نبیؐ انہاں تے ہر ہر جگہ فیاضی
جیندے ایمان پچھدیں ہر روز بنڑ کے قاضی
شاگرد مصطفےٰ دے مقبول ہن خدا دے

تمغے یُن کیتِھم دے حضرتؐ ڈتے جنہاں نوں
ظلم و غضب دے مہنڑیں ڈیویں توں نت انہاں نوں
روضے دے وچ رنجایو سردارِ دوجہاں نوں
افسوس دل توں پردے اُٹھ گئے شرم وحیا دے

یک جان تے جگر ہن وانگوں اسے کھنڈ تے کھیر ہن
ایمان والیاں دے سارے دے سارے پیر ہن
شادی علیؓ دی جاں بخشی حیدرؓ دے مشیر ہن
کملا نکاح علیؓ دا تینوں رہیا نہ یاد ے

صدیقؓ تے عمرؓ ہن ڈوہیں فاطمہؓ دے نانے
ڈیویں جنہاں نوں اکثر گھر گھر فدک دے طعنے
اپنے ایمان وانگوں تینوں تھیا گمانے
اسلام وچ مچایو اک مفت دا فساد ے

ضد نال رکھ نہ پیارے ضد وچ ہزاراں مارے
ضد والیاں دی بیڑی پہنچی کدی نہ پارے
بنڑ و نج انہاندا خادم جیہڑے نبیؐ دے یارے
ہن آشنا جو ڈسدے محبوبِ کبریا دے

جیہڑے رفیق گھر وچ ساتھی رہیے بدر وچ
راہندے نبیؐ دے رلڑے ہر خوف تے خطر وچ
منظور جیہڑے ہوگئے محبوبؐ دی نظر وچ
محبوبؐ نال وسدے چنیدے سپئے سوادے

ملعنتی جنہاں صحابہؓ دا بغض رکھیا سینے
او بدنصیب اکثر و بندے نہیں مدینے
موجاں تے بحرِ عصیاں کئی غرق تھئے سفینے
اِس مرض وچ اومارے لائق نہیں شفادے

۸۱

بھنگیا محبوبؐ رب دا دِل رنجیا ونڑ چھوڑ دے
مُصطفےٰؐ دے نائباں نوں سب الاونڑ چھوڑ دے

دین جیہڑاں دی بدولت ہر طرف ہے چھا گیا
مال جیندے نال مدنیؐ دین حق پہنچا گیا
گھر جنہاں دے مصطفےٰؐ آ کے نکاح پڑھوا گیا
اے جہیں یاراں اُتے بہتان لا ونڑ چھوڑ دے

چا کے تلواراں جیہڑے جنگاں دے وچ غازی رہے
آپؐ دی برکت جتیندے ہر جگہ بازی رہے
ہر مُصیبت وچ رضائے حق اُتے راضی رہے
رب جیندے رُتبے ودھائے توں گھٹا ونڑ چھوڑ دے

جگ جدوں دُشمن نبیؐ دا اے نبیؐ دے یار سن
ہر گھڑی خدمت گذاری وچ اے تابعدار سن
دینِ حق دے سب توں پہلے اے علمبردار سن
ہوش کر اسلام دے دُشمن ہسا ونڑ چھوڑ دے

مصطفےٰؐ دا پڑھ کے کلمہ مُصطفےٰؐ دا گھر پٹنڑیں
آپؐ دے سہوراں جوائیاں نوں پیا اکڑ پٹنڑیں
عائشہؓ حفصہؓ جہیں پیارے نبیؐ دے ور پٹنڑیں
اِس گلوں اے بے عقل مومن سڈا ونڑ چھوڑ دے

جیں علیؓ دی ماؤں پٹنڑیا او کیویں حبدار ہے
اے جہیاں مردود بے ایمان ہے مُردار ہے
بے شرم او بے حیا اِسلام دا غدّار ہے
دین حق دی جا بجا توں گت بنا ونڑ چھوڑ دے

مصطفےؐ نے شک نہیں کیتا جیندے ایمان وچ
نال حضرتؐ دے رہے ہر آن ہر میدان وچ
رب انہاں دے شان جتلاوے پیا قرآن وچ
ہنڑ توں اس قرآن دا پڑھنا پڑھاونڑ چھوڑ ڈے
جے اے ہے قرآن صادق تاں اے ہن ایماندار
گر نہیں اصحابؓ مومن توں بھی اے قرآن وسار
بن صحابہؓ دے نہیں قرآن اے بنڑدا اسچار
منکرا الاوے تے لوگاں نوں پھساونڑ چھوڑ ڈے
منکرا قرآن کیتا جھوٹ دے سچ دا نتار
او نہیں مومن جیندا قرآن تے نہیں اعتبار
کے جہیاں باطل تھیا تنظیم والیاں دا شکار
تونسوی بس کر کتاباں دا اٹھاونڑ چھوڑ ڈے

۸۲

جنہاں اکھیاں محمدؐ نال لائیاں
انہاں نوں رب توں ملیاں شہنشاہیاں

کسے دی سائیں سوا رب تائیں رسائی نہیں
محمدؐ باجھ رب بگڑی بنائی نہیں
لکھاں بھلیاں ایویں عمراں نبھائیاں
جیہڑے سائیں دے تھئے رب دے او منظور ہے
جیہڑے سائیں توں ہٹے رب توں تھئے دور
او مارے گئے بے چارے باجھ سائیاں
ایندی رحمت سمندر بے کنارے
پیا ساقی سڈنے کر کر اشارے
اے پیاساں دیاں پیاساں بجھائیاں
اوارہ رہ کے جو عمراں گنوا بیٹھے
عداوت وچ محمدؐ نوں رسا بیٹھے
انہاں جاہیں جہنم وچ بنائیاں

جتھے صدقے جیہڑے سائیں دے اشاراں تے ، اوہے حاکم جتھے ملکاں ہزاراں دے
انہاں جُھڑ جُھڑ کے شاہیاں ہن ہنڈھائیاں

ایندے دربار توں شاہی بھی قربان ، جیہڑے وسدے نبیؐ دے ہو کے مہمان
انہاں کیتے فلک توں چِٹھیاں آیاں

منظر ماری وچے جیں دی او بھُل جاندا ، صحابہؓ دی شکایت تے او تُل جاندا
نظر قرآن دیاں آیتاں نہ آیاں

دعا ملکتو تیڈی ہو ہر بشر کیتے ، ہو منظوری زیارت سائیں دے گھر کیتے
جتھوں سارے زمانے عزتاں پائیاں

(۸۳)

محمدؐ دے دربارِ عالی توں صدقے جتھے رحمتاں دے خزانے لٹیندے
شرابِ محبت دا میخانہ کھلیا جتھے دم بدم آ کے مستانے پیندے

اے دربار ہے رحمتؐ للعالمینؐ دا ، ڈِسے اس توں کم درجہ عرش بریں دا
توں خود ہی سمجھ سوچ رتبے انہاندے ، جیہڑے خاص اندر دے بلاہنے ڈسیندے

ہے اس در تے رحمت دا ہونڑاں ونڈارا ، صدیقؓ و عمرؓ دے ہتھوں ملنڑاں وارا
ایہے ہن وڈیرے محمدؐ دے گھر دے ، نہیں ایسے چنگیاں نوں طعنے ڈویندے

جے آونج ہووے نال درباریاں دے ، ملن نسخے ایمانی بیماریاں دے
لکھا نام مدنی دے دارالشفاء وچ ، ایں در تے لکھاں دل پرانے رنگیندے

ایویں رُلدے رُلدے نہ عمراں گنواتوں ، اوہے وارثا کوئی وارث بنا توں
اتھے بنڑدے رومیؓ تے حبشیؓ تے قرنیؓ ، اتھے بے گھراں نوں ٹھکانے ڈھیندے

اتھاں ملیاں بھیکاریاں نوں بھی شاہیاں ، درِ مصطفیٰؐ تے لکھاں عزتاں پائیاں
ایہو وقت ہے یار رُٹھڑا مناسے ، ایں در تے وچھن دے بہانے لڑیندے

توں لڑ لگ نبیؐ دے جے چھٹکارا چاہویں ، اوارہ ایویں جگ تے رُلدا نہ راہویں
محمدؐ دے دامن تلے جیہڑے آگئے ، انہاں توں نہ پچھلے فسانے پچھیندے

اوخوش بخت ہن درنبیؐ دے جو بردے ۔۔۔ یقیناً او ِچ جنتے لہا گئے حشر دے
انہاں توں فرشتاں دی پچھ گچھ نہ ہونڑیں ، انہاندے بتڑیں اُٹھ گھرانے سیندے
ایں تنظیمی مکتے دی منظوری ہووے ۔۔۔ نظر ربّ دی رحمت بھری اس تے پووے
حشر وچ سڈیوے نبیؐ دا مداحی ۔۔۔ عمر بھر رہن اے ترانے لکھیندے

---

(۸۴)

جنہاں دِلوں دِلوں اکھیں نال مدنیؐ دے لائیاں
ربّ ڈتیاں انہاں توں کیویں شاہاں اُتے شاہیاں

انہاندے نصیباں نال کیندی کیا مجال ہے ۔۔۔ سُتیاں بھی آئی رتے مدنیؐ دے جال ہے
جنہاں تک تک مُکھڑے نوں صدراں لہائیاں
ابن قحافہ کیویں بنیا صدیقؓ ہے ۔۔۔ ساریاں صحابہؓ کنوں قدر وَدھیک ہے
جیں یار نال سنگتاں نی رل کے نبھائیاں
عجب نصیب جاگے عمرؓ غیور دے ۔۔۔ بن کے مرید آیا قدمیں حضورؐ دے
جیں شیراں نال بکریاں رل کے چرائیاں
ایڈے اُچے رُتباں والا جمیا نہ جایا ہے ۔۔۔ جس توں رسولؐ پیارے منگ کے لے آیا ہے
جیں مدنیؐ دے ویریاں توں واریاں لہائیاں
شادی علیؓ دی تھئی خرچ عثمانؓ دا ۔۔۔ تھئں کیڈا اُچا شاہ مردانؓ دا
گھر جیندے مدنیؐ دیاں دو دھیاں آیاں
یاراں دا یار سوہنڑاں خیبر گیر ہے ۔۔۔ دُشمن کیتے رب دی تقدیر ہے
جیں مرحب جہیاں دیاں دھجیاں اُڑائیاں
تقیہ کریندا ہوندا بُزدل جیہڑا ہے ۔۔۔ تقیے دا جوڑ ساڈے پیر نال کیہڑا ہے
جیندے بچاں دیاں مرنوں نہ دِلاں گھبرائیاں

مدنی دے یار سوہنڑیں شبیراں دے شیر ہن — جِتھے کِتھے کافراں دے منہ ڈتے پھیر ہن
کیویں اسلام کیتے انہاں لڑیاں لڑائیاں
قسمت ماری جیندی حق نہ سکھاندا اہے — ربّ دے قرآں نوں او گنڈکر باہندہ ہے
انہاں اُچے اُچے معربیاں تے کینیاں وڈائیاں
بھیڑیاں نوں بھیڑ کدے چھوڑناں نہ چھوڑیا — حق نال دِل انہاں کدی کبھی نہ جوڑیا
توڑے کمّتو لکھ لکھاں نظماں سنائیاں

---

(۸۵)

کملی والے دے وزیراں داجو اِنکار کرے
کیوں نہ خالق اونوں دوزخ دا سزاوار کرے

ربّ نے چُن چُن کے محمدؐ نوں ایہے یار ڈتے — ساری کونین نوں قرآن تے اعتبار ڈتے
ازلی بدبخت نہ پھر بھی دِلوں اقرار کرے
پہلا صدیقؓ صداقت داجو سلطان تھیا — ول امامت دا پیغمبر کنوں اعلان تھیا
کیوں نہ بیعت ایندی پھر حیدرِ کرارؓ کرے
جس عمرؓ واسطے سرکارؐ دعاواں منگیاں — ایسے محبوب تے اج تہمتاں لائیاں بھنگیاں
کیوں نہ فاروقؓ دے دُشمن نوں خدا خوار کرے
جیہڑے عثمانؓ دے ایمان دا قرآن گواہ — فَسَیَکْفِیْکَهُمُ اللّٰهُ تے رہی جس دی نگاہ
کیوں نہ داماد پسند احمد مختار کرے
مرتضےٰؓ شیر ہے شہباز تقیہ باز نہیں — پر مُحباں نوں محبت دا امتیاز نہیں
اِس عقیدے تے بھلا کون اعتبار کرے
چار ہن چار خلافت دے جو حقدار ڈِسن — چارے سالار پیغمبر دے جان نثار ڈِسن
کتنا کم ظرف جو اس پیار تے تکرار کرے

مرحبا رحمتِ عالم ﷺ تیری تعلیم عجیب — تیرے برکات فیوضات دی تقسیم عجیب
کیوں نہ اکمل تو تیری مدحت دا اے پرچار کرے

٨٦

مدنی دے یاراں ✲✲✲ اللہ دے پیاراں ✲✲✲ جڑ جڑ کے کھٹیاں کمائیاں
رب ڈِتیاں عزتاں سوائیاں
محمد ﷺ سکھائے ✲✲✲ بلھا کے پڑھائے ✲✲✲ عزت پائی نبوی سپاہیاں
رب ڈِتیاں دھرتی تے شاہیاں

اے اوہن خدا نے جنہاں نوں سجاتا — نبی ﷺ آزمایا علی رض شان جاتا
اے جنگاں دے غازی — اے مفتی تے قاضی — سنداں محمد ﷺ نپائیاں
رب ڈِتیاں عزتاں سوائیاں
صدیق رض دی شان پچھ توں نبی ﷺ توں — رحمان توں پچھ یا پچھ علی رض توں
تحقیق کر توں — نہ چھیڑ شر توں — ڈِتیاں علی رض ہن گواہیاں
رب ڈِتیاں عزتاں سوائیاں
جے کامل نہ ہا کیوں نبی سامنے کھڑایا — ہتھیں اپنے تاجِ امامت پوایا
علی رض مقتدی ہے — کتاب اے تیڈی ہے — تیں تہمتاں اُلٹا لائیاں
رب ڈِتیاں عزتاں سوائیاں
پیارے علی رض دا جے دشمن عمر رض ہے — کیوں ٹر کے ویندا علی رض اس دے گھر ہے
دھی یزدجرد دی — تو نہ تھئی حیدر رض دی — ڈے گھن کیتے جڑ کے سائیاں
رب ڈِتیاں عزتاں سوائیاں

او اک بئے دے یار ہن انو کھے پیار ہن — وفادار مدنی ﷺ دے خدمت گذار ہن
اے شیر و شکر ہن — یک جان جگر ہن — تیں سُنیاں گھڑیاں گھڑائیاں
ربّ ڈتیاں عزتاں سوائیاں

شادی علی رضؓ دی تے خرچہ غنی رضؓ دا — اے ہے دشمنی یا کہ پیار ہے علی رضؓ دا
اے ہن بھائی بھائی — محبت سوائی — رُحَمَآءُ محبتاں ڈسایاں
ربّ ڈتیاں عزتاں سوائیاں

انہاں دین کیتے جنگ کیتے ہزاراں — رکھے تاج قدماں آنتے تاجداراں
مجاھد دلیر ہن — محمد دے شیر ہن — جاجا تے لڑیاں لڑائیاں
ربّ ڈتیاں عزتاں سوائیاں

اے سم گئے تاں شیراں ڈتے کھڑکے بہرے — ایڈا رعب غالب کوئی دم نہ مارے
عدالت عمر رضؓ دی — بئی خلق ڈردی — محمد ا اے رمزاں سکھائیاں
ربّ ڈتیاں عزتاں سوائیاں

جہاں والو برحق محمد ﷺ دے یار ہن — ستارے ہدایت دے لسکار عارن
اے سب ذیقدر ہن — ہدایت دے در ہن — محمد ﷺ کو ڈتیاں صفائیاں
ربّ ڈتیاں عزتاں سوائیاں

محمد ﷺ دے یاراں دی مدحت سرائی — گنہگار کشتر تیڈے دے حصے آئی
آتھاں ہووان بردا — صدیق رضؓ و عمر رضؓ دا — توں رحمت کریں اللہ سائیاں
ربّ ڈتیاں عزتاں سوائیاں

۸۷

کیتا قدرت جس تے فضل قدر برتر بن گئے
چڑھی فیض نبیؐ دی ایڈی جھل نبیؐ دے دلبر بن گئے

جدوں رحمت رب دی لائیاں جھڑیاں واہ ملک عرب اُتے موجاں چڑھیاں
جیہڑے خوش قسمت ـــ بھئے صاحب عزت ـــ اے نبیؐ دی برکت
گئے سنگت نبیؐ دی جیہڑے رل اساڈے رہبر بن گئے

جدوں عرب تے چڑھیا عرب دا چن پہلے سب توں صدیق اکبرؓ بیٹھا من
جاگے اِس دے نصیب ـــ تھیا سائیں دے قریب ـــ ملے رتبے عجیب
رگلا مدنیؐ دا بوہا جنہاں مل او والیے منبر بن گئے

کیتا عمرؓ غیور جدوں آنڑا اسلام تھیا دھرتی تے کفراتے شرک تمام
جدوں آیا اے عمرؓ ـــ پڑھے اللہ اکبر ـــ تروڑے کفر دے بھر
کرے دُنیا توں ودھ کے عدل جہاں تے افسر بن گئے

جدوں منبر خلافت اُتے آیا ہے عمرؓ ایندے لکھے پروانے پئے مندے بحر
وسا ملک مصر ـــ بھالی عمرؓ نظر ـــ ڈیکھے خطبے اندر
مارے ساریہؓ نوں کھڑکے ہکل او سارے باظفر بن گئے

بی بی ام کلثومؓ ہے علیؓ دی دختر ڈتا حیدر کرارؓ جینوں عمرؓ دے گھر
کرکر صلاح ـــ پایا عمرؓ دا نکاح ـــ توں بھی کر اصلاح
تیڈی اپنی کتاب دی نقل اے داماد تے سسر بن گئے

اے فاروقؓ تے حیدرؓ یک جان ڈسدے ڈوہیں نائب رسولؐ اے ذیشان ڈسدے
تینوں لگی کیڑھی بھل ـــ گیوں بغض اُتے تل ـــ بلیسی رب تیڈا مل
چینا اصلوں گیا ہے تیڈا رل کیوں تیں تے ساڈے نثر بن گئے

اسے صدیقؓ تے عمرؓ عثمانؓ تے علیؓ ساڈے چارے رہبر سوہنڑیں رب دے ولی
چارے یار تے سچے ـــــ ساڈا ایہہ ہے تن من تے ـــــ بھاویں من یا نہ من
اے مکتی چارے افضل نائب سرورؐ بن گئے

(٨٨)

مٹھے مدنیؐ دے فیض نرالے نہ ایں دا ہمسر نظرے

ایتھے رنگے گئے بختاں والے نہ ایں دا ہمسر نظرے

جدوں مکے شہر وچ آیا اے بن کے نبیاں دا فخر وسی جھولی مائی آمنہؓ دی کرم کیتا رب اکبر
رب کیتا کرم ـــــ رکھا سوہنڑیں قدم ـــــ سب رنج و الم ـــــ بیکساں دے ختم
رحمۃ للعالمین ـــــ شفیع المذنبین ـــــ سید المرسلینؐ ـــــ آیا بنڑ کے حسین
لکھاں روندے تھئے خوش حالے نہ ایں دا ہمسر نظرے
ہووے جابرؓ دی روٹی تھوڑی تاں سب نوں کھوا سکدے پتھراں توں جے کلمے پڑھاوے تاں مولا پڑھا سگدے
بوجہل ان من ـــــ بیٹھا کٹی بھول بھن ـــــ ایندا ارشاد منڑے ـــــ ٹکڑے ہویا چن
سوہنڑاں صاحب کمال ـــــ سید بجپال ـــــ عبداللہ دا لال ـــــ آپ اپنی مثال
رب دی مخلوق وچ ہے نہ ایندا ہمسر نظرے
پہلے پہلے نظر وچ آیا صدیقؓ اکبر دلبر اسے پہلے چا دل لٹوایا سوہنڑیں دا تک رخ انور
بنڑاں پیارا صدیقؓ ـــــ آکے سائیں دا رفیق ـــــ پایا قدر ودھیک ـــــ ملا لقب عتیق
گیا سائیں نال رل ـــــ ہو یار رب دا فضل ـــــ بنڑاں مومن اول ـــــ مدنیؐ چا لایا گل
ستا اج بھی رسولؐ دے نال ہے نہ ایندا ہمسر نظرے
لکھاں ہوئے ایندے پروانے وطن گھر زر چھڈ کے شب ہجرت صدیقؓ نوں ساتھی جوڑا سرورؐ سڈ کے
اٹھی اے ابوبکرؓ ـــــ ہنڑ تیاری کر ـــــ بنڑ ساتھی سفر ـــــ ایو ہے رب دا امر
آکھے باقر عاقل ـــــ تیڈا عالم فاضل ـــــ تڑا سائیں نال مل ـــــ ایہو پہلے پہل
تیڈی اپنی کتاب دے حوالے اے صاحب سفر نظرے

ہن کملی والے دے خادم مہاجر انصار جتنے ۔ بنڑ بن پیارے نبیؐ دے خادم سجن دلدار جتنے
سب دا سردار ۔ اے صدیقؓ سچا ۔ سب نمبر وار ۔ مہاجر انصار
انہاں دے تابعدار ۔ آکھے رب غفار ۔ میڈی جنت تیار ۔ رکھدی انتظار
پیو کوثر دے بھر بھر پیالے انعام بر تر نظر ے

تیڈا باقر کرے تعریفاں صدیقؓ دے شان دے اندر ۔ جینوں اپنا امام بنایا کرارؐ نے شام سحر
ایں نوں منندے پئے ۔ سب چھوٹے وڈے ۔ پچھوں پڑھدے رہے ۔ اے نمازاں سبھے

اِتھے اپنا توں نام لکھالے تے اوکھی او قبر نظر ے

ساری عمراں نبیؐ دے رلے گذاری ہے صدیق اکبرؓ ۔ ساوے روضے دے اندراج بھی نبیؐ دے رلے آوے نظر
ہر ویلے جتھے ۔ پئی رحمت وسے ۔ رلے سائیں دے سُتے ۔ ڈوہیں دلبر مٹھے
جینوں مالک رلائے ۔ رلے حیدرؓ رسمائے ۔ ذمہ ہر گل دا چائے ۔ ہن رُتبے سوائے
ہنڑ گذرے چودہ سو سالے ڈوہاں دا اک گھر نظر ے

جیندے مالک چاہندے مارے نہ اُس تے ہوندا اثر ۔ ابولہب گیا ایویں مارا توڑے ہائی در نال در
منگو رب توں دعا ۔ سارے رل کے بھرا ۔ سایہ تنظیم دا ۔ ہووے سر تے سدا
ہر پیر و جوان ۔ سنڑیں رب دا قرآن ۔ کرے تازہ ایمان ۔ تبلیغی میدان
• وچ مکتو بیا نظماں ڈھلے انوکھا اے فخر نظر ے

---

(۸۹)

چل ویکھ محمدؐ دے توں روضے دیاں بہاراں
ڈہیں رات پئے آون جتھاں ملکوت ہزاراں

خالق دی خدائی وچ افضل او زمیں ہے ۔ سلطان رسولاںؐ دا جتھے ہو یا مکیں ہے
اِس چار دیواری توں بہشتاں نوں ہیں واراں

جتھے وسدا احمدؐ ایہو صدیقہؓ دا گھر ہے　　محبوبؐ دو عالم جنھے لایا بستر ہے
تکسار مارن عائشہؓ دے حجرے دیاں دیلواراں

پٹے چلدے خدا پاک دی رحمت دے فوارے　　جھک جھک کے سلامی تھئے جتھ چندر ستارے
صدیقؓ تے فاروقؓ دیاں رلیاں مزاراں

جس روضے دے اندر ہے محمدؐ دا بسیرا　　شیخینؓ کریمین دا نظرے اہو ڈیرہ
کیتا نہ شرم سائیں تو کنہاں بغض دے ماراں

اللہ دے گھر ویکھ تاں سُنّی مذہب ہے　　سُنّی دی غلامی جتھے سلطانِ عرب ہے
ایہو مذہب تسلیم اماماں کیتا باراں

بغداد دے سلطان تے اجمیر دے والی　　حیدرؓ دے گھرانے توں شمع فیض دی بالی
دھرتی نوں منوّر کیتا اللہ دے پیاراں

دربارِ علیؓ شیر جلی چشمہ ولایت　　کل غوثاں تے قطباں جتھوں آپائی شرافت
اس چشمہ ولایت توں پیاں چلدیاں نہراں

ملکؔ تیڈے ہر بول تے اعتراض پئے تھیون　　دشمن تیڈے سن سخن تے گھٹ زہر دا پیون
سجناں نوں پیاں بھاون سچیاں گفتاراں

---

(۹۰)

صدیقؓ عمرؓ تے عثمانؓ حیدرؓ نے احمدؐ دے درتوں پائے قدر
مدنیؐ موہن دے، شاہِ زمن دے چارے ڈسیون نورِ نظر

چارے مرشد ساڈے عزتاں والے　　فیض پا گئے نبیؐ توں نرالے
وارث نبیؐ دے منبر دے چارے　　وعدے خدا پورے کیتے نی سارے
ربّ دا قرآن، رحمت جہان لَارَيْبَ فِيْهِ شک ہر گز نہ کر
جس قرآن تے شک تسا ڈا　　بخاری دا ٹھیکہ خدا دا
جبرئیل آندا سو ہنڑیں نبیؐ تے　　ہو نہ شکی توں کلام ربی تے
منکر جو ہوئے جلیندے بھی موئے ویران ہوئے دھرتی اندر

شان صدیقؓ دا کیا کمالے   ٹھہندہ مسند تے مدنیؐ دے نالے
اصحابؓ سارے بھئے مقتدی ہن   فاروقؓ عثمانؓ عباس و علیؓ ہن
بنڑیا امام، عالی مقام، تیڈی کتاب ہے ڈیندی خبر

جیندا حیدرؓ کرے احترام   اج بھنگی تھیا بد کلام
ناراض ہوندا حیدرؓ کرارؓ   صدیقؓ دا شان جھڑھاو سارے
اہدا علیؓ ہے، شیرِ جلی ہے، مردود ہووے ایسا بشر

جیندیاں خالق نے عزتاں ودھائیاں   ڈیوے قرآن ربؐ دا گواہیاں
فرمان رب دا جس نے بھلایا   ربؐ پاک اپنے نوں اس نے رنجایا
جو انکاری، مت اوندی ماری، شرمندہ ہوسی روزِ حشر

ڈساں سوہنڑیں عمرؓ دی کہانی   دین وچ شان جیندی شہانی
حیدرؓ آکھے دین دا ماویٰ ملجا   گستاخ ہویا مسلمان اج دا
افسوس بھانڑ، تیں کیوں بھلائی، نہج البلاغہ والی نثر

جانڑیں دھرتی ہیں عادل عمرؓ نوں   رلے چروایا بکری نہر نوں
بدوی جان لیتا کھڑے سوالے   منبر توں اُترا ایندا شک نوں ٹالے
کپڑا باغھوڑا، ایں رتا جوڑا، ڈیندا گواہیاں پیارا پسر

سوہنڑاں ناشر کلامِ خدا دا   میر عثمانؓ صاحب حیادا
جس دم مدینے وچ قحط آوے   بکھیاں غریباں نوں گندم پچاوے
ڈیون دعائیں، یارب سائیں، آباد رہوے عثمانؓ دا گھر

پیر سنیاں دا پیارا علیؓ ہے   ویر احمدؐ دا شیر جلی ہے
بجلیں جلتے ہووے حیدرؓ دا وارے   مرحب جہیں ہوندے یکدم فی النّار
جاں حملہ آور تھیوے دلاور، رستم دا چیتا کھاوے چکر

ہووے جے کر محبت چوال دی   پار کشتی ہووے عاصیاں دی
ملکتی دی ہر دم اے التجا ہے   میڈی کشتی قوم نوں رب جگائے
ہوون منظم، اجکل کم از کم، تنظیم جوڑن ہر ہر شہر

(۹۱)

من یا نہ من توں صدیقؓ عمرؓ دے دھرتی تے شان نیارے بھراوا

اعلان حق دا جاں کیتا پیغمبرؐ   پہلے پہل آیا صدیقؓ اکبر
سائیں دے قریب   اے خوش نصیب
بنڑیا سجن قسمت دے ڈیکھ ونڈارے بھراوا

محمدؐ تے آئی جاں، ہجرت دی رات   امر مصطفیٰؐ نوں کیتا رب دی ذات
علیؓ توں سما   چل کے جگا
صدیقؓ نوں، مدنیؐ کھڑا سڈ مارے بھراوا

جو معراج تے رب دے فرماں تے ویندا   او صدیقؓ دے در اُتے سڈ مریندا
گھروں آ جگائے   ساتھی بنائے
ہو نہ شکی، ڈیکھ قرآن دے پارے بھراوا

جاں چلدے محمدؐ نوں تکلیف ہوئی   سفر وچ سواری نظر دی نہ کوئی
مونڈھاں تے چائے   مہر اسڈائے
اوکھی چڑھائی، محبوب دا راہوارے بھراوا

خدمت گذاری دا ملیا اِنعام   سارے صحابہؓ دا بنڑیا امام
چودہ سو سال   مدنیؐ دے نال
رل کے ستا، ستیاں بھی کے جہیں پیارے بھراوا

عمرؓ نوں نبیؐ سائیں نے منگیا خدا توں   اے مقبول احمدؐ توں پچھلے بھراتوں
جیں ڈینہ آیا   اے باوفا
تکبیر دے ہوئے بلند سن نعرے بھراوا

محمدؐ دے لشکر دا سالارِ اعظم   جیں دھرتی تے لہرایا اسلامی پرچم
روم و مصر   تابع امر
کیتے فتح فاروقؓ ملک ہزارے بھراوا

فضیلت نرالی عدل وچہ کمالے   اوہ کھیاں تے تیاں دی لہندا سنبھالے
دھرتی تے راج   سادہ مزاج
فاروقؓ دا، رعیت دا پہرے دارے بھراوا

اے مکتب ہے خادم صدیقؓ و عمرؓ دا   ہے ادنیٰ مداحی غنیؓ و حیدرؓ دا
ہر ہر جگہ   تنظیم دا
ڈنکا وجا، حق دا تھیا اظہارے بھراوا

---

(۹۲)

نبیؐ دے یاراں دی دھرتی تے اعلیٰ شان ڈسے
میں کیا ڈساواں ثنا خواں جیندا قرآن ڈسے

اے دین حق دے مجاھد تمام غازی سن   رضائے حق اُتے ہر حال وچ او راضی سن
نبیؐ دے فیض توں پلیا اے گلستان ڈسے

نبیؐ دی فوج دے چھوٹے وڈے سپاہی ہن   رسولِ پاک دے دوسہورے دو جوائی ہن
حسب نسب وچ اے مدنیؐ دا خاندان ڈسے

نبیؐ دے قدماں تے تن من نثار کر ڈیندے   گھراں توں چھوڑناں پوے تاں چھوڑ گھر ڈیندے
اُمت دا پہلا بہشتی اے کاروان ڈسے

صدیقؓ صدق توں رُتبے کمال پا بیٹھا   اے پہلے پہلے محمدؐ توں دل رنگا بیٹھا
نبیؐ دے چہرے تے ہر دم جیندا دھیان ڈسے

حضورؐ منگیا خدا نے ڈتا امیر عمرؓ   اے شیر آیا تاں کفار دا گیا ترٹ نھر
اسے عمرؓ دی فتوحات وچ ایران ڈسے

طلب نبیؐ دی عمرؓ نامور جرار آیا   دُعا نبیؐ دی تے اسلام دا وقار آیا
خدا دے گھر وچ اک دین حق دی شان ڈسے

بوجہل سو عتبہ عتیبہ دے گھر مکانڑاں سن — عمرؓ دی کَس کَس وچ رچ گئی نبیؐ دی لگن
مکّے دے شہر دے وچ لٹکدا جوان ڈِسے
غنیؓ دے در تے حسینؓ و حسنؓ ڈیوݨ پہرے — متاں اچانک دشمن کوئی کرے وارے
علیؓ دا جوڑا کھڑا در تے پاسبان ڈِسے
جاں وقتِ شادی علیؓ نوں رقم دی درکار سے — ذِرہ اُٹھا کے چلا مرتضیٰؓ جاں بازارے
غنیؓ چھڑا کے ڈیوے کتنا مہربان ڈِسے
جو شبیر رب دا ہووے کس طرح او تقیہ کرے — حسنؓ حسینؓ دا بابا نہ کہیں بشر توں ڈرے
ایہو حضورؐ دے لشکر دا پہلوان ڈِسے
جہاد کیتا ہے تنظیم اِس زمانے تے — ہے صدقے صدقے محمدؐ دے آستانے تے
فتح ہے حق دی تے باطل دا گھر ویران ڈِسے

---

(۹۳)

سوہنڑیں قائدِ زمن اصحابہؓ دا چمن جوڑا کر کر نیک کمائیاں
کیویں چُن چُن بوٹیاں لائیاں

کہیں صدق صفا پھل چایا — شان افضل گل آمت توں پایا
ایہو عاشقِ رسولؐ..... تھیا ڈاڈھا مقبول..... رب عزتاں ہر توں ودھائیاں
کہیں چایا عجب پھل عدل دا — جیندی دہشت توں شیطان چلدا
آیا عادل عمرؓ..... جینوں منگا سروَرؐ..... کر کر کے رب توں جھکائیاں
ہے عمرؓ سائیں نبیؐ دی مراد دے — ایندی آمد کیتا سائیںؐ نوں شاد دے
باقی آپوں سارے آئے..... ایں نوں مدنیؐ سڈائے..... تیڈے مقبول ڈُنیاں گواہیاں
کہیں چایا سوہنڑیں پھل سخا دا — جیندے حق وچ ہے قرآن خدا دا
لے بیعتِ رضوان..... جہڑی ڈسی قرآن..... رَیّوں چِٹھیاں جنت دیاں آیاں

جہڑھی ہوئی بیعت رضوان دی ایہا حجت امیر عثمانؓ دی
کیویں چودہ سو جوان ...... نالے شاہ مردان ...... سر ڈیون دیاں قسماں چائیاں

ایویں غدر وچ نہ عمراں گنواتوں ذرا ایمان اپنا بچا نوں
جنہاں ایہے انسان ...... ناہن کامل ایمان ...... کیوں تصدیقاں ربّ فرمائیاں

ایہے دلدار صاحب کمال ہن جہڑھے اج بھی محمدؐ دے نال ہن
کیویں رہے لبستر ...... جاہیں روضے دے اندر ...... خود پیر علیؓ بنوائیاں

جے او دشمن آہن مصطفےٰؐ دے کیوں رب سینہ دا بھرا دے
ایہا کوڑی تیڈی گل ...... نہیں مندی عقل ...... کرے دشمناں نال بھلائیاں

ہوندے دشمن نبیؐ دے ذلیلے ایہو قرآن ربّ دا دلیلے
بھاویں من یا نہ من ...... تیڈی مرضی سجن ...... نہیں کرنے او بیٹھ کے شاہیاں

جہڑھے دشمن آہن ابراہیمؑ دے پیارے نوحؑ تے موسیٰؑ کلیم دے
ہوسی ہر نوں ایہ یاد ...... تھئے او کیویں برباد ...... تھیاں جڑ جڑ یار تباہیاں

ہووے توڑوں جے رحمت خدا دی تھیوے طاقت قلم دی زیادی
تنظیمی لکھتر ...... لکھے نظماں ...... ہووے کرم تیڈا انت سائیاں

---

(۹۴)

چوں یاراں دا در — آمل گھن بشر — ایویں رل کے نہ مر — کردل نوں صفا
ایہے نائب نبیؐ — مدنیؐ دے وصی — ایہا گل ہے پکی — ایویں جھگڑا نہ پا

ایہے مدنیؐ دے شاگرد اعظم ڈسن جینڈے دھرتی تے لہراندے پرچم ڈسن
شاناں والے ایہے، جینوں رتبے ڈھٹے، رب سائیں دے سٹے، گیا حیدر رضا
تینوں او ڈینہ نہیں یاد جس ڈینہ نبیؐ پیارے صدیقؓ نوں اپنی مسند ڈتی
صفاں بنھ کے کھڑے، سب چھوٹے وڈے، سائیں ڈیکھن آئے ایہا رب دی رضا

ایویں مفتی توں نادان جھیڑے کریں   بو بکرؓ تے علیؓ دے جھگڑے کریں
کجھ اللہ توں ڈر، کر چنتا فکر، ایویں بے فائدہ شر، ہر گھر نہ مچا
بن ربّ دے محمدؐ الیندا نہیں   کہیں نوں آپوں اگوں سائیں کھڑیندا نہیں
جینوں مدنیؐ کھڑائے، کوئی کیویں ہٹائے، تینوں ذاکر بھلائے، حق بلیٹھوں بھلا
جیندیاں قرآن ربّ دا گواہیاں ڈیوے   جینوں مالک زمیناں تے شاہیاں ڈیوے
پیا وِدھ گھٹ الائیں، ایویں بہتان لائیں، کجھ اپنا ونجائیں، رلا چیتا تیڈا
اصحابہؓ بنا دین بچدا نہیں   کہیں حیلے اے قرآن بچدا نہیں
نہ نبوت بچی، نہ کتاب اے سچی، تھئی ہر گل کچی تینوں ڈیواں ڈسا
پھر لازم ہے آوے بیا کوئی نبیؐ   گل پہلی نہیں ساری ختم کر ڈتی
آیت اَلْیَوْم دی، کیوں ربّ نے بھیجی، اے کملا بھائی، ڈس نام خدا
قوم سُن سُن روایتاں غلط بھُل گئی   کرو تحقیق لوگو سنو گل پکی
تساں ڈوہڑے ٹپے، ایویں سُنندے رہے، ہتھوں خالی تھئے، ارمان اے ہے وڈا
اصحابہؓ بنا حُسن اے پیارا سجن   کیویں بنڑدا علیؓ سائیں ہے خیبر شکن
جیہڑا خیبر اڈائے، اوں نوں عمرؓ ڈرائے، زوریں بیعت کرائے، گل وچ رسیاں پا
ربّ ڈیوی ہدایت میڈی ہے دعا   تینوں کمتر حقیقت ڈتی ہے ڈسا
جھل پوویں متاں، ایہے سچیاں گلاں، تینوں ول ول ڈساں، سُنّی مذہب سچا

---

(۹۵)

عجب صفتاں نظر آون محمدؐ سائیں دے یاراں دیاں
ثنائیں خود خدا کر دا نبیؐ دے جانثاراں دیاں

مجاہد مرد غازی سن نمونہ سن عبادت وچ   صداقت وچ عدالت وچ سخاوت وچ شجاعت وچ
نبوت نال ایویں سجدے جیویں جھلکاں ستاراں دیاں

اے ہر مشکل توں مشکل وچ بھی خوش رہون نہ گھبراون   توڑے چابک لگن تن تے صبر دی پئے لذت چاون
نبیؐ دے عشق وچ مانڑن پئے سیجاں انگاراں دیاں

ڈینہ گذریندے جنگاں وچ مُصلّے تے کٹن راتاں   نبیؐ دے مدرسے تے رب دیاں ہوون پیا ڈاتاں
آوے گھن گھن پیا جبریل ڈاکاں سائیں دے یاراں دیاں

خدا دے دین توں صدقے کریندے تن جا بیداں   ضرورت گر تھیوے کہیں جا کرن قربان اولاداں
ڈِکھائیاں کر کے تعمیلاں محمدؐ دے اشاراں دیاں

جیندے احسان دا صدقہ سانوں کلمہ نصیب ہویا   اساں نزدیک ربدے تھئے خدا ساڈے قریب ہویا
حشر وچ ہن سانوں تانگاں محمدؐ دے سہاراں دیاں

اجاں بھی شک انہاں تے ہن کریندے لوگ تحقیقاں   جیندے ایمان صادق دیاں کرے قرآن تصدیقاں
خدایا کر دلاں کھریاں تعصب دے بیماراں دیاں

وبائے رفض وچ دنیا ہزاراں مبتلا ہوئی   دلاں تے مرض غالب تھئی نہ چارہ گر دا ہوئی
تھیاں برباد نسلاں ہن مسلماناں سیے چاراں دیاں

خدایا اس زمانے تے کوئی ثانی عمرؓ آوے   تیڈے اسلام دی عزت زمانے تے نظر آوے
سچیاں تے تھیون صفتاں انہاں ایمان داراں دیاں

ساڈی تعظیم تے صدقہ صحابہؓ دا کرم ہووے   زمانے تے تیڈی مولا عزت ہووے بھرم ہووے
ہوون کتنو صدائیں پھر خدا دے ناں تے نعراں دیاں

(۹۶)

مسلمان پہلے عمل کر ڈِکھا گئے ❋ اور رب دے تھئے رب نوں اپنا بنا گئے

فضائل مناقب انہاندے ہیں گاواں   سنے نال مدنیؐ دے اج تائیں ڈِکھاواں
وفادار بن کے وفا نوں ہنڈھا گئے

صداقت دے سہرے جینوں سائیں پوائے   طریقے عدل تے سخا دے سکھلائے
سکھے جو محمدؐ توں جگ نوں سکھا گئے

اسے شاگرد اُستاد دے راز دار ہن جنہاں تن وطن دھن محمدؐ توں وارن
نبیؐ دے اشاراں تے ہر شے لُٹا گئے

جدوں مصطفیٰؐ نوں مینندا نہ کوئی تڈاں دی رفاقت نبیؐ نال ہوئی
ازل دی لگی پریت نوں واہ ہنڈھا گئے

ڈُستے گھرانے زرا نہاں مصطفیٰؐ نوں نہ لجوایا ہرگز حبیبؐ خدا نوں
ایہے دین احمدؐ دے کر حق ادا گئے

جینوں اج اسے بھنگی منافق سڑیندا صفائیاں انہاں دیاں خُدا خود کریندا
اور رُتبے انوکھے محمدؐ توں پا گئے

ثنا خوان قرآن ہووے جنہاندا بھلا کوئی کیویں ہووے دُشمن انہاندا
جہڑے شاہ علیؓ نوں نمازاں پڑھا گئے

جہڑے ہن علیؓ دے اماماں دے دشمن سوہنڑیں مصطفیٰؐ دے غلاماں دے دُشمن
عمر بھر دی سب کیتی کرتی ونجا گئے

شالا جگ تے ہودن اسے تنظیم والے بُخاری، قریشیؒ تے تونسے دالالے
جو ملکتی جہیاں تے بھی احسان لا گئے

(۹۷)

پیارا سجن عرض ایہامن تحقیق کر نبیؐ دے منبر تے دُشمن نے قبضہ جمایا ہے کیوں
سوہنڑیں ابوبکرؓ جاں پایا قدرِ محمدؐ دے ویر زمانے دے پیر اپنے ہتھ اُتے ہتھ ٹکایا ہے کیوں

تینوں ذاکر پٹے ہن بھلیندے دین حق تے پٹے پردہ پیندے
ابوبکرؓ داجے دُشمن ہوندا، اسے شیرِ خدا، نہ بنڑ مقتدی، اسے کھڑ داکدی
ایں سیّد ذیشان پچھوں اس جوان دے کھڑکے تعلق جتایا ہے کیوں

جے ابوبکرؓ ہوندا نہ یار سے دل وسدا نہ حیدرؓ کرار سے
صدیقؓ ہے سچا، تاہیں مُرتضیٰؓ چا رشتہ ڈِتا، بھرا دی کنوار، ڈتی کر کے پیار
اوجعفرؓ دی زال، ابوبکرؓ نال علیؓ نے نکاح چا پڑھایا ہے کیوں

فوت ہوئی ہے جاں دھی نبیؐ دی فاطمہؓ زوجہ شیرِ جلی دی
زوجہ بوبکرؓ، سڈی اپنے گھر، حسنؓ دے پدر.... اسے ہے ہِکی گل، ڈتا این غسل
جے دشمن اسے ہا، سوہنڑیں مرتضےٰؓ، غسل فاطمہؓ دا کرایا ہے کیوں

بی بی حفصہؓ نوں سوہنڑیں ڈسایا تیں کیتے گھن میں خوشخبری آیا
ایہا ہے خبر، پہلے بوبکرؓ، اوندے بعد عمرؓ..... نبیؐ دا ارشاد، ہوسن میڈے بعد
ایہے حکمران، میڈا مہربان، سنوح صافی تیڈی ڈسایا ہے کیوں

تیڈی اپنی ایہا تحریرے جس جا ہوندا جیندا خمیرے
امقاں او دفن، ہوندا ہے سجن، ایہا عرض من..... صدیقؓ و عمرؓ، جتھے جلوہ گر
جے شیخینؓ دی، نہ ہا او مٹی، خدا تے دفن اُتھ کرایا ہے کیوں

جے زبردستی ہوئے دفن جاں خلافت کیتی شاہِ زمن
کڈھیند ا کرارؓ، ایندا ہا وقار، ایہو ذمہ وار..... جھڑھا بیتُ اللہ دے بُت بھنڈا ہا
محمدؐ دے گھر، آئے بُت نظر، علیؓ نے سبق او بھلایا ہے کیوں

جے ایہے نام ہوندے نہ پیارے گھر رکھدا نہ حیدرؓ کرارے
ایہے ناں مٹھے، علیؓ نوں لگے، پیا گھر سڈے..... ابوبکرؓ عمرؓ، ساری جدّ اندر
رکھیندے رہے، سڈیندے رہے، علیؓ سُنّی بنڑ کے ڈسایا ہے کیوں

بی بی شاہ بانو دھی یزدجرد دی ڈتی فاروقؓ تحفیٰ نونہہ حیدرؓ دی
ہے سادات دا، اسے محسن وڈا، عمرؓ باوفا..... جے ایماندار، نہ ہا اسے جرار
سوہنڑیں مرتضےٰؓ، این شبیرؓ دا، نکاح خواں عمرؓ نوں بنایا ہے کیوں

ایہا تنظیم دی مہر بانی ہویا لکھتو تے فضلِ ربانی
صحابہؓ دی شان، کراں میں بیان، ذرا کر دھیان..... صدیقؓ عمرؓ، غنیؓ حیدر
اسے اکبٹھے دے یار، چواں دا ہے پیار، تُساں نتر نکما چھایا ہے کیوں

(۹۸)

جس دل وچ عشق محمدؐ نے وس وس کے اپنا گھر کیتا
تھئے دو جگ تے ذیشان جیں تے احسان نبیؐ سرور کیتا

سب توں پہلے صدیقؓ اکبر پڑھا کلمہ ذاتِ محمدؐ تے
اِس یار خدا دے دین اُتے گھر بار تمام نذر کیتا
جس رات نبیؐ ہجرت کیتی صدیقؓ کیویں خدمت کیتی
محبوب نوں چا کے مونڈھیاں تے صدیقؓ عجیب سفر کیتا
سر حضرتؐ دا پا جھولی وچ رکھا پَیر اُس غار دی جھیت اُتے
سَپ ڈنگ مارا نہیں پَیر ہلا توڑے جتنا زہر اثر کیتا
ڈوجھا دلبر فاروق عمرؓ جیں توں اج تائیں کُفر وبنجے ڈر ڈر
پڑھ کلمہ ذات محمدؐ تے منظور حضورؐ دا دَر کیتا
اُس ڈینہ کعبے وچ بانگ ملی تھیا دین دا چرچا گلی گلی
بوجہل دے گھر تھرتھل مچیا جاں نعرہ اللہ اکبر کیتا
احسان امیر عثمانؓ نے کیتا زر دین توں جیں قربان کیتا
دو دختراں سائیں دیاں گھر اس دے داماد نبیؐ سرور کیتا
حیدرؓ کرار ہے شیرِ خدا جرّار محمدؐ عربی دا
کہیں بھی نہیں اُس دا وار جھلا اس وچ فتح خیبر کیتا
اے ملکؔ تر در اصحاباںؓ دا توں چھوڑ کے وَلیں کیہڑے در
اے رحمت دے دروازے ہن جتھوں ہر کہیں آن گذر کیتا

(۹۹)

نبیؐ دے در جہیاں دُنیا اُتے دارُالشّفا کوئی نہ
چواں دی حُبّ سوا اس مرضِ عصیاں دی دوا کوئی نہ

ہزاراں سال دا عابد رکھے جیوں نال گر کینہ بہشتیں جانہیں سگدا توڑے ہووس خطا کوئی نہ
جیہڑا صدیقؓ اکبر دا ہووے دُشمن زمانے تے نبیؐ دے در اُتے اُس واسطے آونڑ دی جا کوئی نہ
جیہڑے غاصب آکھن فارُوقؓ نوں مومن نہیں ہوندے عمرؓ وانگوں زمانے تے علیؓ دا باوفا کوئی نہ
امیر عثمانؓ ذی النورین دے رُتبے ڈساں کیا کیا اے ہے دامادِ نبویؐ آپ توں ہرگز جدا کوئی نہ
علیؓ دے در اُتے ہرگز رسائی ہو نہیں سکدی ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ توں مِلدا سِوا کوئی نہ
جیہڑے مومن سڈاکے سب الاون نال سُتیاں نوں انہاں دی اکھ دیوچ ہرگز محمدؐ دا حیا کوئی نہ
جیں تے راضی محمدؐ ہے خدا راضی یقیناً ہے جیں تے ناراض ہے مدنیؐ اوں تے راضی خُدا کوئی نہ
زبانی کر نہیں دعوے ذرا پُچھ کملی والے توں یا پچھ قرآن ناطق توں جیندے وچ شک ذرا کوئی نہ

مقتدر ہو پووے کھوٹا جنہاں دا جگ اُتے کمتر
ھدایت پا نہیں سگدا رہیا اِس تے رِگلا کوئی نہ

---

(۱۰۰)

مُحسن دینِ اسلام دے ڈسدے بیشک پاک نبیؐ دے یار
سارے جگ نوں رنگن والے چار ہن چار ہن چار ہن چار

مدنیؐ سائیں جیندے اُستاد ہن سبق انہاں سب کیتے یاد ہن
ہرنس قرآن دے عامل کامل اُمّتِ عاصی دے غمخوار

سُن صفتاں توں وار و واری جے دم جی رکھ جیوں دی یاری
یاریاں توڑ نبھاونڑ والے پاک محمدؐ دے دِلدار

سب توں اوّل یار صدیقؓ جو محبوب دا خاص رفیقِ
دلبر نوں موڈھا تے چا کے بنڑیا آپ دا ساتھی غار
ڈوجھا میر عمرؓ وڈ شانہ جانڑدا جس نوں کُل زمانہ
جس دا رعب تے دہشت ویکھ کے دُشمن سارے تھیندے مُردار
تریجھا یار امیر عثمانؓ جانڑدا جس نوں جُمل جہانِ
مدنیؐ سائیں دو دُختراں ڈتیاں جس عثمانؓ نوں نمبر وار
چوتھا دلبر پیر علیؓ ہے ہر جا جس دی شان بھلی۔ ہے
شیرِ خدا دا صاحب وفا دا بے شک ہے حیدرِ کرارؓ
ملستر جو چوں دا جبدارے مدنیؐ دا اُس نال پیارے
اصحاباںؓ دے جہڑے بردے بے شک جنّت دے حقدار

---

(۱۰۱)

گل مکدی ہے ربّ دے قرآن تے توں باقی گلاں چھوڑ ساریاں
کر شک نہ خدا دے فرمان تے توں باقی گلاں چھوڑ ساریاں

رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ بدنیؐ دے یار ہن مدنیؐ دی فوج دے چارے اے سالار ہن
وَالسَّابِقُونَ الْاَوَّلُونَ والیاں تے چھٹیاں نیں غفاریاں
ثَانِيَ اثْنَيْنِ وچ نظراں ٹکائی رہ راویاں دے جُڑے بنڑیں ڈوہڑے نہ پکائی رہ
لَا تَحْزَنْ شان ہے صدیقؓ دا تے مانڑیاں جیں دلداریاں
لَا تَرْكَنُوا اِلَى الَّذِيْنَ رب فرمیندا ہے حیدرِ کرارؓ کیوں رشتے جُڑ یندا ہے
کرے بیعت صدیقؓ سپیار دی تے جُڑ جُڑ لائیاں یاریاں
لفظ بنات والا وچ قرآن دے بنت دی جمع وچ عربی زبان دے
تینوں آنڑ کے کسے نے بُھل پا ڈتی تے جاری متھیاں بیماریاں

تُحۡفَةُ الۡعَوَامُ تیڈی فرمیندی ہے　　تیڈی اے اصول کافی تینوں جتیلیندی ہے
دِھیاں چار ہن رب دے حبیبؐ دیاں چارے سائیں نوں ہن پیاریاں
حیدر کرارؓ نال عمرؓ دی دامادی ہے　　اُمِّ کُلۡثُومؓ نال ہوئی ایندی شادی ہے
تیڈی اپنی فروع کافی بولدی مُجۡتَہِدَاں ہن بھاریاں
مدنیؐ دے نال اے صدیقؓ تے عمرؓ ہن　　روضۂ رسولؐ وچ آندے اے نظر ہن
ذرا پڑھ لَا تَقُمۡ عَلٰی قَبۡرِہٖ اے تفسیراں سپچیاریاں
ربّ دے حبیبؐ دا داماد عثمانؓ ہے　　تیڈی ہی کتاب کیتا ہر نوں بیان ہے
فَلَا تَقۡعُدۡ بَعۡدَ الذِّکۡرٰی توں کرنہیں بیزاریاں
حیدر کرارؓ دا امام اے صدیقؓ ہے　　احتجاج طبرسی کیتی تصدیق ہے
پڑھ وَاصۡبِرۡ نَفۡسَكَ آیت نوں تے کرنہیں بیزاریاں
مکتو ادنیٰ غلام تنظیم دا　　ڈسے تینوں فیصلہ قرآنِ کریم دا
میڈے ہر ہر لفظ کلام تے قرآن دیاں ذمہ واریاں!

(۱۰۲)

رسولِ پاکؐ دا روضہ ڈسے جنّت کنوں برتر
ایہو مسکن محمّد دا ڈسے مائی عائشہؓ دا گھر

اِسے روضے اُتے رحمت خدادی لایاں برساتاں
فلک توں ساوے روضے تے ڈیہوں نور دیاں لاٹاں
چھتے نوری ملک ہر وقت پڑھدے آ کے صلوٰتاں
نبیؐ دی ذات تے بھیجے صلوٰتاں آپ ربّ اکبر
خدادی سب خدائی توں اے افضل آستانہ ہے
مزارِ مصطفےٰؐ اُتے ہر گھڑی فضلِ یگانہ ہے
درِ احمدؐ اُتے آندا پیا سارا زمانہ ہے
ڈسے اے منبعِ رحمت اتھوں کئی جھولیاں گئے بھر

میں قصہ حضرت نوحؑ داسناواں سن ذرا بھائی
عذابوں اوبچی خلقت جہڑی کشتی اُتے ہائی
تینوں نوحؑ توں فضیلت مصطفےٰؐ دی گھٹ نظر آئی
اوہے ایمان توں خالی جہڑے وسدے پٹے اندر

ہنڑ حضرت شعیبؑ والی داستاں بھی سامنڑیں آوے
جو حضرت شعیبؑ دے دامن تلے آوے او بچ جاوے
کلاوے مار کے کملا جینوں سینے نبیؐ لاوے
توں آکھیں اونہیں مومن خدادے قہر توں کجھ ڈر

عذاب رب توں حضرت ہودؑ دے ساتھی بچے سارے
نبیؐ توں ہٹ گئے جہڑے تھئے برباد گئے مارے
محمد مصطفےٰؐ سارے نبیاں دا جو سردارے
تیں سمجھا ہودؑ توں بھی گھٹ جو پیغمبراں دا پیغمبرؐ

حسینؓ ابن علیؓ چاہنیں کو ہاں تائیں بخشویندا ہے
تیڈا قول طفیل اینہدے خدا رحمت بھجیندا ہے
نواسہ اے جیہاں نانا نہ بغلاں وچ چھڑیندا ہے
اوکیویں ساری خلقت دی شفاعت چیسی اپنے سر

توں ڈیکھیں باہروں روضے نوں تاں حاجی پیا سڈیندا ہیں
مسلماناں کنوں ہتھ پیر اپنے پیا چمیندا ہیں
جہڑے بغلاں دے وچ وسدے انہاں تے شک کریندا ہیں
عقل تیڈی گئی ماری دوا ہنڑ عقل دی کئی کر

نبیؐ دی عائشہ صدیقہؓ کیڈے شان والی ہے
جیندا حجرہ خدادے عرشِ اعظم توں بھی عالی ہے
رہیوں اندھا نہ اج تائیں تیں اکھ انصاف دی بھالی ہے
اوہا نہیں مومنہ جہڑی نبیؐ دی خاص ہمبستر

کلام اللہ تے کملا اگر تیڈی منظر پووے
عذاب اُٹھ نہیں بھیجیندا رب محمدؐ جس جگہ ہووے
ڈسے قرآن خالق دا تیڈے در تے کھڑا ہو کے
اُتھے رحمت دیاں ٹھاٹھاں جتھے شیخینؓ جلوہ گر
ہدایت رب تینوں ڈیوے اساڈی ہے دعا بھائی
گیوں بھل حق دے رستے توں تینوں بھل ذاکراں لائی
ایں ضد نوں چھوڑ ڈے ہنڑ کر اندھیری قبر دی کائی
تینوں وَل وَل کے سمجھاوے ایہو تنظیم دا کلستر

---

(۱۰۳)

ڈکھیاں کیتے دار امن دربارِ محمدؐ
بے وارثاں دا ہر جگہ غمخوار محمدؐ

جس گھر دیاں نوری ملک دربانیاں کردے — تاجاں والے کئی شہنشاہ اس در تے ہن بردے
وسدا اُتھے کونین دا سردار محمدؐ
مسکن ایہو محبوبؐ دے رلڑے محباں دا — بغلاں دیو وچ کِلی والے جنیوں ڈتی ہے جا
لجدار ہے لجدار محمدؐ
صحابہؓ ہن محمدؐ دے محمدؐ ہے صحابہؓ دا — جنت مل گئی انہاں نوں مدنیؐ ڈتا فرما
منکر صحابہؓ توں ڈسے بیزار محمدؐ
کوثر تے صدیقؓ عمرؓ نے ہونڑاں ساقی — اسلام تے صدیقؓ دا قرضہ اجاں باقی
جس دی وصولی دا ہے ذمہ وار محمدؐ
جس ڈینہ اٹھاں صدیقؓ دیاں قربانیاں ٹلسن — دشمن اتھاں صدیقؓ دے جا جا تے رلسن
صدیقؓ دا ہر جا ہوسی دھڑدار محمدؐ

رحمت کیتی تقسیم واہ کو نین دے سائیں　　چہرہ جنہاں زخمی کیتا بیندے گئے دعائیں
دشمن دا بھی خواہ ہے من ٹھار محمدؐ
سردارِ دو عالم تیڈے ہر حال توں صدقے　　صدقے تیڈے اخلاق توں اقبال توں صدقے
کافر توں بھی بھاندا تیڈا کردار محمدؐ
اے جہیں سخی لجپال نال آ وِچ بنا مکتر　　بنسی شفیع اُس روز دا لجدار لجپور
چھڈسی نہ تینوں لے کے چلسی پار محمدؐ

---

(۱۰۴)

خدا دے دین کوں دُنیا تے ٹھمکایا صحابہؓ نے
لکھاں بھُلیاں اتے بھٹکاں نوں راہ لایا صحابہؓ نے

خدا دے دین دے داعی سپاہی یار مدنیؐ دے　　جیندی قرآن وِچ مدحت سرائی یار مدنیؐ دے
بحر برّ کوہ کہیر وِچ رب نوں منوایا صحابہؓ نے
زباں مجبور ہے مجبور آکھن توں نہیں رُکدی　　زمانے تے کیتی کرتی صحابہؓ دی نہیں چھپدی
صلہ رب توں رضامندی دا واہ پایا صحابہؓ نے
بالآخر ظالماں نوں حق پرستی کیں سکھائی ہے؟　　مقابل کفر دے ہر موڑ تے رَت کیں وہائی ہے؟
او کہڑا بار ہا جہڑا نہیں چایا صحابہؓ نے
لہو مکّے دے بازاراں دیو وِچ چلدار ہیا کیندا؟　　اُتے بکھدے انگاراں دے بدن جلدار ہیا کیندا؟
کہڑا صدمہ بنڑا سائیں تے جو نہیں چایا صحابہؓ نے
نہیں کجھ تُس توں گھبرائے نہ سر ڈیون توں کترائے　　لہو وِچ تھئی کے بھی لَت پت نہ دلبر توں پرم چائے
تعلق اے جہیاں سائیںؐ نال ہے لایا صحابہؓ نے
اجاں اسلام تے صدیقؓ دا قرضہ بقایا ہے　　ڈتا جیندے ہتھوں اُس آخری ضامن ڈسایا ہے
وصولی دا نہ ہا چنتا نہ لکھوایا صحابہؓ نے

خلافت وچ ایہے لوگاں دیاں مزدوریاں کر دے — ادھی راتیں ایہے بیوہ دے گھر پانی رہے بھر دے
مدینے وچ محل کھڑے ہے بنوایا صحابہؓ نے
جے مکتی سچ الاوے سچ نوں سُن چڑدا زمانہ ہے — سراسر ہے حقیقت یا خیالِ شاعرانہ ہے
جہاں تے پرچمِ توحید لہرایا صحابہؓ نے

---

(۱۰۵)

گلستانِ نبوّت دے گُل پھُل صحابہؓ انہاں دی بدولت بہارِ چمن ہے
صحابہؓ دا صدقہ اساں حق سنجاتا دہر وچ تھیا دین جلوہ فگن ہے

نہ کہیں جا انہاں سنگ نبوّت دا چھوڑا — تعلق حقیقی نبیؐ نال جوڑا
نہ دُکھ سُکھ دی پروا نہ گھر زر دا پیار اے — رسولِ خدا نال کِنے جہیں لگن ہے
صحابہؓ دی عزت تے عظمت بلند ہے — صحابہؓ جتھے رب توں ایڈے پسند ہے
انہاں نال سائیںؐ نوں کراوے صلاحیں — انہاں دیاں صلاحیں دا کتنا وزن ہے
صحابہؓ دا ہر فعل معیارِ دین — صحابہؓ تے رب سائیں نوں پورا یقین ہے
نبیؐ نوں ہٹی لوڑ جیں جا انہاں دی — اے ٹُر پئے چلے سر تے بنھ کے کفن ہے
اوّل یار صدیق اکبرؓ نوں ڈیکھو — وفا وچ رفیقِ پیغمبر نوں ڈیکھو
نبیؐ دے اشاراں تے قربان ہر شے — کیتا صدقے جیں تن وطن مال دھن ہے
کرے کون صدیقؓ دی ہمسری ہے — جیندوں دلربا دی ملی دلبری ہے
جیں مسکن تے ڈِہیں رات رحمت ہے وسدی — ایں مسکن دے اندر ملی جا دفن ہے
ایں جھوٹی نبوّت دے کوٹاں نوں بھنّاں — پکایا ایں ختمِ نبوّت دا بنّاں
کیویں کوئی بھلاوے ایندے کارنامے — ہے شاہد زمانے تے دشمن سجن ہے
عمرؓ دے کمالات کیتوں گینوں — پئے شیر بکری رلے پانی پیون
ایندے ڈر توں سر بت پرستاں دے جھک گئے — بُتاں دے پجاری تھئے بُت شکن ہے

نبیؐ اپنے ہتھ نوں سڈے ہتھ غنیؓ دا
کینا ظلم اچھیڑدے تاریخ دانے
اسے صف دے وچ قوتِ حیدریؓ ہے
نہیں کفر نوں بھلنڑاں خالدؓ دا حملہ
جنہاں دی محبت صحابہؓ دے نالے
نہ خوفِ حشر نہ قیامت دا چنتا

ایں پیارے تے کتنا یقین نبیؐ دا
گیا بھل یقیناً غلط اس دا ظن ہے
معاذؓ و معوذؓ دی زور آوری ہے
عطا رب کیتا فتح نصرت دا فن ہے
نہ تکتیں انہاں نوں کہیں جازوائے
بلا شک او جنت انہاں دا وطن ہے

---

(۱۰۶)

مدینے وچ پیا وسدا محمدؐ نال یاراں دے
ایویں سجدا فلک تے ہے جیویں چن نال تاراں دے

ے دربار تے فلکی ملک دن رات آندے ہن
ے دربار دے رتبے بلند ہن عرشِ اعظم توں
ے گنبد اتے ہر وقت ہن رحمت دیاں ٹھاٹھاں
ے حال محرم راز ہن پیارے محمدؐ دے
نا قرب دا موقعہ وسیع جبرئیلؑ نوں ملیا
ازلی جیندے رب نے رلائے تا قیامت ہن
ن قائم ہوسی کوثر اتے محبوبؐ حق تعالے

فقط ویکھن کیتے دربار وچ جلوے مزاراں دے
ادب توں جھک ونجن بے خود جتھاں سرداراں دے
جتھاں ہن مستقل ڈیرے ڈوہاں خدمت گذاراں دے
ایہے واقفِ حقیقی ہن محمدؐ دے اشاراں دے
جیویں سائیںؐ نال ہن ڈیرے لگے مخصوص یاراں دے
مرے جیندے پٹے باغات جنت دیاں بہاراں دے
ابوبکرؓ و عمرؓ دے ہتھ ہوسن ساغر ونڈاراں دے

تیڈی مدحت صحابہؓ تے قلم چلدی رہے مستر
کہ شاید ٹل ونجن ڈکھڑے کنہاں دلدے بیماراں دے

(۱۰۷)

میں دیندڑاں ملنگاں نوں جواب ہے —— ساڈے سائیں دے صحابہؓ نال پیار ہن

جنہاں یاراں تے تیڈی تنقید ہے —— ایہے سوہنڑیں نبیؐ دے دلدار ہن

اوکھے ویلے سنگتاں رلیاں لگیاں پریتاں کیویں پلیاں

چیتا اُنہاں شریفاں دا خراب ہے جنہاں فدک دے چھیڑے تکرار ہن

ہن روز ازل دے جھیڑے سائیاں نال جیں کیتے جھیڑے

سچ پچھوتاں وڈے مردود ہن جتھے کتھے پٹے ہلوندے پھٹکار ہن

جھڑے محسن ہن حیدرؓ دے اے بدبخت ہن شکوے کردے

اُنہاں پیاراں تے رب دیاں رحمتاں آندے جاندے پئے ستر ہزار ہن

کونڑ بھلاوے نام عمرؓ دا جس توں دشمن اج تائیں ڈردا

مرے پچھے ایرانیاں تے شامیاں فتح کیتے جیں کئی سو شہر ہن

عمرؓ دی آمد عید خوشی دی ڈہدیں ٹھر گئی دید نبیؐ دی

ودھا عمرؓ توں زور اسلام دا خوش ہوئے نبیؐ دے سب یار ہن

ویری عمرؓ دے سارے بھنگی اٹھدیں باہندے چال بے ڈھنگی

نتھئے حالوں اے سارے بے حال ہن ایہے جنت دے وڈے ٹھیکیدار ہن

جو شیخینؓ دے نام توں جلدے آخر راہسن تلیاں ملدے

متھے لیسی نہ حیدر کرارؓ ہے گئے مارے اے بازی بیٹھے ہار ہن

ملک تیں اصحاباںؓ دا بردا ہر دم راہسی صفتاں کردا

شالا توڑوں ہووِن منظوریاں ٹٹے پھٹے اے چند اشعار ہن

(۱۰۸)

آپچوں دے درتے آنہ بھُل وچ رُل سجناں
اُنہاں پچوں نوں پیر بنا نہ بھُل وچ رُل سجناں

پچوں نال جے آ رنج ہووے کیویں دین دے وچ بھُل پووے
گیا پاک نبیؐ فرما نہ بھُل وچ رُل سجناں

محبوبؐ خدا دے پیارے چن نال چمکدے تارے
روضے ول دید بھنوا نہ بھُل وچ رُل سجناں

صدیقؓ دا شان اُچیرا سر تاج خلافت سہرا
گیا مسند نوں ٹھُمکا نہ بھُل وچ رُل سجناں

جینوں قوم چُنا سردارے جھٹ تنگیاں نال گذارے
کیویں بیٹھا فدک پچا نہ بھُل وچ رُل سجناں

ذرا تول کمال عمرؓ دے جیں توں دشمن گھر وچ ڈردے
گیا عدل دے سبق پڑھا نہ بھُل وچ رُل سجناں

ثالث مظلوم عثمانؓ جیندا شاہد خود قرآن
گیا شان شہادت پا نہ بھُل وچ رُل سجناں

رکھ نال علیؓ دے پیارے جینوں ملیا لقب کرار
کیویں کر بیٹھا تقیہ نہ بھُل وچ رُل سجناں

جھگڑے ہن پچوں توں بیزارے رب توڑ دے جندرے مارے
گئے پٹیندریں تیسر نبھا نہ بھُل وچ رُل سجناں

شیخینؓ جے فدک کھبیندے کوئی رنگ محل بنویندے
نہ مُفت دی تہمت لا نہ بھُل وچ رُل سجناں

تینوں گلستو عرض سنائی تیں ضد وچ عمر نبھائی
کجھ حشر دا کر چنتا نہ بھُل وچ رُل سجناں

(۱۰۹)

جَیں دِل دے وچ صدیقؓ دی الفت نہیں او دل نہیں
توڑے ہووے اعلیٰ نسب ایمان وچ کامل نہیں

صدیقؓ نوں چھڈدا نہیں سائیں نال جیندا پیار ہے — مدنیؐ دا ہر مشکل دے وچ پہلا ایہو غمخوار
صدیقؓ تے جو شک کرے جاہل ہے او عاقل نہیں

صدیقؓ دا او ہتھ علیؓ جس ہتھ اُتے بیعت کیتی — کیویں علیؓ دا یار جیں صدیقؓ تے لعنت کی
ایسے شقی سینے دے وچ ایمان دا اِک تِل نہیں

صدیقؓ دے ایمان دا شاہد خدا سائیں آپ ہے — اس دی امامت مقتدی شاہ مرتضےٰؓ سائیں آپ
مدنیؐ مُصلّے کیوں ڈتا صدیقؓ جے عادِل نہیں

بھنگیاں جو پایا شور ہے سمجھوا ے سب بکواس ہے — ہر جا تے صدیقؓ دے دُشمن دا ستیاناس
بھنگیاں دی گت بنسی اُتھاں رب کہیں گلوں غافِل نہیں

صدیقؓ دے خدمات دی کیتی قدر پیارے نبیؐ — قدماں دے لو وچ صدیقؓ نوں سائیں تا قیامت جا
اس شان وچ فاروقؓ بن کوئی بیا بشر شامل نہیں

صدیقؓ دا مقروض ہے اِسلام فرمایا نبیؐ — اس دا پچھیں ایمان توں نادان مت ماری نیڈ
اس شک دے وچ جو غرق ہے ملنڑاں اُنوں ساحِل نہیں

مندا ہے جو صدیقؓ نوں مندا ہے او کرارؓ نوں — مندا ہے رب رحمان نوں محبوبؐ ربِ غفار نو
منکر جہڑا صدیقؓ دا کہیندا ابھی او قائل نہیں

مدنیؐ تے ساری زندگی کئی مشکلاں آیاں مگر — دل کرے ڈرپا صدیقؓ ہے سائیں نال رل کیتا
ہجرت دی اوکھی رات جہیں کائی رات آئی مشکل نہیں

صدیقؓ دی تعریف ہے تعریف شاہ لولاک دی — تک غار وچ دربار وچ سنگت رسولؐ پاک
جتھ ذکر نہیں صدیقؓ دا کتھو او کوئی محفل نہیں

۱۱۰

مدنیؐ دے پیارے یار دا، صدیقؓ جہیں سچیار دا، حق دے علمبردار دا اِنکار ہوندا نہیں
اُمّت دے ایں سالار دا، سائیں دے رفیقِ غار دا، محبوبؐ دے غمخوار دا اِنکار ہوندا نہیں

صدیقؓ تے گر شک ہووے پچھ حیدرؓ کرار توں — پیارے نبیؐ دے وِیر توں ہر گل دے ذمہ وار توں
بیعت کیتی صدیقؓ دی، حد مُک گئی تحقیق دی، کرارؓ دے کردار دا انکار ہوندا نہیں
بچڑاں دا ناں کیوں بوبکرؓ رکھیا ہے سوہنڑیں شاہ علیؓ — اے دوستی یا دُشمنی ہے توں ڈسا ہنڑ گل کھُلی
حیدرؓ دی سُنّت کرادا، سوہنڑیں علیؓ گل لے لیا سوہنڑیں علیؓ دے پیار دا اِنکار ہوندا نہیں
کھڑھے نکاح دے سن گواہ پرنا جدوں پیارا علیؓ — صدیقؓ تے فاروقؓ سن تیڈے گھر وِس اطلاع ملی
ہنڑ ڈس نکاح کیویں پکا، منبر اتے کھڑ کے ڈسا، ضِد چھوڑ تیڈی ہار دا اِنکار ہوندا نہیں
مائی فاطمہؓ دا داج بازاروں خریدا کیں بھلا ؟ — سوہنڑیں نبیؐ یا خود علیؓ ضِد وِچ تیڈا چیتا رُلا
بھیجا نبیؐ سائیں بوبکرؓ، جاتوں پسند جس شے نوں کر، محبوبؐ دے اعتبار دا اِنکار ہوندا نہیں
مائی فاطمہؓ جاں فوت تھئی ڈس کیں ڈتا آخر غُسل — صدیقؓ دی ہا گھر والی تیڈے گھروں مِلدی نقل
پہلے کتاباں نوں چلا، ضد چھوڑ سینہ کر صفا، صدیقؓ دے کہیں کار دا اِنکار ہوندا نہیں
ضِد وِچ لکھاں برباد تھئے ضِد چھوڑ ہنڑ کملا نہ تھی — مدنیؐ دے اوّل یار نوں مَن گھن نہ پُنڑ کملا نہ تھی
ناداں توں رہ بھل گیوں، بک بک کے مفتی رُل گیوں، محبوب دے راہوار دا اِنکار ہوندا نہیں
کملا جھڑھے کم تیں کیتے کیا کر گیا پیارا علیؓ — چھٹے وجائے پِٹ کُٹ کُٹی کپڑاں تے کالی رنگ مَلی
سر وِچ جو پائی تیں سُواہ، کیا آکھیا شاہؓ کربلا، سُنیاں دے ایں سردار دا اِنکار ہوندا نہیں
مکتو مُکا ہنڑ اے ڈس کیا پِٹ پِٹی زہراؓ دے چنؓ — یا پِٹیا زین العابدینؒ کربل جو خود موجود سن
ہِن توں سچا یا او سچے، عاقل کوئی ذاکر ڈسے، تنظیماں دی مار دا اِنکار ہوندا نہیں

(۱۱۱)

اج رات مُشکل ھجرت دی آئی ہے
صدیقؓ چلئے سانگا خدائی ہے

صدیقؓ نوں سائیں گھروں آجگایا — او کھے سفر دا ساتھی بنایا
بار نبوت صدیقؓ چایا ترٹے بیل توڑے اوکھی چڑھائی ہے

پہلی جو منزل آئی غار والی — بستر ہا جھولی غمخوار والی
پوری جو سِک تھئی دیدار والی رُخ دلڑبا توں نہ دید چائی ہے

رُخسار ڈِہدیں رَجیاں نہ اکھیاں — ویکھن دی چس توں اَصلوں نہ تھکیاں
جُھر جُھڑ اے لذتاں صدیقؓ چکھیاں چس ہر توں وکھری وکھری صدیقؓ چائی ہے

ترٹے راتیں کٹیاں محبوب نالے — خدمتگذاری وچ تھئے کمالے
گل غار والی بنڑ گئی مثالے، صدیقؓ اے جہیں پوری نبھائی ہے

ڈنگ نانگ مارا عاشق پچایا — عاشق نہ پیر اصلوں ہلایا
سائیںؐ نوں نہ بالکل نندروں جگایا تکلیف ڈکھ دی خود ہٹی پچائی ہے

سائیںؐ نال جہڑے جھٹ ایں گذارے — تانگاں تنگیندے اصحابؓ سارے
فاروقؓ آکھے اے بار بار، اک رات بدلے ساری کمائی ہے

اک روز سارے اے راز کھلسن — صدیقؓ تیڈے ویری جو رُلسن
کنڈڑے تے تیڈے اعمال تلسن ہوسی جو تیڈی عزت سوائی ہے

ہن شاناں والے سب یار تیڈے — سائیں نال جیندے ہن پیار تیڈے
منظور ہووے دربار تیڈے مشتاق جو کیتی مدحت سرائی ہے

(۱۱۴)

جے صدیقؓ تے نہیں اعتبار تینوں تک مدنیؐ دا دربار آجا
ہر پاسوں وسدیاں رحمتاں نیں ذرا پا جھاتی اک وار آجا

تیڈا ضد وچ چیتا رلیا ہے   تینوں حق باطل دی جانچ نہیں
ذرا پچھ حیدر کرارؓ کنوں جھیڑا ہر گل دا ذمہ وار آجا
تینوں اوڈ بنہ کیوں نہیں یاد آندا   جدوں دشمن آپؐ دا جگ سارا
تصدیق نبیؐ دی کئیں کیتی ڈس کئیں کیتا اقرار آجا
بھاویں غار تے بھاویں مزار ہووے   دکھو دکھڑو وہاں دیاں لذتاں نی
ثَانِیَ اثْنَیْنِ دی آیت دی ہر جا تے ویکھ بہار آجا
اس بھنگ بدرنگ وچ غرق تھیوں   تینوں حق بھاندا نہیں بدبختا
آ توبہ دے دروازے تے رب ہر دا بخشن ہار آجا
تینوں ذاکراں حق توں روک ڈِتا   تیڈا دارومدار ہے نعریاں تے
ایویں نعریاں نال نہ رب ملدا شبیرؓ دا تک کردار آجا
صدیقؓ ہے جنت وچ وسدا   توں اج اُس دا ایمان پچھیں
بے عقل عقل دا کر چنتا توں قسمت دا بیمار آجا
نت کمتی تیڈی خیر منگے   توں دشمن سمجھ کے نِندا ہیں
آ چڑھ تنظیم دے بیڑے تے جے ونجناں چاہدیں پار آجا

(١١٣)

صدیقؓ تے سایاں یاراں توں رب وکھریاں رحمتاں گھلیاں نیں
کیا مٹھیاں راتاں غار دیاں سائیں نال جو گذریاں کلھیاں نیں

کیا ہجرت والی رات بھلی	جس رات رسولؐ دی ذات چلی
صدیقؓ اکبر دے مونڈھیاں تے محبوبِ خدا دیاں تلیاں نیں
آئی پہلی منزل غار دی ہے	ازمائش یار دے پیار دی ہے
عاشق نے فریاں ناگ دیاں کئی وار تلی تے جھلیاں نیں
کیوں ناگ دی زہر پچا بیٹھا	اکھیاں رخسار تے لا بیٹھا
ہنجوں رخِ محبوبؐ تے کریاں نیں جیویں تریاں گل دیاں کلیاں نیں
جاں دشمن پہنچے غار اُتے	آئی مونجھ فراقِ یار اُتے
صدیقؓ دے تحزن ملال کیتے رب بھیجیاں آپ تسلیاں نیں
اِتھ بستر اُتھ بستر والا	خدمت وچ خدمت گار اعلے
اُتھ خاص امانت خالق دی اِتھ عام امانتاں ولیاں نیں
اِک رات معراج دی چھوڑ چلا	اے توڑ دے رشتے جوڑ چلا
جے اکھ ہووے تکی پک ویندا کیویں ابدی سنگتاں رلیاں نیں
فاروقؓ آکھے صدیقؓ تائیں	محبوبؐ دے خاص رفیق تائیں
میڈی زندگی بھر دیاں نیکیاں توں ترے راتاں تیڈیاں بھلیاں نیں
شبِ ہجرت کفر ہویا سفلیٰ	تھیا کلمتو کلمہ حق علیا
اُس رات خوار ہو کے ول کفر دیاں فوجاں ولیاں نیں

(۱۱۴)

مدنیؐ دے یارِ غار دیاں سائیں نال ویکھ یاریاں

خدمت گذار توڑ دے سُتیاں بھی جپھیاں ماریاں

ہردم طلب دیدار دی محبوب ربّ دے پیار دی — مسرور وچ سُرور دے چھٹدی نہ دید یار دی
جلوے رُخِ حبیبؐ دے صدیقؓ اکھیاں ٹھاریاں

بنڑیا ہے ساتھی توڑ دا دامن نہ سائیںؐ دا چھوڑدا — مدنیؐ ابوبکرؓ دیاں لگیاں نہ سنگتاں تروڑدا
موڈھے تے کیتیاں سوہنڑیں نبیؐ سواریاں

ہجرت دی رات نال ہے رہوار باکمال ہے — وچ غار دے حضور دا جُبڑ جُبڑ لُٹا جمال ہے
صدیقؓ وانگ پیار وچ کہیں نوں نہ ملیاں واریاں

دُشمن حضورؐ دا جہاں سن قتل کیتے کوششاں — بنڑیاں ہے یار بوبکرؓ ساتھی رہیا جتھاں کتھاں
دُکھ سُکھ تے مشکلاں سبھے ایں رل کے ہن گذاریاں

ہوندا نہ سائیں نوں پل جدا عاشق رسولِ پاکؐ دا — ازلی سنجوگ پیار دے وکھرا نبیؐ توں کر ڈکھا
ہتھ حیدرِ کرارؓ دے ہن سب اے ذمہ واریاں

صدیقؓ توں جو دور ہے او دُشمنِ حضورؐ ہے — مدنیؐ دے جانشین نوں منڑاں پوندا ضرور ہے
بیشک نبیؐ دے عشق وچ صدیقؓ تریاں تاریاں

صدیقؓ باوفادیاں ہمرازِ مصطفیٰؐ دیاں — تصدیقاں ہر جگہ کرن آیتاں کلام اللہ دیاں
مُنکر تیڈے ایمان نوں لگیاں لکھاں بیماریاں

تحقیق کر ایمان دی ذاکر دے ہر بیان دی — نکتہ دی ہر دلیل دی تنظیمی ترجمان دی
ضد وچ نہ دُور دِل دیاں ہوسن اے بے قراریاں

(۱۱۵)

دِلوں اَساں پیر منیا مدنیؐ دے یار نوں
آپؐ دے وزیر پیارے خدمت گذار نوں

رحمتاں دے کوٹ وچ لے لگا ڈیرہ ہے   رب نے لوایا جتھے ملکاں دا پہرہ ہے
آندا جاندا ڈیکھ اُٹھے ستر ہزار نوں
اکھیں نال ڈِٹھے جہڑا وچ دربار دے   مدتاں دا ساتھی لڑ لگا لجپال دے
اِس نوں توں مت بھنگی چھڈ تکرار نوں
روضۂ رسولؐ اُتے آنڑاں نہ عذاب ہے   ویریا ایمان ایویں کریں نہ خراب ہے
چھڈ جھوٹے راویاں دی جھوٹی گفتار نوں
تحفے جتھے پہنچدے دُرود تے سلام دے   تمغے جہان بھیجے رب دے کلام دے
شرف انوکھا مِلا اُس دربار نوں
زور دے نہ لگدے جے دِلوں کوئی لوے نہ   حیدر کرارؓ ہتھیں اپنے سماوے نہ
کر تحقیق ذرا پُچھ ذمہ وار توں
حیدر کرارؓ دے سمائے نہیں اُٹھدے   رب دے رلائے سنگ کہیں توں نہیں ٹٹدے
ساریاں توفیقاں ہِن ربِ غفار نوں
جس توں بے آسراں نوں ملنڑاں سہارا ہے   قسمت والیاں نوں مِلا پہلا وارا ہے
کہیں جاتے چھوڑیا نہ جنہاں لجپال نوں
گل پیاں لاجاں جہڑا ہر دیاں پلیندا ہے   قدمیں جو سُتے پئے کیویں او بھلیندا ہے
جس نے سنبھالنا ہے ہر گنہگار نوں
جس دا حضورؐ دے قدمیں ٹھکانا ہے   ملّتؔ اس اُتے فضلِ یگانہ ہے
جاری اساں رکھنڑاں ایں ذکر اذکار نوں!

(۱۱۶)

صدیقؓ دیاں جبداراں نوں ہجرت دا زمانہ نہیں بھلنڑاں
ثَانِیَ اثْنَیْنِ دی آیت دا مفہوم تے معنیٰ نہیں بھلنڑاں

دشمن جس رات ہزاراں سن — سر تے ننگیاں تلواراں سن
اس اوکھی رات محمدؐ نوں مخصوص اے باہنہ نہیں بھلنڑاں

اوس مشکل رات اے نال چلا — دولت صدیقؓ سنبھال چلا
سائیںؐ نوں اس سخت چڑھائی تے صدیقؓ دا شانہ نہیں بھلنڑاں

جاں غار تے یارِ غار آیا — محبوبؐ دا پہرے دار آیا
اس رات صدیقؓ دے پہرے نوں اپنا بیگانہ نہیں بھلنڑاں

جھولی وچ یار نوں پا بیٹھا — اکھیاں رخسار تے لا بیٹھا
صدیقؓ دی جھولی بستر ہا حضرتؐ دا ٹھکانہ نہیں بھلنڑاں

ہنجھ آئی رخِ محبوبؐ اتے — صدقے جندڑی مطلوب اتے
صدیقؓ اتھے کر پیش دِتا سر دا نذرانہ نہیں بھلنڑاں

افسوس ہے اس انسان اتے — جیہنوں شک اس دے ایمان اتے
اس غار دے منظر مخفی نوں رب دا دہرانا نہیں بھلنڑاں

کیتا عجب وپار وپاری ہے — ہر چیز رسولؐ توں واری ہے
روضے وچ اس دیاں کیتیاں دا دِتا ربّ عوضانہ نہیں بھلنڑاں

کمتر جس دل وچ کینہ ہے — او بینا بھی نابینا ہے
صدیقؓ دے مدحت خواناں نوں مدحت دا ترانہ نہیں بھلنڑاں

(۱۱۷)

رُتبہ صدیقؓ جہیاں کِسے بھی نہ پاونڑاں

ہراوکھاویلا رَلّے یار دے نبھاونڑاں

مکّے دے بازاراں وِچ لوگ جدوں ماردا　　کھاکھا کے ماراں سنگ چھڈدا نہ یاردا
کہیندا اصدیقؓ انگ عشق نوں نہیں لاونڑاں
عاشقاں دے نام نوں نہیں اصلوں لجاونڑاں
مکّے دے قریشی تجویزاں سَن جوڑدے　　سائیں تے صدیقؓ وانے سنگ نوں اوتروڑدے
کلمہ رسولؐ دا انہیں دل توں بھلاونڑاں
بنڑ کے صدیقؓ اَج جگ نوں وکھاونڑاں
ظالماں جاں مکے وِچوں ٹوریا حضورؐ نوں　　ربّ نے صدیقؓ تائیں بھیجیا پُر نور نوں
بار نبوت والا اج اِسے چاونڑاں
کل جو مصلّے تے سائیں اس نوں کھڑاونڑاں
بُغض ہٹا کے ذرا یاد کرو غار نوں　　جھولی وِچ پا کے کیویں بیٹھا اپنے یار نوں
توڑے چا کے پیر اُکھے ویریاں نے آونڑاں
ربّ دے رسولؐ نوں نہیں اصلوں جگاونڑاں
پیر نال بند کیتا رخنہ او غار دا　　توڑے کُھری تے سَپ ڈنگ رہیا ماردا
زہر پچا کے نہیں پیر نوں ہلاونڑاں
یار دے نظارے توں نہ اکھ نوں ہٹاونڑاں
ربّ نے جیبؐ نال بھیجیا صدیقؓ ہا　　انعام ربّ ایں توں ڈیونڑاں ودھیک ہا
ثَانِیَ اثْنَیْن والا لقب اِسے پاونڑاں
کل جو رسولؐ رلے اپنے سماونڑاں

چندے دے کیتے جدوں سائیں فرمیندا ہا ساریاں صحابہؓ کنوں قدم ودھیندا ہا
ترکہ صدیقؓ سارا چندہ گنڑ ونڑاں
کل بیوقوفاں نے مہنڑاں فدک دا لاونڑاں
سائیں دے اشاراں اُتے گھر لٹویندا رہیا سائیں دے اشاراں اُتے عمراں نبھیندا رہیا
مسلماناں توں ہا ایہو کجھ لہونڑاں
کر کے تبرا اُمت اٹھناں تے ہا ہونڑاں
اُمت نبیؐ دی اج پچھدی ایمان کیندا ڈھوئیں سہارے وچ رب ڈسا شان جیندا
ایسے اعتقاد نال غیراں نوں ہساونڑاں
روٹھے والے سوہنڑیں دے رب نوں رنجاونڑاں
ساڈی تنظیم نال جنہاں لائیاں یاریاں سُن قرآن دُور ہویاں نیں بیماریاں
کم کتو کسے نال جھیڑا کہیاں لاونڑاں
جگر جلے دا رونڑاں جگ نوں سناونڑاں

---

(۱۱۸)

کوئی نہیں ہمسر بعد نبیؐ صدیقؓ اکبر وڈ شانے دا
خالق اکبر شان ودھایا احمدؐ دے پروانے دا

واہ صدیقؓ اکبر سچیارا دین نبیؐ توں سب کجھ وارا
ولت ساری — دختر پیاری — مدنیؐ توں واری
اس صدیقؓ نوں غاصب آکھیں اُلٹا طور زمانے دا
ہے شاگرد اے پاک نبیؐ دا واقف ظاہر تے مخفی دا
کے جہیں پیار ہن — ساتھی غار ہن — رلے مزار ہن
کیا بے اُنت صدیقؓ تے ہویا دان حسینؓ دے نانے دا

عشق نبیؐ دی واہ چس چائی لوڑ نہیں زر مال دی کائی
تن من دھن نوں پیارے وطن نوں وارا سجن تون
ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْھُمَا دا لقب ملا عوضانے دا
جے کر روضے دے وچ جاواں نال صدیقؓ اکبر نوں پاواں
وسدے رہے سچے گلے صاف اٹل
حضرتؐ اپنے نال بنایا بستر اپنے باہنے دا
جے کر ہے قرآن سچیرا بوبکرؓ دا شان اچیرا
رکھ ایمان پھیر دھیان اسے نادان
منبراں پلوس بند کر بیٹھوں رستہ آپ بہلانے دا
پھر بلی جے تینوں شک پووے روضے اندر کیوں کر ہووے
جے دشمن اسے نال دفن اسے عقل نہ منے
ذمہ وار علیؓ خود ہویا روضے وچ دفنانے دا
لکستؔ کر مضمون نوں بندے جہڑے تھی گئے عقل دے اندھے
گئے ہن مارے جیت سکے ہارے کرو انکارے
ہر گز جام او پی نہیں سکدے مدنیؐ دے میخانے دا

---

(۱۱۹)

لکھاں تاجداراں توں ودھ گئی درِ مصطفےٰؐ دی گداگری
کرے کون بعد از انبیاء سوہنتڑیں یارِ غار دی ہمسری

کفت ڈسے صدیقؓ دی ہر آن ہر میدان وچ صفت وثنا تورات وچ انجیل وچ فرقان وچ
رب توں ملے اعلیٰ قدر دشمن توڑے سڑ سڑ توں مر
روضے اندر کرین دید کر دلبر دی مانڑیں او دلبری

اصحاب سب منندے گئے صدیقؓ دے اقبال نوں صادق دے صادق عشق نوں ہر کار نوں ہر حال نوں
اَلیوم سُن سب خوش تھئے پر اک صدیقؓ اکبر رووے
آکھے میںنوں آندی نظر الیوم آیت غم بھری
جس کم کیتے آیا نبیؐ تکمیل اُس دی ہو چکی نظرے فراقِ یار ہنڑ فرماوے ہمرازِ نبیؐ
اصحابؓ سب رووݨ لگے غم یار وِچ چھوٹے وڈے
بُلبل توں پچھ گُل دی قدر جوہر نوں جانڑیں جوہری
ترے ڈینہ رہیا وِچ غار دے خدمت نبیؐ وِچ بوبکرؓ لذتاں رُخ محبوبؐ دیاں لُٹیاں اکلیاں ذیقدر
آکھے عمرؓ سودا چا کر جتنا کمایم عُمر بھر
اک رات دے بدلے توں گھن ساری میڈی دین پروری
سوڑا نمونہ بوبکر صدیقؓ دا سائیں مصطفےٰؐ اُمّت دے پہلے جنّتی انسان نوں دھرتی مٹھا
ہوکا اے جگ وِچ ہل گیا سارا زمانہ جُل گیا
گل خوشنما خوشبو رنگ پھر چاونڑ لگی پیغمبری
ہر پاسوں یار آونڑ لگے دربارِ رحمت کُھل گیا سائیں رحمتہ للعالمینؐ دا ہر طرف مچ غل گیا
ظُلمت اتھوں رخصت تھئی رحمت دی ہر جا دھم پئی
کونین وِچ ظاہر تھئی اُستاد دی کاریگری
درسِ محمدؐ کھل گیا تعلیم جگ پاونڑ لگا ہر دل دا رشتہ نال رب دے مصطفےٰؐ لاونڑ لگا
لگی کسوٹی توحید دی توحید ربّ مجید دی
باطل تے حق نظرن لگے نترن لگی کھوٹی کھری
صدیقؓ وانگوں کون خدمت دین حق دی کر گیا درِ مصطفےٰؐ توں جھولیاں علم و عمل دیاں بھر گیا
عزّتاں عجب ذیشان دیاں ڈاتاں اے ربّ رحمان دیاں
کمتر ہووے ربّ دی نظر تاں ملے دماغ سکندری

(۱۲۰)

صدیقؓ سوا دو عالم وچ مومن دا گزارہ نہیں ہوندا
لجپال سجن دیاں کیتیاں دا چیدرؓ توں وسارا نہیں ہوندا

لوکو دربار الٰہی توں صدیقؓ تے کیڑا دان نے تھیا
محبوبؐ خدا دا یار بنڑا پہلے سب توں ایمان نے ڈھیا
اس محرم راز نبوت نوں رب توں لَا تَحۡزَن شان نے ڈھیا
صدیقؓ دے دل وچ حزن ہووے رب توں اے گوارا نہیں ہوندا

ہر حال نبیؐ دے نال رہیا ہر جا منزل دشوار دے وچ
صدیقؓ رفیق شب ہجرت کٹیاں ترے راتاں غار دے وچ
چس روز ازل دیاں لگیاں دی پیا چیند الطف مزار دے وچ
صدیقؓ سوا ہرگز وکھرا مدنیؐ دا نظارہ نہیں ہوندا

واہ یار دے قدماں توں وارا صدیق سچار نے گھر دا گھر
محبوبؐ خدا نوں صدیقہؓ نوں سال دی پرنائی دختر
ہر چیز رسولؐ دے قدماں تے قربان کیتی صدیق اکبرؓ
صدیقؓ رسولؐ دے سہورے توں سُنیاں دا کنارہ نہیں ہوندا

صدیقؓ انوار نبوت دا اِک توڈسدا ہر کار دے وچ
صدیقؓ جہیاں منظور نہیں کوئی بھی نبوی دربار دے وچ
ہر آن صدیقؓ تیار ڈِسے ارشاد دی انتظار دے وچ
سب یار آکھن صدیقؓ جہیاں کوئی راج دُلارا نہیں ہوندا

اسے یار بنڑاں جدوں دھرتی تے محبوبؐ دا کوئی یار نہ ہا
اُس کفر دیاں تاریکیاں وچ کوئی محرم کوئی غمخوار نہ ہا
اج وانگ مگے دیاں گلیاں وچ اسلام دا اے وجکار نہ ہا
اُس وقت دے یار نہیں بھلدے جدوں کوئی سہارا نہیں ہوندا

لجدار علیؓ صدیقؓ دیاں قربانیاں نوں واہ یاد کیتا
ڈتا حیدرؓ ور بھر جائی، دا صدیقؓ دا گھر آباد کیتا
صدیقؓ دا دشمن اِس جگ اُس جگ بُغض تینوں برباد کیتا
صدیقؓ توں جھیڑا دُور نخیا حیدرؓ دا او پیارا نہیں ہوندا

صدیقؓ دی شان رسولؐ ڈَسے کرارؓ ڈَسے قرآن ڈَسے
صدیقؓ دی شان فاروقؓ ڈَسے لجدار امیر عثمانؓ ڈَسے
صدیقؓ دی شان حسینؓ ڈَسے بن کربل دا میدان ڈَسے
بعد اس دے جیہنوں اقرار نہیں اُس دا چھٹکارا نہیں ہوندا

جا ویکھ نبیؐ دے روضے وِچ صدیقؓ عمرؓ دی شان عجب
محبوبؐ خدا دے لڑ لگیاں تے دا نتے کیتے دان عجب
کمتر جا ویکھن اے اکھیاں او مکین عجب او مکان عجب
بن ساقیاں دے دِر احمدؐ تے رحمت دا ونڈارا نہیں ہوندا

---

(۱۲۱)

احمدؐ دا یار سوہنڑاں صدیقؓ پیار اسُنیاں دے دِل دا سہارا
رسولؐ نال غار بن رلیا۔ غار بن رلیا جی او مزار بن رلیا

مکے شہر جاں ہوئی منادی — تصدیق کیتی رسولِؐ خدا دی
لبیک کر کے پکارا، رسولؐ نال غار بن رلیا غار بن رلیا جی او مزار بن رلیا
جس دم محمدؐ دا دشمن زمانہ — صدیقِؓ اکبر نے جوڑا یارانہ
قسمت دا چمکا ستارہ۔۔ رسولؐ نال غار بن رلیا۔ غار بن رلیا جی او مزار بن رلیا
حضرتؐ تے آئی جاں ہجرت دی راتِ — مکے نوں چھوڑا محمدؐ دی ذاتِ
بنڑیا محمدؐ دا سہارا۔۔۔ رسولؐ نال غار بن رلیا، غار بن رلیا جی او مزار بن رلیا

جھولی اندر مصطفٰےؐ نوں سما کے   بیٹھا کبوہیں غار وچ ڈیرے لا کے
ڈیندا محمدؐ تے پہرہ ۔۔۔ رسولؐ نال غاریں رلیا غاریں رلیا جی او مزاریں رلیا

ول ول توڑے سپ رہیا ڈنگ مریندا   سوراخ توں پیر ہرگز نہ چھیندا
عاشق نبیؐ دا نیارا ۔۔۔ رسولؐ نال غاریں رلیا غاریں رلیا جی او مزاریں رلیا

ہر جا نبیؐ نال رل کے گذاری   اج تائیں پلیندا محمدؐ دی یاری
سائیں بن نہ ہوندا گذارا ۔۔۔ رسولؐ نال غاریں رلیا غاریں رلیا جی او مزاریں رلیا

بے شک ملے ہر توں وکھرے انعام   سارے صحابہؓ دا بنڑیا امام
پہلا ڈٹا سائیں تے وارا ۔۔۔ رسولؐ نال غاریں رلیا غاریں رلیا جی او مزاریں رلیا

اج تائیں پیا نال سائیںؐ دے نبھیندا   دلبر دے رخسار دیاں لذتاں چھیندا
سُتیاں بھی اکھیاں نوں ٹھارا ۔۔۔ رسولؐ نال غاریں رلیا غاریں رلیا جی او مزاریں رلیا

کمتر جے اکھ ہووے انصاف والی   صدیقؓ باجھوں ڈِسے رات کالی
ایمان دا ہے خسارا ۔۔۔ رسولؐ نال غاریں رلیا غاریں رلیا جی او مزاریں رلیا

---

(۱۲۲)

کون ہو جو بوبکرؓ وانگوں وفاداری کرے
مدنیؐ دے ہر ارشاد تے لبیک ہر واری کرے

یاراں وچوں اوّل ایہو ہر جا تے اس دی پہل   جس دم نبیؐ ڈیوے حکم تعمیل وچ لیندا نہ ڈِھل
ہر توں اوّل مکّے دے وچ حق نال ملے یاری کرے

دُشمن محمدؐ مصطفٰےؐ دا جس گھڑی سارا دہر   تاج رفاقت سب توں پہلے آن پایا بوبکرؓ
ہر ہر گھڑی مُشکل دے وچ سائیں نال غمخواری کرے

ساری عمر وچ آپؐ تے ہجرت دی اوکھی رات ہا   دولت سرانوں چھوڑ کے چلنا نبیؐ دی ذات ہا
مونڈھاں تے چا کے آپؐ نوں صدیقؓ راہواری کرے

معراج دی تصدیق وچ سبقت دا اے سردار ہے صدیقؓ نوں صادق دی ہر گفتار تے اعتبار ہے
دشمن بھی من گئے بوبکرؓ مدنیؐ دی دلداری کرے

اک روز جاں یاراں کنوں منگیا ہے چندہ مصطفیٰؐ صدیقؓ توں اَج وَدھ وَنجوں آکھے ایویں ہر دلربا
پر کون جو صدیقؓ توں اپنا پلا بھاری کرے

راتاں انوکھیاں غار دیاں گھڑیاں عجب او پیار دیاں لدّتاں صدیق اکبرؓ نے لٹیاں آپ دے رخسار دیاں
رب ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ پیا جاری کرے

شادی علیؓ دی جاں تھئی مختیار ہا اے بوبکرؓ مائی فاطمہؓ دا ڈاج بازاروں خریدے ذیقدر
مدنیؐ دے گھر دی عمر بھر صدیقؓ مختیاری کرے

حیدرؓ متھے لیندا نہ جو صدیقؓ توں بیزار ہے صدیقؓ توں جو ہٹ گیا مدنیؐ دا کیویں پیار ہے
دو جگ دے وچ مارا گیا اس توں جو بیزاری کرے

محبوب رب نوں بوبکرؓ صدیق تن من دھن ڈِتا چھوڑا وطن سارا قبیلہ ہر سہارہ بھن ڈِتا
محبوبؐ نوں نوںؐ سال دی دختر نظر پیاری کرے

جھگڑا خلافت وچ کہیاں تحقیق ہے تصدیق ہے جب خود محمدؐ چن گدا حقدار اے صدیقؓ ہے
مسند ایں نوں بخشے جاں خود روضے دی تیاری کرے

مک توں جے کڑ صدیقؓ دا چھڑ بوتاں بیڑا پار ہے مدنیؐ دا او مقبول جو صدیقؓ دا غمخوار ہے
تنظیم ہر تقریر وچ پوری ذمہ واری کرے

---

(۱۲۳)

باب عمرؓ دے ڈیکھوہن جھنگ وچ نظارے
حق پاک نے وَدھایا فاروقؓ دا وقارے

آیا عمرؓ بہادر خوشیاں نبیؐ منایاں چاہندہ ہا جو محمدؐ رب نے ایویں بجائیاں
کھلیا چمن نبیؐ دا آئی سدا بہارے

کسریٰ دے کوٹ ڈل گئے تھر تھل پئی چدھارے او آگیا نبیؐ نوں ہا جدی انتظارے
دھرتی تے مُتھی ختم گیا ظلمت دا دھوں اندھارے

مسند نبیؐ تے جس دم وارہ عمرؓ دا آیا — جنگلا دے وچ رلا کے بکری نہر پچھا ایا
پیغام سُن عمرؓ دا دریا چھڈن کنارے

ایران والیاں نوں کلمہ ہے کیس پڑھایا — ہا رُعب شامیاں تے کیویں عمرؓ دا چھایا
نوکر سوار اُمٹھ دا آقا نبیؐ مُہارے

کیندی فتح وچ آئے ترے سو تے سٹھ ۳۶۰ شہر ہن — فارُوقؓ دی عدالت لائے عدل نُوں پر ہن
سَر تے ہے تاج شاہی رعیّت دا پہرا دارے

مُحسن عمرؓ علیؓ دا پیارے شبیرؓ دا ہے — آپس دے وچ تعلق جو کھنڈ تے کھیر دا ہے
رُحَمَآءُ بَیۡنَهُمۡ دے قرآن وچ اشارے

دُشمن تے رُعب اج تائیں ابنِ خطابؓ دا ہے — ڈر مُجرماں نوں جیویں یومِ حساب دا ہے
وَیری عمرؓ دے اج تائیں پھردے نیں مارے مارے

بابِ عمرؓ تے لکھیا ناواں ایویں عمرؓ دا — چوڈی دا چن فلک تے جیویں ہووے نظر دا
او مال کسے نہ جایا جہیڑھا ایس نوں آتارے

اس باب دے شہیداں ساراں نوں واری واری — سر ڈے کے جہیڑھاں لائی فارُوقؓ نال یاری
ابدی حیات پا گئے سارے او جان نثارے

سوہنڑیں عمرؓ دا جس نے دِل وچ ہے رکھیا کینہ — اُس نوں مَتھے نہ لیسی او شہنشاہِ مدینہؐ
ہرگز نہ کہیں توں لہندے جنتھے رب نے جندرے مارے

مدحت عمرؓ دی لکھتو ذریعہ سمجھ نجاتِ — اُتھ کون ڈینہ اُبھارے جنتھے رب نے کیتی راتِ
تقسیم ہے ازل دی قسمت دے ہِن ونڈارے

(۱۲۴)

او کہڑھا یار ہے جہڑھا محمدؐ دی دُعا ہووے
شہنشاہ کون ہے ایسا جیندا اُگرتا بھٹا ہووے

کہڑھا حاکم جہڑھا نوکر کیتے بنڑیا بھاری ہے
یتیماں بے کساں دی جیں کیتی خدمت گذاری ہے
بہادر اے جہیاں جیں کُفر تے لائی ضرب کاری ہے
ہتھوں جیندے خدا دے گھر دا دروازہ کُھلا ہووے

او کون عادل عدالت وچ جہڑھا اپنی مثال ہووے
یتیماں دے جو باغاں دی کریندا جو ڈیکھ بھال ہووے
جیندی صورت اُتے ہیبت دے وچ ایسا جلال ہووے
ہتھوں قاتل دے صُورت ڈیکھ کے خنجر چھپٹا ہووے

کیندی شاہی دے وچ اے خیبر بکری ارل کے چردے سَن
فقیری وچ کیندے قدماں اُتے شاہ تاج دھردے سَن
کیندے خط نال دریا نیل دے پانی اُبھردے سَن
جیندی چادر دے ویکھن نال بھا کردی جبا ہووے

ہے باوی ۲۲ لکھ مربع میل تے کس نے فتح پائی
ڈسوا ایسے دِلاور نے لیاقت کس کنوں پائی
ایندے اُستاد کامل اے جہیں کئی رمز سمجھائی
کریندا وار جاں دُشمن دا سر دھڑ توں جُدا ہووے

او کیندا دَور ہا جس وچ علیؓ سائیں مشور سے ڈیندا
کیندے دربار وچ ٹُر کے شہر بانو کیتے وہندا
میڈی گفتار دے انداز نوں خوش بخت پر کھیندا
او کامل مَن نکاح شبیرؓ دا جس نے پڑھا ہووے

ہے ایسا کون جیں کیتے رہیا سِکدا نبیؐ ہووے
جیندی آمد خدا دے دین دی رونق تھئی ہووے
جیندی منشا مُطابق عرش توں نازل وحی ہووے
اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارُ فرمایا خدا ہووے

ایہے صِفتاں ڈسوئیں کس دیاں گِن گِن کے سنوائیاں
سبھے اے خوبیاں ربّ نے عمرؓ فاروق وچ پائیاں
خدا تے مصطفےٰؐ توں اِس دیاں اکھیاں نہ شرمائیاں
ایسے بدبخت دیاں کیتا عمرؓ دا جیں گلہ ہووے

ہے ایسا کون جو سائیںؐ دی مُراد ہووے مُرید ہووے
ہووے عابد محمدؐ دے مُصلّے تے شہید ہووے
او کمتر کھٹ گیا رب دی اوں تے رحمت مزید ہووے
رسولؐ اللہ دے دامن تلے اَج بھی سُتا ہووے

---

(١٢٥)

مُریدِ محمدؐ مرادِ پیغمبرؐ اوجرارِ ابنِ خطاب آگیا ہے
رسولِ خدا دی دُعا دا خدا توں خلاصہ عمرؓ لاجواب آگیا ہے

صحابہؓ نوں پہلے سبھے صدمے بُھل گئے   نبوت تے اسرارِ نُصرت دے کُھل گئے
تھیا برپا ماتم ابوجہل دے گھر
جو ہر گھر دے وچ انقلاب آگیا ہے
تمنّا رسالتؐ دی آیا عمرؓ ہے   جیندے آنڑ سیتی کُھلا رب دا گھر ہے
منوّر تھیا گلستانِ نبوت
فتوحات دا آفتاب آگیا ہے

جیندے خوف توں کوٹ کسریٰ دے ڈل گئے ڈروں جینے کافر جہنتاں دے رَل گئے
ابولہب عتبہ و عتیبہ دے کیتے
پیام قضا بے حجاب آ گیا ہے
عمرؓ دین تے آیا بنڑ کے بہار ہے فتح جس کیتے شہر چھتی ہزار[۳۶]
پٹے شاہی آکھن نبیؐ دا خلیفہ
خلافت دا ثانی نواب آ گیا ہے
خلافت دے منصب تے رعیت دے پہرے مدینے دا بنڑ کے پھرے چوکیدارے
جیندے رعب توں کفر کنبدا گھراں وچ
سمجھدے جو یوم حساب آ گیا ہے
جنگل وچ نگہباں نہر بکریاں دے اور کھوائے کل بکریاں نوں جو کھاندے
اے ستدا تاں چیتے کریندے غلامی
عدالت تے عالم شباب آ گیا ہے
عمرؓ دے علیؓ نال وکھرے پیار ہن او بدبخت جیہڑے عمرؓ توں بیزار ہن
اے تنظیمی گلستن دا آخری مصرعہ
بخاری دا وقت خطاب آ گیا ہے

(۱۲۶)

آیا عمرؓ سائیںؐ نے خوشیاں منائیاں لایا صحابہؓ نے نعرہ
تے کافراں دے دِل جل گئے دِل جل گئے ویری سڑ بل گئے

لوکو عمرؓ مصطفیٰؐ دی دعا ہے اسلام دی آکے عزت ودھائے
رحمت دا ہویا ونڈارا تے کافراں دے دِل جل گئے
آیا صحابہؓ دا سالارِ اعظم بوجہل دے گھر وچ وچھی صفِ ماتم
دشمن دا چلیا نہ چارہ تے کافراں دے دِل جل گئے

پیارا دِلاور بہادر نبیؐ دا — بن ٹھن کے آیا جنگاور نبیؐ دا
مارا ابوجہل مارا تے کافراں دے دل جل گئے

جیندے سی کتنے منتظر گھر خدا دا — آیا عمرؓ نامور مصطفٰیؐ دا
ملیا عدل نوں سہارا تے کافراں دے دل جل گئے

آیا عمرؓ دینِ حق دا شباب — برپا تھیا ہر طرف اِنقلاب
آیا عمرؓ دا جان وارا تے کافراں دے دِل جل گئے

آیا صدیقؓ و علیؓ دا مشیرے — فاروقؓ ایمان والاں دا پیرے
عاقل نوں کافی اشارہ تے کافراں دے دِل جل گئے

قیصر تے کسریٰ دے گنبدے محل — فاروقؓ اعظم دی سُن کے ہکِل
ہونڑاں انہاں پارہ پارہ تے کافراں دے دل جل گئے

ہو کے جاں فاروق اعظمؓ دے تل گئے — شامی سجن کنجیاں ڈیون تے تل گئے
ہر پاسوں ڈِسدا خسارہ تے کافراں دے دِل جل گئے

جہڑے محمدؐ دے منظور ہو گئے — بندے تو کیا شیر مجبور ہو گئے
عداوت نہ ہوندی گوارہ تے کافراں دے دل جل گئے

ملتن عمر باجھ جینا بھی مرنا — ہووے عمر تاں ہے نیکی دا کرنا
کرنہ عمرؓ توں کنارہ تے کافراں دے دل جل گئے

---

(۱۲۷)

شاناں والا عمرؓ جرّار آگیا
مدنیؐ دا منگا ہویا یار آگیا

جس دیاں رب دے حبیب تانگاں کیتیاں — راہ جیندے تکن رسولؐ دیاں اکھیاں
آیا او ہو دِل دا قرار آگیا — توڑوں چل کے ننگی تلوار آگیا

کھڑھیاں اِراداں نال گھروں ٹر چلیا — پھردا پھراندا کھڑھے سنگ آ کے رلیا
دل وچ مدنیؐ دا پیار آگیا — بنڑ کے نبیؐ دا تابعدار آگیا

مکے دے امیراں نال کر اقرار چلا — بنڑ کے شکاری اک کرن شکار چلا
نظر جاں یار دا دیدار آگیا — اکھیں وچ عشق دا خمار چھا گیا
مکے والا سنڑیا جاں حال ایں جوان دا — داں ہو یا ابنِ خطاب تے ایمان دا
غصے وچ ہر سر دا ار آگیا — ساراں تے فاروق دا وقار چھا گیا
آیا اے جوان لگا نعرہ تکبیر دا — ہر کہینوں پتہ لگا سوہنڑیں دے وزیر دا
مدنی دی فوج دا سالار آگیا — ساریاں صحاباںؓ دا سنگار آگیا
بیت اللہ دے در کھلوانڑ والا آگیا — کافراں دے چھکے چھڑاونڑ والا آگیا
بنڑ کے اے دین دی بہار آگیا — مدنیؐ دا پیارا جاں نثار آگیا
بیکساں یتیماں دیاں لہنڑیاں سنبھالاں اس — عدل انصاف دیاں دینڑیاں مثالاں اس
مظلوماں نکھیاں دا یار آگیا — رعیت دا ہو کے پہریدار آگیا
شاہاں جیندے قدماں تے رکھ دیتڑیں تاج ہن — ملنڑیں زمیناں اتے رب ولوں راج ہن
امت دا خدمت گار آگیا — منبر نبیؐ دا لجدار آگیا
لکھاں عمرؓ دے پیار وچ شان ہے — غازیاں شہیداں اتے وڈا احسان ہے
تائیں ساں نوں عمرؓ دا پیار آگیا — نظر نبیؐ دا دربار آگیا

---

(۱۴۸)

اج آیا عمرؓ جوان دشمن جل جل گئے
چھنڑ بھیجیا ربّ رحمان دشمن جل جل گئے

بو جہل عمرؓ نوں بھیجیا کر تدبیراں — کر قتل نبیؐ سر ورد اتے لے جاگیراں
تقدیراں لکھے اج معاف ہو یاں تقصیراں — تیں ہو ونڑاں مسلمان ہے... دشمن جل جل گئے
جینوں منگیا آپ محمدؐ کر کر دعائیں — رب عمرؓ دے نال عزت اسلام ودھائیں
خود رب نے بھیجیا عمرؓ نوں احمدؐ تائیں، تھئی رحمت دی باران ... دشمن جل جل گئے

خوش ہوئے حضرتؐ آندا ڈیکھ عمرؓ نوں — سائیں سینے نال چالایا صاحب قدر نوں
فاروقؓ بلا القاب قدر بر تر نوں ..... ڈتی رب اکبر نے شان ..... دشمن جل جل گئے

توں عمرؓ دی ڈیکھ خلافت کیوں ہے روندا — جے بعد نبیؐ دے ہور نبیؐ کوئی ہوندا
تاں تاج نبوت عمرؓ دے سر تے سہدا ..... ایویں مدنیؐ دا فرمان ..... دشمن جل جل گئے

ایندی ہیبت ڈیکھ کے کافر پئے گھبراون — ایندے جھنڈے ہر ہر ملک اتے لہراون
ایندی ڈیکھ قدر شامی ہتھیار نہ چاون ..... بیٹھے من اس نوں سلطان ..... دشمن جل جل گئے

واہ عدل امیر عمرؓ دا دنیا ہے — کیویں شیر تے بکری رل کے چر دی رہی ہے
چٹھی دریا نیل تائیں جاں عمرؓ دی گئی ہے ..... آیا موج دیوچ اس آن ..... دشمن جل جل گئے

راتیں بھیس وٹا کے حال رعیت دا چاوے — پیا بکھیاں کیتے روٹیاں آپ پکاوے
ایہو پاک نبیؐ دیاں عادتاں یاد دواوے ..... جیندا اچھیریں توں ایمان ..... دشمن جل جل گئے

کھڑ منبر تے ساریہ نوں پیا ہکلاں مارے — ذرا پرت پچھاں پیا دشمن کردا وارے
جاں پرتیاں لشکر دشمن دی ٹھٹھی ہارے ..... ہو فتح گیا میدان ..... دشمن جل جل گئے

کدی کاغذ قلم دوات کیتے ترساویں — کدی گھر گھر کے بہتان فدک دے لاویں
جیکر کجھ حیدرؓ صفدر توں شرماویں ..... ڈتی دختر شاہ مردان ..... دشمن جل جل گئے

کر ہوش نہ ایویں اصلوں عمر نبھا توں — فاروقؓ نوں نہ بے ادبی نال الا توں
لکھتو تنظیم دے نال پریتاں لا توں ..... اج وقت ہے امتحان ..... دشمن جل جل گئے

---

(١٢٩)

منگیا سچی سرکارؐ دا — سائیں احمدؐ مختار دا — بھیجا رب غفار دا — اج آیا عمرؓ
باہنہ سید ابرار دا — ساتھی رفیق غار دا — شاہ حیدرِ کرار دا — اج آیا عمرؓ

حضرت نوں جس دی تانگ ہا او یار بنڑ کے آگیا — رحمت ربدی بدلی وس پئی فاروقؓ نمبر پا گیا
کسریٰ دے کنگرے ہل گئے — مکے دے مشرک جل گئے — کافر نہ کوئی دم ماردا — اج آیا عمرؓ

کعبے دا در کھولن کیتے حضرت عمرؓ بن ٹھن چلا ۔۔۔ مکے دیاں گلیاں دے وچ حیران کر دشمن چلا
آندی لسک شمشیر دی ۔۔۔ دُھم نعرہ تکبیر دی ۔۔۔ کفاراں نوں للکار دا ۔۔۔ اج آیا عمرؓ

مکے شہر وچ لشکر دے اسلام دے غازی چلے ۔۔۔ قدمے رسول اللہ دے سر دھڑ دی لا بازی چلے
اسلام دے داعی چلے ۔۔۔ حضرتؐ دے شیدائی چلے ۔۔۔ دل خوش تھیا ہر یار دا ۔۔۔ اج آیا عمرؓ

ڈس کیں خدا دے گھر دیوچ نعرہ لایا تکبیر دا ۔۔۔ کس نے مُسودہ بھن ڈتا کفار دی تدبیر دا
در ربدے گھر دا کھل گیا ۔۔۔ اعلان جگ وچ ہل گیا ۔۔۔ اسلام دے جرار دا ۔۔۔ اج آیا عمرؓ

آمد عمرؓ دی جاں تھئی یاراں دی تھڑ گئی دید ہے ۔۔۔ سوہنڑیں رسول اللہ نے اُس دن منائی عید ہے
خوش مصطفےٰؐ دے یار ہن ! ! ۔۔۔ دشمن ذلیل و خوار ہن ۔۔۔ ماتم تھیا کفار دا ۔۔۔ اج آیا عمرؓ

او آگیا بھاگاں بھرا نصرت جیندے چُمدی قدم ۔۔۔ عادل عمرؓ دے خوف توں کئی بت گراں چھوڑے صنم
آتش پرست ایران دا ۔۔۔ فارس تے ترکستان دا ۔۔۔ خادم تھیا دربار دا ۔۔۔ اج آیا عمرؓ

فاروقؓ علیؓ دا یار ہے آپس دیوچ بہوں پیار ہے ۔۔۔ فاروقؓ دا منکر جیہڑا اُس توں علیؓ بیزار ہے
قرآن توں او دور ہے ۔۔۔ حضرتؐ دا نا منظور ہے ۔۔۔ موسم نہیں تکرار دا ۔۔۔ اج آیا عمرؓ

کمتر صحابہؓ دی سدا تعریف کر تحریر وچ ۔۔۔ مدحت عمرؓ دی کر بیاں ہر ہر جگہ تقریر وچ
دلبر رسولؐ پاک دا ۔۔۔ شاہ سیّد لولاکؐ دا ۔۔۔ محسن ہے آل اطہار دا ۔۔۔ اج آیا عمرؓ

---

(۱۳۰)

جانڑیں جہان سارا رتبہ عثمانؓ دا
ہے ذی النورینؓ درجہ ابن عفان دا

پنجویں پیڑھی وچ سوہنڑاں رلیا رسولؐ نالے — رشتہ دامادی والا رب دے مقبول نالے
پہلے سمجھاواں تینوں مصرعہ عنوان دا — ہے ذی النورینؓ درجہ ابن عفان دا
صلح حدیبیہ وچ کیڈی توقیر ڈھی ہے — جیں کیتے چودہ سو دی حضرتؐ نے بیعت لئی ہے
اپنے ہتھ سارا ہتھ توں حضرت عثمانؓ دا — ہے ذی النورینؓ درجہ ابن عفان دا
نہج البلاغہ دے وچ خطبہ ہے شاہ علیؓ دا — حیدر تحریر کیتا رتبہ رب دے ولی دا
تینوں وسواس ہویا جیندے ایمان دا — ہے ذی النورینؓ درجہ ابن عفان دا
باقی کیا کیا سناواں رتبے رب دے ولی دے — تریجھا خلیفہ بنڑ کے بیٹھا منبر نبیؐ تے
پیارا اے ناشر بنڑیا رب دے قرآن دا — ہے ذی النورینؓ درجہ ابن عفان دا
شہر مدینے اندر قحط دا سال آیا — کر کے خرید گندم سوہنڑاں عثمانؓ لایا
ٹکیاں تیاں تے چلدا فیض ایندے دان دا — ہے ذی النورینؓ درجہ ابن عفان دا
شہر مدینے اندر حضرت نے کھو کھٹایا — پیاسے لوگاں توں پانی اپنے کھو دا پلایا
اج بھی موجود ہے او منبع فیضان دا — ہے ذی النورینؓ درجہ ابن عفان دا
سارے جگ توں زیادہ ڈسدا صاحب حیا دا — خادم ساری عمر دا پیارے رسول اللہ دا
مدنیؐ مشکور ہویا جیندے احسان دا — ہے ذی النورینؓ درجہ ابن عفان دا
عزت شہادت والی حضرت عثمانؓ پائی — ملی اعلیٰ فضیلت جانڑیں ساری خدائی
در تے حسنینؓ ڈیندے پہرہ سلطان دا — ہے ذی النورینؓ درجہ ابن عفان دا
حیدرؓ کرار جدوں کیتی پہلی سگائی — گاہنڑیں تلوار رکھی پیارے عثمان غنی چھڑائی
کیڈا علیؓ تے احسان ایں مہربان دا — ہے ذی النورینؓ درجہ ابن عفان دا
مرضی ہے رب اکبر دی جینوں ہدایت کرے — ابوجہل نبیؐ نوں آکھے اے جادوگرے
کھوٹے کھرے پئے ترنڑ وقت امتحان دا — ہے ذی النورینؓ درجہ ابن عفان دا

رُتبے چواں دے نظرن ساری امت توں عالی ملکتی جیکر کسے دی اکھ ہووے ڈیکھن والی
ہے ذی النورینؓ درجہ ابنِ عفان دا اندھے توں کیا ڈسیوے چن آسمان دا

---

(۱۳۱)

میں عثمانؓ دی شان توں جان واراں
جیں اسلام تے خرچ کیتے ہزاراں

جیں نوں شرف ملیا نبیؐ دی دامادی
بھئی گھر محمدؐ دے دو بار شادی
جیندے سر تے سجدی ہے چادر حیادی
مگر شرم کیتا نہیں بغض ماراں
ایں عثمانؓ دی شان پچھ توں علیؓ توں
یا پچھ مصطفیٰؐ ربّ دے پیارے نبیؐ توں
یا تحقیق کر توں کتاب ربّی توں
جیں تے خونِ عثمانؓ دیاں لڑھیاں دھاراں
نہ قرآنِ ناطق نوں پڑھ کے ڈھوئی
لے بیعت رضوان کیں کیتے ہوئی
نہ حسنینؓ توں اس دی عظمت پچھوئی
ڈتا در تے پہرہ جنہاں پہرے داراں
ہے مشہور جگ تے غنیؓ دی سخاوت
سکھی اپنے آقا محمدؐ توں عادت
نصیب ہووے اُس دی قبر دی زیارت
ڈتا جس نے چندہ اُٹھاں دیاں قطاراں

جنّت دی بشارت ڈِتی مُصطفےٰ ﷺ ہے
رضا دی چِٹھی آپ بھیجی خدا ہے
مگر اج دا بھنگی غنی رضؓ تے خفا ہے
ڈسیوں جیندے ہتھ اے چُٹّے مطہراں

جہالت دے وچ بھُل گیوں کیوں قبر نوں
اوں مشکل عدالت تے رب دے قہر توں
رنجایا ئیں ہرجا تے رب اکیو نوں
جہنم دے وچ کھاسیں جڑ جڑ کے ماراں

محمدؐ دے یاراں دے ڈُتے تراے
گئے کر کمائیاں او سب شاناں والے
لدھی دین نبویؐ دی ہر جہا سنجالے
انہاں دی بدولت ڈسن اج بہاراں

تہیں جیں دا گستاخ غنیؓ نال پیارے
ہوسی اُس توں بیزار حیدرؓ کرار دے
وصول ہوسن اُس روز اج دے اُدھارے
ہیں رب سائیں دے فرمان کیویں وسارا

دیوانِ کمتر

حصّہ دوم

(١)

ایمان والو اے بھولے بھالو اس شرک توں باز آؤ آخر نہ اپنی ونجاؤ
اوہ رب ڈاڈھا مالک خالق تے پالک سمجھو تے سوچو بھراؤ آخر نہ اپنی ونجاؤ

اول اس مہربان احسان لایا، ناپاک قطرے توں بندہ بنایا۔
ہر انگ ٹھہایا جڑ جڑ سجایا، کوئی نقص ہے تاں ڈساؤ ،، ،،
ڈساکیں غذا دا کیتا انتظام، زمیناں تے موسم اُسے دے غلام
ہر شے اگاون پالن پکاون، شربت پیو میوے کھاؤ ،، ،،
ہر پھل دی لذت اتے رنگ جدا ہے، ایویں بن گئے دل تیڈی جیویں چاہے
کوئی ہور آوے کر کے ڈکھاوے، آؤ سانوں ڈکھاؤ ،، ،،
اس نال جوڑے تیں کئی حصے دارے، کئی پیر مُشرک تیڈے تیر مارے
نہ مشکل کشا ہن نہ ڈکھڑے ہٹاون، کوڑاں توں دامن چھڑاؤ
اس شرک برباد کیتا لکھاں نوں، سارے پیغمبر رُٹھے مُشرکاں توں
گئے لیندے چارے پلا آخر اُو مارے، قرآن وچ جھاتی پاؤ ،، ،،
مُشرک کیتے جب شفاعت حرام، جھک جھک کریں توں انہاں سلام
دوزخ دی بھاہ ہے رب سانجھا بچائے، اس بھاتوں جندڑی بچاؤ
اگر شرک کیتا ہے چاچے نبیؐ دے، رب نے جہنم ڈتا کر رسید ہے
قرآن کھولو جندڑی نہ رولو، اس شرک نوں ہُنر بھلاؤ ،، ،،
محمدؐ دے شاناں توں قربان جاواں، طاقت نہیں کیویں گن کے سناواں
اسے مسئلہ ڈسایا ہر ڈکھ اٹھایا، اس نال دلڑی رلاؤ ،، ،،
ایندا اشان تک پڑھدے کلمے تیجھر ہے، مگر مشرکاں تے نہ ہوندا اثر ہے
اہیے ہارے سارے گئے بازی ہارے، اس راہ توں پیر اہٹاؤ

محمدؐ دے منکر تے لعنت خدا دی، مُشک اُتے اِس توں سمجھیں زیادی
ولی جو کھرے ہِن او بیشک سچے ہِن، کوڑاں توں متھے نہ لاؤ

نہیں شرک جتنا گناہ کوئی ہور ے، توحید چھوڑن حقیقت دے چور ے
توڑیں ہووے سیّد یا عالم ہو جید، اِس ہتھ نوں اُس توں بچاؤ
آخر نہ اپنی ونجاؤ

---

②

پہلے اپنا عقیدہ بنا ساتھیا، شرک وِچ آخرت نہ ونجا ساتھیا

سَاڈے کئی وَسدے گھر شرک بَرکرڈِتے
ساتوں پہلے کئی سُنج شہر کرڈِتے

ذرا قرآن دے نیڑے آ ساتھیا
شرک دِی رب ڈتی کیا سزا ساتھیا

شرک کیتا جنہاں کیویں برباد تھئے
ایسے برباد تھئے وَل نہ آباد تھئے

شرک دی مَرض ہے لادوا ساتھیا
اِس توں بچ باقیاں نو بچا ساتھیا

شرک سانگے محبّت دے آندا رہیا
اس محبّت توں ہر دھوکا کھاندا رہیا

اِس توں ڈَرا اِے گناہ ہے وڈا ساتھیا
لیسیا نہ متھے مصطفےٰ ساتھیا۔

نام جس دا خدا شرک توں پاک ہے
ایویں فرما گیا شاہ لولاک ہے

سائیں دے فرمان نہ ہر گز بھلا ساتھیا
کملی والے دا دل نہ رنجا ساتھیا

رب ہی نذرانیازاں دا حق دار ہے
اس دا کوئی نہ کہیں جا حصے دار ہے

توڑے ہن انبیاء اولیاء ساتھیا
جھولیاں چا کے منگدے دعا ساتھیا

لائق سجداں دے او لائق سڈ سور دے
ہر کیتے مفت نعرے نہ لازور دے

حق رکھدا او سڈ سور دا ساتھیا
جیڑھا ہر اک دا مشکل کشا ساتھیا

ہر گھڑی ہر جگہ جہڑا موجود ہے
کل خدائی دا معبود مسجود ہے
رب رحمان داناں پکا ساتھیا
ڈیندا چھری تلے جو بچا ساتھیا

ساری کونین تے اس دی شاہی ڈِسے
ایندی محتاج ساری خدائی ڈِسے
اپنا سر اس دے در تے جھکا ساتھیا
رو کے ہر عرض اپنی سنا ساتھیا

اپنے کمتر دیاں عرضاں بھلا دیں نہ تو
کوڑے ڈٹ دھوکے بازاں دے وچ آ دیں نہ توں
اہے توحید وچ ہے بقا ساتھیا
کوئی چارہ نہیں اس سوا ساتھیا۔

(۴)

اس شرک توں بچ شرک دے وِچ کئی گھر گل گئے
بچ گئے در محبوب محمدؐ دا جو مل گئے

واحد ہے فقط اس دی ہے کونین تے شاہی ہر چیز توں ظاہر اوندی قدرت دی گواہی
محتاج اوندے در اُتے ہر وقت خدائی اودر ہے جتھوں ڈر کے لکھاں منگد فضل گئے۔
اس شرک جہیں ہور نہ مردود بیماری اس شرک دے وِچ غرق تھیا امت جیندی ماری
افسوس ایں توں بچ نہ سکی قوم بے چاری توحید نوں سمجھن نہیں چیتے جید ے دل گئے۔
توحید دا مضمون نبیاں ہے ڈسایا اس شرک کنہاں قوماں نوں دھرتی تے رُلایا
جیں خالق و مخلوق دے وِچ فرق نہ پایا برباد تھیئے بنڑ دے جہنم دا او بل گئے۔
مخلوق نوں خالق دا انگوں سورین تے پکاریں اس ضد وِچ فرمان محمدؐ دے وساریں
آئنبض ڈکھا شرک دا توں سخت بیماریں توحید جینوں بھا گئی ڈکھڑے سبھے ٹل گئے۔
احمدؐ توں سوا ہر اُتے کئی مشکلاں آئیاں بن رب دے ڈسا کون ہے جیں ٹال ڈکھائیاں
قرآن دیاں آیتاں تینوں نظر نہ آئیاں اس شرک دے چکر وِچ کئی مارے عقل گئے۔
جیں ہور نوں ڈیویں نہ جو حق خاص خدا دے لوگاں نوں بھلے روز ازل کیتے جو وعدے
ہر اک کنوں پچھناں ہے خدا روز جزا دے قرآن دے وِچ فیصلے تھی صاف اٹل گئے۔
ہر جا اُتے معبود ہو وا رب دے نہ کوئی اللہ دی اس صفت نوں جا جا تے ونڈ وئی
نبیاں تے ولیاں اُتے الزام لیوئی او حاضر ناظر نہیں جو آئے تے وَل گئے۔
کمتر نوں تیڈی خیر ہے درکار بھر اوا توحید سوا زندگی بےکار بھر اوا
توحید دا دل نال کر اقرار بھر اوا دل نال جیں توبہ کیتی او گر دے سنبھل گئے

(۴)

ناداں نہ تھی کجھ فرق رکھ خالق اتے مخلوق دا
بچ شرک توں اِس شرک وِچ اپنی قیامت نہ وِجا

عملاں توں پہلے دِل دے وِچ اپنا عقیدہ جوڑ توں
رب توں سوا سڈ سور وِچ غیراں دا دامن چھوڑ توں
اے شرک ہے دوزخ دا راہ اِس شرک توں منہ موڑ توں
توحید بن تیڈے عمل دا ٹھل ہن پونڑاں سکا۔

آکھیں توں حضرت پیر ہے بڈھڑی دا بیڑا تار د
سڈ سور وِچ کھڑ توں بہاول حق نوں ہر کلاں مار
تحقیق کر راہ بُھل گیوں توحید دے باز ار د
اس شرک دی منڈھی دے وِچ وکدا پیا سودا تیڈ

اِس شرک پہلے کر ڈِتے کئی وسدے گھر برباد ہن
تعداد وِچ ہو سن لکھاں جیڑھاں دے ناں نہیں یاد ہن
اِس شرک توں بچ گئے جیہڑے اس اُنہاں جہاں او شاد ہن
توحید دا مسئلہ سمجھو اسلام دی ہے ابتداء

سڈ سور اوس نوں جیں اُتے آتی کڈیں مشکل نہ ہو
منگ اس کنوں جیہڑھا کسے در دا تھیا سائل نہ ہو
ہیڈے اشاراں کو سمجھسی او جیہڑا جاہل نہ ہو
ہنڑ اے جیہاں صفتاں والا ڈس کون ہے رب توں سو

عزت نفع دِھی پتر جے تیکوں ہووے درکار ہے
رب توں سوا کہیں ہور توں منگڑاں تیڈا بے کار ہے
اُس دی خدائی وِچ اوندا کوئی نہ حصہ دار ہے
مالک اکلا ہر جگہ ساری خدائی دا خدا

کامل اُساڈے رہنما او پیشوا ہن سب دے سب
منگیں فقط اک رب کنوں جس چیز دی ہووی طلب
اے سب اوندی مخلوق نوں گئے ہن ایہو رستہ ڈِکھا

مشرک جہنم وچ سدا رہنڑاں خُدا بھیجی سزا
مشرک کیتے ہرگز نہیں کرنی شفاعت مصطفےٰ
ہمشرک تے جو ہونڑا عذاب اُس دی نہیں کوئی انتہا
اس شرک دے نیڑے نہ جا بھل کے کدی دھوکا نہ کھا

توحید بن تیڈا عمل اُس روز کم نہیں آونڑاں
اِک پل دا اتھ مہمان توں آخر تیں اِک دن جاونڑاں
تنظیمیاں تے فرض ہے وَل وَل تینوں سمجھاونڑاں
تنظیم دے خادم تیڈے کمتر نے کیتا حق ادا۔

شانِ
رسالتُ

(۵)

چڑھا آمنہؓ دا چن پیار اتے سارا جگ رنگیا گیا
ایہو ہاشمی راج دُلار اتے سارا جگ رنگیا گیا

عرشیں فرشیں تھئی روشنائی
پہنچی آن حلیمہؓ دائی
ڈِتا رب سائیں پہلا وارا

جاگے بخت گنہگاراں دے
روندیاں ڈردیاں بے چاراں دے
ہر بیکس دل دا سہارا

بن گئے بگڑے کاج لکھاں دے
پھر گئے دِن کُل مظلوماں دے
آیا مطلب دا ماہ پارا

ڈھا پھا پئے گئی بُت خاناں وِچ
کُفر تے شرک دے ایواناں وِچ
جدوں باطل نوں للکارا

دوروں آئے کئی عزتاں پا گئے
یاریاں لا کے توڑ نبھا گئے
کیتا ربّ سائیں آپ ونڈارا

اوّل یار صدّیقؓ سچارے
ہر مشکل وِچ یار دا یارے
نہیں کہیں جا ہمت ہارا

کمتر اس درنوں نہ چھوڑیں
نت نت نویاں نعتاں جوڑیں
اِس دَر بن نہیں چھٹکارا

٦

کونین وچ ختم نبوت مصطفےٰ دی شان ہے
بعد اس دے جو دعوہ کرے کذاب ہے شیطان ہے

صدّیق دے دورِ خلافت وچ اُٹھے جتنے نبی — یک لخت او تہہ تیغ تھئے ساراں دی گت بڑی گئی
تاریخ داناں توں پچھو جھوٹاں دا کیا میزان ہے

انگریز دا خود کاشتہ پودا غلام احمد تھیا — آیا فرنگی پالتو اسلام دی چادر چھکا
بہروپیاں دے روپ وچ آیا اے بے ایمان ہے

جھوٹا نبی اسلام وچ مُرتد ہے مردود ہے — ذریت جیندی ناپاک اَج ربوے دیوچ موجود ہے
جیندے طفیلوں مُلک وچ کتنا تھیا نقصان ہے

مرزے دے ہر کردار دی اسلام وچ تردید ہے — کافر ہے اِس کافر دی جو کردا کھڑا تائید ہے
ہر جھالا ہوا اِس مُلک وچ تنظیم دا اِعلان ہے

ختم رسُلؑ سائیں مصطفےٰ دا اے وڈا گستاخ ہے — مائی فاطمہؓ دا بے ادب حسنین دا گستاخ ہے
بد بخت پڑھ کے بُھل گیا اللہ دا فرمان ہے

منکر جیہڑا ختم نبوت دا وڈا دجّال ہے — مردود تھی کے مر گیا حالوں تھیا بے حال ہے
دعویٰ میڈا الاریب ہے تائید وچ قرآن ہے

کمتر سمجھ بد بخت تے تیڈی نظم ہے بے اثر — ختم نبوت دا جیہڑا منکر او ندی تردید کر
مؤمن اُتے کافر کیتے تیڈی نظم پہچان ہے

اُمّت دی کشتی کھاندی ہلارا — شافع محشر سانوں تیڈا سہارا

بے عملاں بے کاراں نوں محشر دا ڈر ہے — شفاعت تساڈی تے ہر دی نظر ہے
ہتھوں ربّ دے رحمت دا ہونڑاں وڈا ارا

ڈِٹھا آمنہؓ ہر توں پہلے نظارہ　　صحابہؓ دی قسمت دا چمکا ستارا
مِلا پہلا صدیقؓ اکبر نوں وارا

خدائی توں وکھرے مِلے تینوں شانِ　　فلک تے تیڈا حق تھیا میزبانِ
جِتھے توں گیوں نوریاں دم نہ مارا

توں آیوں منوّر تھئی کُل خدائی　　اندھیراں دے وِچ تیں کیتی روشنائی
تیڈے دم کیتا کفر نوں پارا پارا

تیں مخلوق نوں رب دا رستہ ڈِکھایا　　لکھاں مشرکاں نوں موحّد بنایا
صداقت تیڈی سارے جگ نوں سنوارا

اِنہاں داتوں وارث جنہاں دا نہ کوئی　　جہڑا در تے آیا گیا رنگیا سوئی
تیڈا در تھیا ہر بے چارے دا چارا

تیں بکھیاں تے تسیاں دیاں خبراں لیاں　　تھیاں خوشیاں حاصل سبھے مونجھاں گیاں
اُو تر گئے جنہاں سمجھا تیڈا اشارا

نہ صدیقؓ وانگوں کِسے عزتاں پائیاں　　عمرؓ وانگ نہ کیتیاں کھیں کمائیاں
کیویں رنگیا پیارا حبشؓ دا دُلارا

ذرا لوگو سمجھو تے سوچو اے گلّ　　ایں قرآن دے فیصلے ہن اٹلّ
کیتا حق تے باطل دا جس تے نتارا

محمدﷺ دیاں صفتاں پڑھ پڑھ سنیسوں　　صحابہ دی مدحت وظیفہ بنیسوں
انہاں باجھ کمترؔ نہ ہوندا گذارا۔

(۸)

جنہاں دلوں دلوں اکھیں نال مدنیؐ دے لائیاں
ربّ ڈیتاں انہاں نوں کیویں شاہاں اتے شاہیاں

انہاں دے نصیباں نال کہندی کیا مجال ہے — سُتیاں بھی آئی رَلے مدنی دے جال ہے
جنہاں تک تک مکھڑے نوں صدراں لہائیاں
این قحافہ کیویں بنڑیا صدیقؓ ہے — ساریاں صحابہ کنوں قدر وِدھیک ہے
جیں یار نال سنگتاں نی رَل کے نبھائیاں
عجب نصیب جاگے عمرؓ غیور دے — بنڑ کے مرید آیا قدمیں حضور دے
جیں شیراں نال بکریاں رل کے چرائیاں
ایڈے وڈے رُعباں والا جمیانہ جایا ہے — جس نوں رسول پیارے منگ کے لے آیا ہے
جیں مدنی دے ویریاں توں واریاں لہائیاں
شادی علیؓ دی تھئی خرچ عثمانؓ دا — محسن کیڈا اُچا شاہؓ مردان دا
گھر جیندے مدنیؐ دیاں دو دھیاں آئیاں
یار اندا یار سوہنڑاں خیر گیر ہے — دشمن کیتے ربّ دی تقدیر ہے
جس مرحب جیہاں دیاں دھجیاں اُڈائیاں
تقیہ کریندا ہوندا بزدل جہڑھا ہے — تقیے دا جوڑ ساڈے پیر نال کیڑھا ہے
جیندے بچاں دیاں مرنوں نہ دِلاں گھبرائیاں
مدنی دے یار سارے شیر اندے شیر ہن — جتھے کتھے کافراں دے منہ ڈتے پھیر ہن
کیویں اسلام کیتے انہاں لڑیاں لڑائیاں
قسمت ماری جیندی حق نہ سکھاندا ہے — ربّ دے قرآن نوں اے کنڈ کرباہندا ہے
انہاں اُچے اُچے نعریاں تے کیتا وڈائیاں
بھیڑیاں نوں بھیڑ کدے چھوڑنا نہ چھوڑیا — حق نال دِل انہاں کدے بھی نہ جوڑیا
توڑ مے کمتر لکھ لکھاں نظماں سنائیاں

۹

محمدؐ دے سر تے امامت دا سہرا نحدائی جیندی ہنڑ کھڑی مقتدی ہے
حقیقت کھلی رات معراج والی جاں سدرا تے پہنچا اساڈا نبی ہے

گیا رُک جو سدرہ اُتے تاں جاندا یقیناً اوسردار ہا نور یاندا
اُوندی انتہا ہے، ایندی ابتدا ہے محمدؐ دی

چواں پاسوں عربی دے رحمت دا گھیرا، گیا کوئی نہ جتھ مصطفیٰ پایا پھیرا
اُتھاں جاکے دیدار اللہ دا کیتا، محمدؐ دے شاناں دی حد نہ رہی ہے

اے پہلا سفر چلیا جبریلؑ نال لے اے ڈوجھا سفر نال چلنا محال لے —
گھروں جاکے صدیقؓ نوں سائیں جگایا اے ہجرت دی رات تے مشکل گھڑی ہے

اولے رات جتھ خوف ہے دشمناں دا، اتھاں جاکے لانڑاں ہے سودا اسراندا
مگر پیارے صدیقؓ نہ ساتھ چھوڑا، وفا ڈیکھ حیران ہو یا وحی ہے

اوجبریلؑ ہا جہڑا سدرہ تے رکیا، اے صدیقؓ جو اج تاں نال سُتیا
نہ دامن محمدؐ دا اج تائیں چھوڑا، مگر ویری بدبخت اج بھی شکی ہے

محمدؐ نے بازو پکڑ کے ڈکھایا، بہشت بریں دا بھی ذمہ اُٹھایا
مگر چمٹے خیلاں اجاں ضد نہ چھوڑی، خدا جانے اے ضد کتھوں جا سکھی ہے

میںوں شک اے ابن سبا دے سپاہی، اس ہر چال اُلٹی انہاں نوں سکھائی
علیؓ دا ہے نعرہ عمل سارا اُلٹا، علیؓ نال کے جیئیں صحبت پکی ہے

اے سب دین ابن سبا نے بنایا، جہڑا چمٹے خیلاں جیہاں نوں سکھایا
نبیؐ نہ ڈسایا علیؓ نہ پڑھایا، اے توڑوں کسے لکھ بھیجی چٹھی ہے۔

مہربان نہ ناراض کم تے ہوویں، جے ہوویں تاں اپنے وڈیراں نوں رو ویں
جنہاں تینوں اے دین گھڑ کے سکھایا، سند اپنے ہتھ نال لکھ کے ڈتی ہے۔

۱۰

درِ مصطفےٰ تے جو آگیا ربّ توں او مرتبے پا گیا
محشر دا فکر او کیوں کرے ضامن جو سائیں نوں بنا گیا

خوش بخت او خوش نصیب ہن ، وسدے جو سائیں دے قریب ہن
کتنا نرالا اے قرب ہے ، حیدر جنہاں نوں رلا گیا۔

جس جا اُتے وسدا ہے نبیؐ ، جنّت توں شان اُس دی ودھ گئی
نادان ہے جہڑا شک کرے ، دھوکہ کسے توں او کھا گیا

اوّل جو نبیؐ دا یار رفیق ہے ، صدیقؓ ہے او صدّیقؓ ہے
باقی ایندا قرضہ دین تے ، خود مصطفےٰؐ فرما گیا

اس تے فدک دا جو شک کرے ، پہلے علیؓ توں او پک کرے
مسئلہ فدک دا ہے سچ اگر ، چُپ کر علیؓ کیوں نبھا گیا

ترے راتاں او مٹھیاں غار دیاں ، کس چائیاں لذتاں دیدار دیاں
اس نال کیندی کیا ہمسری ، دھوتا کفن جہڑا پا گیا

جو فیصلہ سائیں دا بھُل گیا ، او پٹدے پٹدے ہے رُل گیا
حقدار ربّ دے عذاب دا ، اس توں جہڑا کنڈ ولا گیا

ہے مقتدی جس دا شاہ علیؓ ، امت توں شان اِسدی ہے بھلی
ساراں دا روحی اِمام ہے ، جس نوں محمدؐ بنا گیا

کمتر سنیندا ہے گل کھری ، سُنّی اصل وِچ ہے حیدری
حیدر دے ہر ایک فعل نوں سُنّی ہے جو اپنا گیا۔

(۱۱)

آیا غم عاصیاں دے کھانڑ والیا   بھلیاں نوں سدھا راہ لانڑ والیا

نبیاں دا اُمتاں تے تھیا جاں ونڈارا ہے
رَبّ سانوں اپنا حبیب ڈتا پیارا ہے
سُتی مخلوق نوں جگانڑ والیا
ربّ نال بندان نوں ملانڑ والیا

ایہو جیہاں شاناں والا آیا نہ کوئی آنڑا ہے
اس جیہاں شان کسے پایا نہ کہیں پانڑا ہے
جوڑے پلکے عرشاں تے جانڑ والیا
ربّ تائیں عرضاں پہچانڑ والیا

بتاں دے پجاریاں نوں ربّ نال جوڑیا
کفر دے کوٹاں نوں اشارے نال توڑیا
پتھراں توں کلمے پڑھانڑ والیا
چپے چپے فیض نوں کھنڈانڑ والیا

نیڑے نیڑے وسدے کئی ہوندے گئے دور ہن
بھاگاں والے دوروں آکے تھئے منظور ہن
فارسی نوں اپنا بنانڑ والیا
رُتبے بلالؓ دے ودھانڑ والیا

کسے جاتے چھوڑا نہ صدیق سنگ یار دا
مکے دے بازار اوکھی غار تے مزار دا
جھولی وِچ یار نوں سمانڑ والیا
لذتاں دیدار دیاں چانڑ والیا

جس دا صدیقؓ اُتے آندا نہ یقین ہے
اُس دا علیؓ دے نال رلدا نہ دین ہے
دین اوندا اچھے وجانڑ والیا
دُورے اُتے اُچے نعرے لانڑ والیا

ڈتیاں علیؓ دے جیئں نکاح دیاں گواہیاں ہن
انہاں دے ایمان اُتے تہمتاں تیں لائیاں ہن
کتھے ہتھ پایو ہتھ پانڑ والیا
غیراں نوں عقیدے تے ہسانڑ والیا

لسے دا بھی سنّی جیہاں پکا نہ عقیدہ ہے
سنّی جیہاں کوئی بھی مرید نہ علی دا ہے
ہوش کر حیدری سڈانڑ والیا
ببر رسول نوں لجانڑ والیا

کمتر کوڑے ڈٹ کسے دے نہ چیندا ہے
مدنیؐ دے یاراں دیاں صفتاں لکھیندا ہے
حق نوں اے کھول کے سُنانڑ والیا
بھنگیاں دے دھوکے توں بچانڑ والیا

جئیں گھر دیاں نوری ملک دربانیاں کردے
تاجاں والے کئی شہنشاہ اس در دے ہن بردے
وسدا اُتھے کونین دا سلطان محمدؐ

مسکن ایہو محبوب دے رلڑے مجاں دا
بغلاں دیو چ کملی والے جینوں ڈتی ہے جا
لجدار ہے لجدار ہے لجدار محمدؐ

صحابہؓ ہن محمدؐ دے محمدؐ ہے صحابہؓ دا
جنت انہاں نوں مل گئی مدنی ڈتا فرما
منکر صحابہؓ توں ڈسے بے زار محمدؐ

کوثر اُتے صدیقؓ عمرؓ نے ہوونڑاں ساقی
اسلام تے صدیقؓ دا قرضہ اجاں باقی
جس دی وصولی دا ہے ذمہ وار محمدؐ

جس ڈیں اتھاں صدیقؓ دیاں قربانیاں تلسن
دشمن اُتھاں صدیقؓ دے جا جا اُتے رُلسن
صدیقؓ دا جا جا ہوسی دھڑ دار محمدؐ

رحمت کیتی تقسیم واہ کونین دے سائیں
چہرہ جنہاں زخمی کیتا گئے لیندے دعائیں
دشمن دا وی خواہ ہے من ٹھار محمدؐ

سرکارِ دو عالم تیڈے ہر حال توں صدقے
صدقے تیڈے اخلاق توں اقبال توں صدقے
کافر نوں وی بھاندا تیڈا کردار محمدؐ

اے جیہی سچی سرکار نال آ ونج بنا کمتر
بنڑسی شفیع اس روز دا لجپال لجپردر
چھڈسی نہ تینوں لے کر جلسی ا. ۱۸۴

شان

○

حضرت ابراہیم علیہ السلام

(۱۳)

پیارے خلیل اللہ نوں حق پاک ازماونڑ لگا
ڈاڈا محمدؐ دا خدا توں مرتبے پاونڑ لگا۔

دل ول ڈٹھا جاں خواب ہے کردا ہا تعمیل ہے — آخر آکھے اسے ہاجرہ رب منگدا اسمٰعیل ہے
بن ٹھن کھڑا پیارا پسر امڑی تو مکلاونڑ لگا۔

اتنا انوکھا امتحان ہویا نہ زیر آسمان — کہیں بھی ڈٹھا نہیں اے جہاں کوئی کارنامہ درجہاں
فرزند نوں کہونڑ کیتے پیو آپ لے جاونڑ لگا

اک ہتھ چھری ہے ہتھ رسی دلبند دی انگلی نپی — اے بھی نبی او بھی نبی حد مک گئی تعمیل دی
ڈوہیں ٹرپئے بھاگاں بھرے رحمت نوں جوش آونڑ لگا

لیٹا ذبیحؑ منہ بار ہے پالنڑ لگا اقرار ہے — ذبح کیتے تیار ہے رب دی رضا درکار ہے
اکھیاں اتے بدھا پٹی دل پیو نوں سمجھاونڑ لگا

ہتھ وچ چھری چاکے نبی بچڑے دی گردن تے رکھی — گل تے رکھی ول ول چھکی لیکن چھری ورکدی گئی
منظوریاں دی ڈاک عرشاں توں وحی چاونڑ لگا

مونجھا نہ تھی رب دا نبیؑ تو ڈوں تھیاں منظوریاں — جبرئیلؑ آکھے مرحبا تیں کر ڈکھایاں پوریاں
سنت تیڈی باقی رہسی رب آپ فرماونڑ لگا

کمتر کرے منظور حق ہر اک دیاں قربانیاں — محبوب دی امت کیتے اس ڈیہنہ ہوون آسانیاں
جس روز دی پیشی کنوں دل ہر دا گھبراونڑ لگا

---

(۱۴)

اج ابراہیمؑ دی سنت نوں ہر مومن پیا دہرییندا اے
محبوب دی آخری امت دے درجے حق پاک ودھیندا اے

جاں ابراہیمؑ نے خواب ڈٹھا، تعمیل کیتے بے تاب اٹھا
ول حضرت اسماعیلؑ تائیں اس خواب دا حال ڈسیندا اے

دل ہاجرہ نال کلام تھئی، چا ترت ڈسائی گال نبیؑ
لکھ واریں اسمٰعیلؑ ڈیواں ربّ جیکر طلب کریندا ہے

فرزند نوں غسل کرا بیٹھی، ڈے کنگھیاں جوڑ ٹھا بیٹھی
سونہڑیں پوشاک پوا بیٹھی، ربّ نیتاں دے پھل ڈیندا ہے

ہوا اسمٰعیلؑ تیار کھڑا، وچ تار صبر دے تار کھڑا
قربان ذبیحؑ دیاں صبراں توں پیا موتوں نوں آپ سڈیندا ہے

پیو پتر نوں لے کے نال چلا، چھری بھی تیز سنبھال چلا
ہر قدم تے ربّ دی حمد و ثنا، سائیں جاں جاں قدم اٹھیندا ہے

منہ بار اے پتر لٹا بیٹھا، چھری نوں ہتھ وچ پا بیٹھا
رکھ اسمٰعیلؑ دی گردن تے پیارا ابراہیمؑ چھکیندا ہے

حد صبر خلیلؑ دی مک گئی ہے، چھری بھی چلن توں رک گئی ہے
اُس تیز چھری دے دھارے تلے دُنبہ حق پاک بھجیندا ہے

سچ خواب نوں کر ڈکھلایا ہے، واہ شان خلیلؑ نے پایا ہے
کھل گئے دروازے رحمت دے، پیا ہر کوئی عزتاں پیندا ہے

کمتر دل نال جو لا گئے ہن، رتبے حق پاک توں پا گئے ہن
جنت ہے ورثہ مومن دا، رب عملاں باجھ نہ ڈیندا ہے۔

---

(۱۵)

کارنامہ پھر میں دہراواں خلیل اللہؑ دا
ہاجرہؓ دے کھیر دی تاثیر تے صد مرحبا

بھل نہیں سکدا کوئی مومن تیڈے اس کار نوں
گوشہ جگر ڈے کے کیتو راضی ربّ غفار نوں
فلکاں اتوں تیڈا عمل حیران تھی ملکاں ڈٹھا

کیویں ذبیحؑ نوں دُھو دھوا اَمڑی کیتا تیار ہے   واہ پیو دا استقلال ہے فرزند بھی لجدار ہے
رب دی رضامندی کیتے کہیں بھی نہیں سرفا کیتا

پیو پُتر رَل کے ٹُرپئے ہسدی کھڑی تقدیر ہے   میدان وچ پوری تھئی واہ خواب دی تعبیر
حَد مُک گئی پیو دے ہتھوں نور نظر کُسدا اپیا

اِک دے کُسن دی شوق توں گردن ذراہلدی نہیں   بیٹے نوں کُہن دا شوق ہے لیکن چھری چلدی نہیں
اِن دے صبر دی انتہا اُس دے صبر دی انتہا

مالک چلن ڈیندا انہیں چھری تھئی مجبور ہے   قربانی اسمٰعیلؑ دی رب توں تھئی منظور ہے
بدلے ذبیح اللہ دے چھری تلے دنبہ کُٹھا

کمتر دُعا منگ ہر دی قربانی دی منظوری ہووے   بخشش گنہگاراں کیتے سکداں دی سِک پوری
روضہ محمّد داڈکھا ہر دی ایہا ہے التجا۔

وَل فرمایا چھُری کوں تے خلیل خدا دے پیارے
اِسے کوہنڑ دے کیتے وَل وَل کے تیڈی تیز کیتی ہیں دھار سے
گَل اسماعیلؑ تے کیوں نہیں چلدی کر حال اَپڑاں اُظہار ے
چَل اسماعیلؑ دے گَل تے جلدی رب نال میڈا اِقرار ے

شانِ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(١٦)

امُّ المؤمنین عائشہؓ ذیقدر ہے جیندے گھر حبیبؐ خُدا جلوہ گر ہے

صلوتاں دے تحفے لکھاں تے ہزاراں جتھے رب دی رحمت نے لائیاں بہاراں
جھڑی لائی رحمت نے شام وسحر ہے

ہے روضہ نبیؐ دا بہشتاں توں برتر جیندے وچ محمدؐ سُتا لا کے بستر
ایہو شاناں والا صدیقہؓ دا گھر ہے

خدا دے اَمر نال مدّنی الیندا کیویں اپنی مرضی دی شادی کریندا
محمدؐ کیتے ربّ نے چُنیا اے وَر ہے

جینوں خود خدا نے نبی کیتے چنڑیا ہے افسوس ظالم اُسے نوں تیں پُنڑیا
سِتمگر تینوں کُجھ خدا دا نہ ڈر ہے

حَشر وِچ خدا نوں کیویں منہ ڈکھیسیں کیویں مصطفیٰؐ نوں توں شافع بنیسیں
اندھیری توں کر بیٹھوں اپنی قبر ہے

نبی دا حرم مُؤمناں دی اَماں ہے پکی مؤمنہ ہے تے صاحب وَفا ہے
ہے ارشاد ربّ دا قرآنی خبر ہے

صداقت صدیقہؓ دی مالک ڈَسائی ایندے شان وِچ ہونہ گُستاخ بھائی
بہوں سخت ڈِسدا اور روز حَشر ہے

محمدؐ دی ڈیکھ عائشہ نال اُلفت تھئی جس گھڑی آپ دُنیا توں رُخصت
صُدیقہ دی جھولی محمدؐ دا سَر ہے

محمدؐ دی پیاری وڈے شان والی جیندے گھر دی عظمت جہاں توں نرالی
جے تا داں مدینے دو بھالیں نظر ہے

اے کمتر دا مضمون سمجھیں جوابی مچائی ہے تیں دین دے وِچ خرابی
تیڈے سب سِتم سُن کے جلیا جگر ہے

(۱۷)

مانواں دے شکوے جہڑے کریندے   دوزخ دیوچ پئے ہن گھر بنڑیندے

اُزواج سائیں دے امت دیاں مانواں، قرآن رب دا پڑھ کے سُنانواں
آنور سورۃ تینوں ڈکھاواں، تینوں صبائی پئے ہن بُھلیندے
بدبخت جیئں تے تہمت تیئں لائی، رب آپ ڈیندا اس دی صفائی
جس روز عائشہ گھر سائیں دے آئی، نو سال دی ہا عالم ڈسیندے
معصوم آہی تھئی ہے جان شادی، صدیقہ پیاری سائیں مصطفےٰ دی
جڈے جیندے تے رحمت خدا دی، نوری فرشتے پئے آندے ویندے
روضہ نبی دا عائشہ دا گھر ہے، سارے جہاں دی جس تے نظر ہے
ڈیندا اسلامی سارا دُہر ہے، جتھ جا کے حاجی اکھیاں ٹھریندے
عائشہؓ دے درجے رب نے وَدھائے، جھولی جیندی سائیں بستر بنائے
رب دے نبیؐ توں کجھ کر گیا ہے، ایمان تیڈا ڈاکر لٹیندے
روزِ قیامت ہے سخت بھائی، اَج کر توں توبہ ہے وقت بھائی
اُتھ کم نہ آہسن اے تخت شاہی، جیٹے گلاوے اُتھ کم نہ ڈیندے
مانواں دے دشمن جہڑے بھی ہوسن، اُو کھے ڈیہاڑے کھڑ کے او رُوسن
چنگیاں دے کمتر کیا شان ہوسن، کائی کیتی کرتی پئے ہن وجنیدے

شانِ صدّیقِ اکبر

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۱۸)

جس دِل دیوچ صدیقؓ دی اُلفت نہیں او دِل نہیں
توڑے ہووے اعلیٰ نصب ایمان وچ کامل نہیں

صدیق نوں چھڈدا نہیں سائیں نال جس دا پیار اے　　مدنی دا ہر مشکل دیوچ پہلا اہو غم خوار ہے
اِس یار تے جو شک کرے جاہل ہے او عاقل نہیں
صدیقؓ دا او ہتھ علیؓ جس ہتھ اُتے بیعت کیتی　　کیویں علیؓ دا پیار جیئں صدیقؓ تے لعنت کیتی
ایسے شقی سینے دیوچ ایمان دا اِک تِل نہیں
صدیق دے ایمان دا شاہد خدا سائیں آپ ہے　　اس دی اِمامت مقتدی شاہ مرتضٰے سائیں آپ ہے
مدنیؐ مصلّٰی کیوں دِتا صدیقؓ جے عادل نہیں
بھنگیاں جو پایا شور ہے سمجھو اسے سب بکواس ہے　　ہر جا اُتے صدیقؓ دے دشمن دا ستیاناس ہے
بھنگیاں دی گت بن سی اُتھاں ربّ کہیں گلوں غافل نہیں
صدیقؓ دے خدمات دی کیتی قدر پیارے نبیؐ　　قدماں دے وِچ صدیقؓ نوں سائیں تا قیامت جا دِتی
اِس شان وِچ فاروق بِن کوئی بیا شامل نہیں
صدیقؓ دا مقروض ہے اِسلام فرمایا نبیؐ　　اِس دا اُچھیں اِیمان توں نادان مت ماری تیڈی
اِس شک دے وِچ جو غرق ہے ملڑاں اُنوں ساحل نہیں
مندا ہے جو صدیقؓ نوں مندا ہے او کرتارؐ نوں　　مندا نبیؐ سائیں نوں او ہو مندا ہے ربّ غفار نوں
مُنکر ہے جو صدیقؓ دا کہیندا ابھی او قائل نہیں
مدنیؐ تے ساری زندگی کئی مُشکلاں آئیاں مگر　　رل کے لڑا صدیقؓ ہے سائیں نال رل کیتا سفر
ہجرت دی اوکھی رات جہیں کائی رات آئی مشکل نہیں
صدیقؓ دی تعریف ہے تعریف شاہ لولاکؐ دی　　تک غار وچ دربار وِچ سنگت رسول پاک دی
جتھ ذِکر نہیں صدیقؓ دا کمتر او کوئی محفل نہیں

۱۹

یار نال یار چلا موڈھیاں تے چاکے اوکھیاں چڑھائیاں اُتے قدم جما کے

ایڈی اوکھی رات کدی آونڑی نہ آئی ہے مُدّتی دی ہوندی پئی مکّے توں جدائی ہے
کِس نوں بُلایا سائیں کُنڈا کھڑکا کے

راتاں اِہیے غار دیاں ہن شاناں والیاں جگ تر ساندا رہیا صدیقؓ پا لیاں
رج کے دیدار لئے جھولی وچ پا کے

اَندھیاں دی مَت ماری مارے نی خیال وچ مَست صدیقؓ بیٹھا یار دے جمال وچ
خالی ولے وَیری جھڑے آئے سی پیرا چا کے

جھولی وِچ پائی بیٹھا رب دے حبیب نوں کیویں اے جگیندا رہیا اپنے نصیب توں
ضَرباں او نانگ دِیاں کھُری تے جھلا کے

جگ وا امین آیا پکھڑے صدیقؓ دے قَدر وِدھائے ربّ آپ دے رفیق دے
گیا سارے یاراں وچوں قدم وِدھا کے

ربّ نے رُلایا کیویں سنگ رُلا توڑ دا اکھیں وِچ اکھیں لڑ یار دا نہ چھوڑ دا
وسدا رسول رَہلے اپنے سَما کے

ثَانیَ اثنَینِ جیہنوں ربّ فرمایا ہے وَکھرا انعام ایہو صدیقؓ پایا ہے
اتھوا اتھو گیا سارے چنتے لہا کے

وَیری جو صدیقؓ دا ہے ویری ہے رسول دا اُس نے رنجایا دِل فاطمہؓ بتولؓ د
کمتر جانڑاں تینوں حق سے سمجھا کے

۲۰

صدیقؓ خلافت دا جے حقدار نہ ہوندا ہتھ بنھ کے پچھوں حیدرِ کرارؓ نہ ہوندا

صدیقؓ دے ایمان دی تصدیق علیؓ ہے کیتی ایندے اوصاف دی توثیق علیؓ ہے
دُکھ ہوندا خلافت دا تاں اے پیار نہ ہوندا
صدیقؓ دا اِنکار ہے انکار علیؓ دا مَردود ہے مُنکر ہے جو لجدار علیؓ دا
مَنداتوں علیؓ نوں تاں اے نِروار نہ ہوندا
صدیقؓ نوں محبوب دے ربّ نال رَلایا بستر شبِ ہجرت ہے علیؓ آپ ہنڈایا
سَمُدؐا نہ جے صدیقؓ تے اعتبار نہ ہوندا
مسلک تیڈا تینوں نہ دَسے تیڈی کتاب بھر وپیا کھولے تیڈے تنظیم نِقاب
توں نچدا جے تنظیم دا وجکار نہ ہوندا
دِل نال جے توں حیدرِ کرّار نوں مَندا یارانِ محمدؐ دے کدی بھولے نہ بھَندا
حق نال اے ہر روز دا تکرار نہ ہوندا
مخلوق نوں گُمراہ کیتو تقیے دے بہانے شبیّر مِٹایا کیویں تقیے دا نِشانِ
بعد اِس دے تقیے دا اے پرچار نہ ہوندا
غاصِب نہیں جو پا کے سُتا دھوتا کفن ہے پہلوئے محمدؐ کیتا حیدرؓ تے دفن ہے
شک ہوندا اگر ساڑیں دربار نہ ہوندا
ذاکر نے بھُلایا تینوں سُرتان سُنا کے تنظیم نے سمجھایا ہے قرآن سُنا کے
گل ٹمک وینیدی جے عبدالستار نہ ہوندا
کمتر تیڈھی تحریر دے انداز نرالے سمجھے کیویں ڈیہنہ رات جو حالوں ہے بے حال
گل مندا جے بھنگی تا شرمسار نہ ہوندا

(٢١)

صدیقؓ تیڈا سینہ رحمت دا خزینہ ہے   مدفن تیڈی قسمت دا دربار مدینہ ہے

ساراں توں اوّل آکے سائیں نال تیں لائی یاری   آقا نے تینوں بخشی مسند دی ذمہ واری ہے
سجدا جو تیڈے ہتھ وچ امّت دا سفینہ ہے

سر تاج تیڈے ٹھہندا مدنی دی خلافت دا   تینوں ہے فخر حاصل کرّارؓ دی بیعت دا
لوگو اے خلافت دا انمول نگینہ ہے

تیں وانگ تھئی کیں توں ڈس فرمان روائی ہے   اس دین توں سچیا تیں کیا چیز بچائی ہے
جا جا اُتے کیتا تیں اِک خون پسینہ ہے

صدیقؓ تیں سوئی بھی باقی نہ رکھی گھر ہے   مقروض تیڈا دین فرمان پیغمبر ہے
ایویں کیتو جیویں جو سچیاں دا قرینہ ہے

محبوب خدا نوں جاں شادی دی پئی لوڑ ہے   تیں عرض کیتی مولا کہیں چیز دی نہیں تھوڑ ہے
آقا نوں ڈِتو عائشہؓ کردار حسینہ ہے

کیا پیار علیؓ دا ہے بچڑا اندا ایہو نام   سازش ہے جنہاں جوڑی حیدرؓ کیتی ناکام
اِس ناں دی علیؓ دے گھر اولاد نرینہ ہے

یارانِ محمدؐ دا آپس دے اندر پیارے   تصدیق کریندے ہِن قرآن دے ترنہیہ پارے
کمتر نہ او سمجھیسی دِل وچ جیندے کینہ ہے

○

○

○

شانِ

فاروق اعظم

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اُساں صدیقؓ دے بعد عمرؓ سمجھیا (۲۲) باقی ساراں کنوں ذیقدر سمجھیا

اِس عمرؓ کیتے سِکدا رہیا مصطفےٰ ، ڈُوڈوچوں منتخب کر کے بھیجا خدا
اِس دی آمد نوں مدنی فخر سمجھیا ، پر ملنگاں نے رب دا قہر سمجھیا
اِس عمرؓ نوں علیؓ چُنیا داماد ہے ، کیوں ملنگاں نوں اے گل نہیں یاد ہے
اُمِ کلثومؓ داسنیاں وَر سمجھیا ، تقیہ بازاں نے اِس نوں جبر سمجھیا
مُشرکاں نوں عمرؓ نام بھاندا نہیں ، پر علیؓ اِس عمرؓ باجھ راہندا نہیں
ہے علیؓ ہے علیؓ اپنا جان و جگر سمجھیا ، اِس عمرؓ نال آباد گھر سمجھیا
آیا فاروقؓ جاں دین پھلیا پُھلا ، اِس دی آمد تھئی گھر خدا دا کھُلا
مومناں اِس نوں وقتِ سحر سمجھیا ، منکراں نے عذابِ حشر سمجھیا
اِس دے دورِ خلافت دیاں کیا ڈساں ، رل کے پانی پیون شیر تے بکریاں
اِس دی عظمت نوں ہا بحر و بر سمجھیا ، اِس دی ہیبت نوں ہر اک گبر سمجھیا
اِے مُریدِ محمدؐ مُرادِ نبیؐ ، ایندی منشا مطابق ہے آندی وحی
ایندی غیرت نوں ربِّ اکبر سمجھیا ، ذاکراں نوں اَساں پیشہ ور سمجھیا
اِس نوں بکدے جہڑے ایویں بکدے رہن ، مرے اپنے ہتھاں نال چھکدے رہن
اِنہاں پٹ کُٹ نوں اپنا ثمر سمجھیا ، ایسے بدبخت نوں اساں خر سمجھیا
تیڑے قرآن دے سبق آندا نہیں ، اپنے ایمان دی خیر چاہندا نہیں
اِنہاں لازم فقط شور و شر سمجھیا ، دورے ڈنڈ کے نوں دھر رگڑا دھر سمجھیا
کوئی صاحبِ عقل جا علیؓ توں پچھے ، چھتری ۳۶ سو شہر کس نے فتح کر ڈتے
ہر بہادر نے اِس نوں نڈر سمجھیا ، ایندی للکار توں یزدجرد سمجھیا
مُنگورل کے دُعا سارے سُنی بھرا ، رہوے کمتر صحابہؓ دا مدحت سَرا
سُنی مسلک نوں میں بہتر سمجھیا ، ایہو تنظیماں دا ثمر سمجھیا۔

(۲۳)

سائیں دی دعا بھیجا خدا آیا عمرؓ آیا عمرؓ   جس دی آمد کافراں نوں آزمایا دربدر

گھر خدا دا آپ دے آون توں پہلے بند ہا   جیندے کھلن دا مصطفےٰ مدت توں حاجت مند ہا
او کھل گیا اج تئیں کھلا ہوئی سحر ہوئی سحر
دین تے آئیاں بہاراں جاں عمرؓ آندا گیا   ظلم دی طاقت ختم تھئی کفر مرجھاندا گیا
اے مصطفےٰ دی فوج دا سالار آیا بنھ کمر
ہے کون او مل پا سکے جہڑا عمرؓ دے شان دا   اج تائیں ٹکڑا ہے گواہ شام و مصر ایران دا
توں ہی ڈسا کینوں خدا بخشا ہے فاتح دا فخر
اس عمرؓ وانگوں ملک تے جے ہور ہک ہوندا عمرؓ   تاں کفر دا نام و نشاں باقی نہ راہندا تا حشر
صاحب عقل غیراں دی گل ہے کفر تے کتنا اثر
جس عدالت تے عدل نوں ناز کس دا دور ہا   دور فاروقی دے وچ ظالم نہ ہا کوئی چور ہا
ایڈا ہا ڈر جنگلاں اندر رل کے چرن بکری نہر
خط جیندے دریا منیندے دور تک پہنچے ہکل   کوٹ جس دے رعب توں گئے قیصر و کسریٰ دے ڈل
ایں پہلواں دی کیا ڈساں تہہ تیغ کیتے کئی گبر
کیں فتح کیتا ہا باوی لکھ مربع میل نوں   شامیاں جس دم ڈٹھا تورات تے انجیل نوں
او من گئے محکوم تھئے ڈیکھی جدوں اس دی قدر
گھر علیؓ دے ہے عمرؓ روضے دے اندر ہے عمرؓ   پیار ہن کتنے انوکھے ہر جگہ شیر و شکر
اللہ توں ڈر اوکھا حشر فاروقؓ دے شکوے نہ کر
جس عمرؓ دی شان ہے قرآن کمتر کیا لکھے   رب صحابہؓ پاک دی مدحت ڈتی تیڈے حصے
اس ذاکر م ہو دم بدم گذرے ایویں ساری عمر

شان حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۲۴)

ہن عیاں دھرتی تے رُتبے حیدر کرارؓ دے
کل ولیاں دے ولی سوہنڑیں علیؓ سردار دے

مصطفیٰ دا ویر ہے سُنیاں دا سوہنڑا پیر ہے   عطیہ جیندا سانوں ولایت دی علی جاگیر ہے
ایسا سخی حاتم جہیں نامی بھی دم نہیں مار دے

جیں جا آوے نام علیؓ سُنی دا سینہ ٹھر ونجے   دشمن علیؓ دا خارجی سڑ سڑ ونجے مر مر ونجے
بنڑ بنڑ کے کولے نکلسن دوزخ دی بلدی نار دے

پٹیا کیویں خیبر دا در شیر ببر سوہنڑیں علیؓ   سائیں دی نظر کیتا اثر عزت ملی عظمت ملی
مرحب کنوں جا پچھ ذرا جوہر ایندی تلوار دے

کافر ڈرن کنب ونجن سوہنڑیں علی دے نام توں   آہیں بھرن واقف تھیون پہلاں دے جا انجام توں
رگڑے جدوں یاد آونجن شاہ قاتل کفار دے

مَنْ کُنْتُ مَوْلَا دے لقب پاتے نبیؐ دی ذات توں   کیا دوستی دا شرف ملیا ذات بابرکات توں
بستر شبِ ہجرت ہنڈھائے احمد مختار دے

کعبے دے بُت بھندا گیا یومِ فتح شاہ لافتیٰ   ہل چل مچی کفار دا صف در ر لاچیتا ڈتا
بنڑ دے گئے خادم رسول اللہ دے دربار دے

صدیق دا بنڑ معتقد ہی یارا دا بنڑیا یار ہے   بجھڑاں داناں رکھ لو بکرؓ سوہنڑیں جتایا پیار ہے
شیر و شکر تھئے سب دے سب اصحاب سائیں لجپال دے

حبِ علیؓ مشیر جلی تنظیم دا ایمان ہے   آل نبیؐ اصحابؓ توں ہر آن جند قربان ہے
ہر جا نہ کیوں چرچے تھیون کمتر تیڈڑی گفتار دے

---

(۲۵)

دین دا ضامن نبی دے بعد ساڈا پیر ہے
شیر یزداں حیدرؓ کرّار دی توقیر ہے

لافتیٰ مشہور جہڑا قاتلِ کفّار ہے
مصطفےٰؐ دی فوج دیوچ نامور سالار ہے
اللہ اکبر کرے حیدرؓ جتھاں بھی وار ہے
دراصل دشمن دے کیتے اللہ دی تقدیر ہے

مرتضےٰؓ نوں رب اکبر نے قدر برتر دِتا
ویر اپنے نوں رسولِؐ پاک اپنا ور دِتا
بوبکرؓ، عثمانؓ، عمرؓ، شادی تے مال وزر دِتا
رُحمآءُ بینھم دی کھل گئی تفسیر ہے

بعد اس دے توں سُنیں جوڑ کے اپنا سوال
معاویہؓ کیوں جنگ کیتی حیدرؓ صفدر دے نال
جو صُلح کیتی حسنؓ اس حیدرؓ صفدر دے لال
اہلسنّت واسطے اے سند عالمگیر ہے

بوبکرؓ نوں حیدرؓ کرّار نے منیا امام
بوبکرؓ دے ہتھ اُتے بیعت کیتی عالی مقام
بوبکرؓ صدیق دا حیدرؓ نے کیتا احترام
احتجاج طبرسی اپنی تیڈی تحریر ہے

گل ولیاں دا ولی سوہنڑا علیؓ صاحب سخا
اُج تائیں سُنیاں اتے جاری ہے منبع فیض دا
اہل سنّت وِچ ولایت ہے علیؓ دی جا بجا
حیدرؓ کرّار دی ساڈے اتھیں جاگیر ہے

وِچ تہجد دے کرے ہک رات وِچ قرآن ختم
ماتھی ذاکر سُنیدے حیدرؓ صفدر دا کم
حافظِ قرآن حیدرؓ رب کیتا ساں تے کرم
حفظ ہے قرآن سانوں پیر دی تاثیر ہے

سُن ذرا سوہنڑیں دے قاتل دا اساں حال ہے
مہربان شفقت کیتی واہ اپنے قاتل نال ہے
پیر ساڈا حیدرؓ کرار واہ لجپال ہے
سمجھ کے مہمان قاتل نوں پلیندا کھیر ہے

اہلسنّت حیدرؓ کرار دی جُبدار ہے
بوبکرؓ فاروقؓ نال حیدرؓ دا کیڈا پیار ہے
خادمِ تنظیم اس کمتر دا اے پرچار ہے
ہر ہر جگہ اس ملک وِچ ساڈی ایہا تقریر ہے

---

(۲۶)

در حقیقت علی پیر سُنیاں دا ہے، شور جھوٹے مریداں مچایا ہے کیوں
بابا حسنینؓ دا شیر داریں دا لوگاں تقیے دا الزام لایا ہے کیوں

اس علیؓ نال جس دا نہیں پیار ہے، سمجھیں بدبخت بے شرم مُردار ہے
اسے جیہاں شخص دوزخ دا حقدار ہے، ایسا مردود دھرتی تے آیا ہے کیوں
جہڑھا مَن کُنت مولا لقب پا گیا، قاری قرآن دا فاتح میدان دا
جینوں ساری خدائی آکھے مرحبا، اس علیؓ توں تیں تقیہ کرایا ہے کیوں
ہے علیؓ پیر سُنیاں دا خیبر شکن، جیں علیؓ نے ڈتے کفر دے کوٹ بھن
جس نوں مرحب جہیں نامور بیٹھے مَن، سبیاں منبر و مصلّے کھسلیا ہے کیوں

جھڑا منبر مصطفےٰؐ ہے بیٹھا کھسا، زندگی بھر عمرؓ توں ہے ڈر دا رہیا
رَج ملنگا بنایا ہے مشکل کُشا، ذاکراں کوڑ تے سچ رُلایا ہے کیوں

جو علیؓ بنڑیا صدّیقؓ دا مقتدی، دستِ صدّیقؓ تے بیعت جس نے کیتی
اَج دے ننگاں دھڑنگاں نوں کیوں ضد پئی، نال ساڈے انہاں ویر پایا ہے کیوں

مجتہداں لکھا اے عقیدہ تیڈا، زندگی بھر علیؓ کر کے تقیہ رہیا
پیو دی سنّت کیوں پتر کیتی قضا، گھر دا گھر کربلا وچ کُہایا ہے کیوں

گر عمرؓ نال آ دنج علیؓ دا نہ ہا، ام کلثومؓ دا کیوں نکاح کر ڈتا
میں ڈساں جو تیڈے مجتہداں لکھا، مسئلہ ایسا تئیں اج تائیں چھپایا ہے کیوں

گھر خدا دے علیؓ کیتے آباد ہن، پر مرید اَج اُمتیاں توں آزاد ہن
پیر دے فعل سنیاں رکھے یاد ہن، دعویٰ افضلی بٹیراں پکایا ہے کیوں

پیر گر مرد میدان غازی ہو وے، اس دا خادم کم از کم نمازی ہووے
تاں جو حاصل انوں سرفرازی ہو وے، ڈھونگ الٹا مریداں رچایا ہے کیوں

کر خدا توں شرم مصطفےٰؐ توں حیا، غیر ہسدے اے سُن سُن عقیدہ تیڈا
دراصل تونسوی ہے تیڈا خیر خواہ، تونسوی توں تساں دل ہٹایا ہے کیوں

توں بنا نال تنظیم دے یاریاں، تیڈا کمتر سنیسی تینوں ساریاں
دل دیاں سب ہوسن دور بیماریاں، وقت تیں مفت اپنا ونجایا ہے کیوں

---

(۲۷)

سنیاں علیؓ نوں مناں دلوں دلوں پیر ہے

سنیاں دا پیر ہے رسولؐ دا وزیر ہے

حیدر کرارؓ کیتی جنہاں دی تائید ہے، سُنّی دا او پیر سُنّی اُس دا مرید ہے
اس نال ویر جھڑا رکھے او پلید ہے، وڈا اور رذیل ہے شریر ہے شریر ہے

یا علیؓ نے جینوں اپنا امام ہے ، پچھوں جیندے پڑھیاں نمازاں صبح شام
اس تے جیں فدک دا لایا الزام ہے ، رب ولوں علیؓ انوں دھوئیں دی جاگیر ہے
ر کرار دی قرآن نال شان ہے ، جس کیتے چنڑی رب سنی دی زبان ہے
اس تے جو شک کرے پکا بے ایمان ہے ، کتے وانگوں بھونکناں اوں وقت آخیر ہے
ر کرارؓ کیتے دین لئی جنگ ہن ، جھوٹیاں مریداں لاتے بھنگ نال رنگ ہن
تمٹے وجا کے کھڑے نچدے ملنگ ہن ، رب دے عذاب وچ تھئے او اسیر ہے
ب دی نماز نال بھنگی دا نہ جوڑ ہے ، نعرہ لا کے ٹھکر علیؓ پہنچ جانڑاں توڑ ہے
اس نوں قرآن تے ایمان دی نہ لوڑ ہے ، ہتھاں وچ کڑے گل لوہے دا زنجیر ہے
راتیں متعے اتے جس دا گذارا ہے ، اہدا اساں متعے نال پانڑاں چھڈ کارا ہے
سنیاں ایں سبی دا نہ سمجھا اشارا ہے ، عزت بتولؓ تے ایں مارا چھک تیر ہے
علیؓ دی کیتی سبیاں توہین ہے ، اتنی تاں کیتی نہیں خارجی بے دین ہے
شرم توں بڈ مرو پھٹے جے زمین ہے ، ہسدے بے دین تیڈی سن تقریر ہے
یاں دے اٹھاں اتے آکھیں کھلے وال ہن ، چیکدے چلاندے رہے خیماں وچ بال ہن
کوفیاں نے بکے ایہے جھوٹ دے مقال ہن ، ایہے ہن جنہاں خط کیتے تحریر ہے
ال نے ڈسی تینوں گھڑی تے گھڑائی ہے ، تیڈے تنظیماں نے سچی سمجھائی ہے
قسمت والیاں نے صحت اتھوں پائی ہے ، کمترؔ نسخے جوڑتے اکسیر ہن

(۲۸)

او جنت دا حقدار ڈِسے جیدا اُجہڑا حیدرؓ دا ہے
اُوس نال نبی دا پیار ڈِسے اس یار دا جہڑا بردہ ہے

جس لڑ حیدر دا چھوڑ ڈِتا رب نال اوں رشتہ تروڑ ڈِتا
اُیں مدنی توں مُنہ موڑ ڈِتا بَل بنڑ یا نار سقر دا ہے
بِن حُبِ حیدرؓ انسان نہیں کجھ بھرم نہیں کجھ شان نہیں
ہر گز کامل ایمان نہیں فرمان نبی ﷺ سرور دا ہے
چشمہ کرارؓ ولایت دا سائیں شاہد خاص خلافت دا
صدیقؓ دا شان امامت دا پچھے کھڑ کے دَم بھیا بھردا ہے
اصحابؓ علیؓ دے جے دشمن کیوں شیر خدا دا بیٹھا من
تھئے آپس وِچ کیوں رِشتے سُن کجھ فرق نہ زیر و زبر دا ہے
صدیقؓ ہا مرد صفائی دا ڈِتا حیدرؓ ور بھر جائی دا
تینوں بغض حسد نہیں چا ہیدا بہوں اوکھا روز حشر دا ہے
صدیقؓ دے نال علیؓ لڑ دا جے زور یں منبر تے چڑھدا
رَل نال نمازاں کیوں پڑھدا کیوں حیدرؓ تقیہ کر دا ہے
نہ پیر علیؓ دے قول بُھلا ہر فعل علیؓ تے دیداں لا
اے یار سیجھ کر صدق صفا بہوں سخت عذاب قبر دا ہے
اے غافل سُن تنظیم دی گل گئی بیت عمرؓ ضد وچ گل گل
کملا سنگ نال علیؓ دے رل سب فیض اسے بر تر دا ہے

شانِ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

(۲۹)

جگ نوں سُنانواں کھول کے رُتبے امیرؓ شام دے
حضرت امیر معاویہؓ جہیں محسنِ اسلام دے

نادان اکھیاں بھال توں ایمان نہ اپنا گال توں
چل نہ سبائی چال توں چھڈ طعن صبح و شام توں

جہڑھی بیعت کیتی حسنؓ اس حیدر صفدر دے چن
سارے ہٹالئے تکرار بھن اعتراض خاص و عام دے

ناآشنا تھی آشنا مڑیا حسنؓ جھگڑے مُکا
حیدرؓ جہیں مدحت سراہن معاویہ دے نام دے

واہ معاویہؓ شیر ببر دشمن کیتے ربدا قہر
کھاون پئے چیتے چکہ دہشت توں رستم سام دے

قبرص تے قسطنطنین تے لہرائے جھنڈے دین دے
ہو کے اول سرزمین تے پہنچے اوندے پیغام دے

عادل عدالت وچ ڈسے چرچے سخاوت وچ تھئے
جوہر عجب رب توں ڈھٹے ہر کم دے انتظام دے

شاہاں دے وچ ہے نامور رعیت اتے جیں دے اثر
احادیث وچ آون نظر اعلیٰ صلے انجام دے

کاتب وحی صاحب قدر واجب جیں تے جنت دا گھر
مہدی و ہادی دے فخر تمغے ملے انعام دے

کمتر مناقب جو لکھے احسان ہن تنظیم دے
جس دے طفیلوں پھر گئے رخ گردش ایام دے

---

(۴۰)

مومن کیویں بھلاون رتبے معاویہؓ دے
ایمان والے من گئے ارشاد مصطفیٰ دے

فرمان مصطفیٰ تے جدا نہ اعتبار ہے
اس دی سمجھ بالآخر ہے زندگی خوار اے
کہندی بھی اُتھ نہ چلدی جتھ رب نے جند رمارے
مارے گئے جنہاں دے ناپاک تھے ارادے

جس دم معاویہؓ نوں سڈیا علیؓ نے بھائی
بس ہو گئی خلاصہ اعتراض دی صفائی
لیکن کنہاں محباں ہے دھاندلی مچائی
شاہاں نہ کیتی بیعت حسنؓ دی یاد ے

دتیاں جنہوں دعائیں پیارے رسولؐ ربدے
مہدی و ہادی والے فرمان شاہ عرب دے
ڈہیں رات معاویہؓ تے بولن جو بول سب دے
لاشک سمجھ انہاں نوں چیلے ابن سبا دے

پہلے پہل سمندر ڈس کیں کیتے عبورے
بیڑے سمندری وچہ پہلا ہاکیندا پورے
خوشخبری کیندے حق وچہ فرماگئے حضورے
قسطن تے کیں پچائے پیغام لاالہ دے

احسان معاویہؓ دے کیویں کوئی بھلا دے
قبرص دی سرزمین تے جس کھٹر کے جھنڈے لائے
سرکشاں دے جس نے قدماں اُتے جھکائے
جس نے مٹائے اکثر کئی کفر دے فسادے

اُس معاویہؓ دے ناں توں راہنڑاں ہے کفر ڈردا
ایمان والیاں دا سینہ ہمیشہ ٹھردا۔
ہر معاویہؓ دا دشمن راہنڑاں ہے ہٹر دا مردا
کیوں جو کلام حق تے اُس دانہ اعتمادے

اصحاب مصطفےٰ دے رتبے خدا ودھائے
وَالسَّابِقُوْنَ والی آیت کھڑی گواہ ہے
پیارے رسولؐ کیتی تائید جابجا ہے
رب واسطے انہاں دے جنت دیتے وعدے

یارانِ مصطفیٰ دا مدحت سرا قرآنِ
درجہ بدرجہ ہر دا احادیث وچ بیانِ
وَدھ گھٹ کیویں الاوے کوئی صاحب ایمانِ
ہے مرتضیٰ انہاں دا اویار مرتضےٰ دے

ہنہج البلاغہ دیوچ خطبہ ہے شاہ علیؓ دا
حضرت معاویہؓ سائیں کاتب تھیا وحی دا
کمتر اتھاں کوئی مل پوندا نہ گل سچی دا
پر حق بیان کہنا اک بہترین جہاد ے

شان
حضرت بلال رضی اللہ عنہ

---

(۳۱)

بلالؓ یاریاں رسول نال لا بیٹھا
ہا خوش نصیب محمد توں دل لٹا بیٹھا

سید قریشی مغل ہا نہ خاندان اس دا
نبیؐ دے عشق توں رنگین ہا ایمان اس دا
نسب دا چھوٹا مگر شان اعلیٰ پا بیٹھا

ابولہب ہا بدنصیب بازی ہار گیا
نسب نہ کم دتا دوزخ دا بنڑ انگار گیا
بلالؓ نور نبوت توں دل لگا بیٹھا

سنو بلالؓ دے ایمان دی سناناواں گل
توڑے وجود تتی ریت تے گیا جل جل
چھٹا نہ کلمہ دل نوں اے جیہاں پڑھا بیٹھا

ہر بندے جتنا بھی توں توں زیادہ پیار ہووے
اثر صحبتِ نبوی دا بار بار ہووے
اصول یاریاں لاونڑ دے وہ پکا بیٹھا

ایندے ایمان دی شہرت گئی جہاں وچ ہل
زبان چچری شکل پیاری دا پیا وہ مُل
نبیؐ حبیب خدا سامنڑیں بلہا بیٹھا

نبی دے فیض توں لکھاں نے جھولیاں بھریاں
نگاہ نال تھیاں کھوٹیاں دلاں کھریاں
حضوری درس وچ بلالؓ ناں لکھا بیٹھا۔

خدا دے سامنڑیں آسی نہ کم تیڈی زینت
عمل اگھا سن پوسی ایمان دی قیمت
جیویں بلالؓ مُل ایمان دا چکا بیٹھا

درِ نبیؐ دی غلامی سکندری بہتر
کرم کریم توں کمتر لکھاں تھئے برتر
جیویں بلالؓ جنتے قبر دے لہا بیٹھا۔

شانِ

حضرت

امام حسین رضی اللہ عنہ

(۳۲)

جندڑی قربان ایسے بہادر توں جیں کھیر امڑی دا پی کے لجایا نہیں
ڈیتیاں مالک نوں گن گن کے قربانیاں جھولی پلدا ابھی سید بچایا نہیں

نوجواناں شہیداں دا اے دار ہے، اپنے خویش و اقارب دا سالار ہے
جہڑا سائیں دی شریعت دا لجدار ہے، کہیں امر نوں کسے جا بھلایا نہیں

ہوئے جتنے ستم ہس کے چیدا رہیا، تیر نازک بدن تے جھلیندا رہیا
ظلم سہندا رہیا دکھ چیندا رہیا، مہڑاں کہیں جا علیؓ نوں ڈوایا نہیں

کربلا دی تتی ریت تے سم گئے، جیں نبوت دی جھولی دے چاتے مزے
سر تے چیندے رہے ظلم جتنے تھئے، ظالماں نوں ذرا ترس آیا نہیں

درس نانے محمدؐ پڑھایا جہڑھا، استقامت دا جوہر سکھایا جہڑھا
شان بابے شہادت دا پایا جہڑھا، مُل کسے شان دا شاہ گھٹایا نہیں

ظلم دے بالمقابل نہ پٹ کُٹ تھئی، قدر کیتی ہے نانے دی تعلیم دی
اج دے جبدار پٹ کُٹ کتھوں ہے سکھی، کہیں بھی باراں وچوں اے ڈسایا نہیں

ریتاں، سیجاں، پنگھوڑاں تے دُلدل دیاں، اج دے رسمی مریداں نے سکھیاں کتھاں
سمجھو سُنی بھراؤ میں کیا کیا ڈساں، کیا انہاں دل نبی دا رنجایا نہیں

ایسے کردار تک کے آندی شرم، ایسی حالت تے ناراض شاہ امم
جائز مومن کیتے ہے شہیداں دا غم، پر ملنگا اے قاعدہ پکایا نہیں

تینوں کمتر سنائیاں سبھے کھول کے، ہر سخن جانچ کے ناپ کے تول کے
دھوکے ڈیندے شریفاں نوں اے گول کے، کھٹ گیا ڈٹ انہاں دا جیں چایا نہیں

(۴۴)

بنڑ نمازی اے مسلماں رب جو فرمیندا پیا
واہ سیّد خنجر تلے اَج ربّ نوں منویندا پیا

عرش توں ڈیکھن ملک عاشق دے اِس کردار نوں
سرخرو ہوندا پیا ربدی سَچی سرکار توں
ربّ خوش پیا ہوندا ہے ایں سوہنڑے مٹھے من ٹھار توں
پڑھ کے نماز عرشاں اُتے ملکاں نوں شرمیندا پیا

بھیڑ ہا تیراندی توڑیں ولولہ ہا پیاس دا
ساڑیں پتراں بھراواں نوں توڑیں کُسدا ڈٹھا
اِتنے اوکھے وقت وِچ کیتی نہیں سید قضا
تیڈے اساڈے سب بہانے بھن کے ڈکھیندا گیا

اتنی ہے لازم اے نماز اللہ دی اے بے خبر
تن آ ہا زخمی توڑیں لاشاں اتے پوندی نظر
گرنہ ہا پانی مگر کیتا تیمم ذیقدر
کر کے عمل شاہ کربلا سانوں ہے سمجھیندا گیا

کربلا توں منزلاں کئی دور ہا توڑیں وطن
ہر طرف پے دشمن ڈسن تنہا کھڑا احمد دا چن
ہا ظلم دے بادل دیوچ کیویں تھیا جلوہ فگن
مصطفےٰ دے دین کوں جڑ جڑ کے رنگ لیندا گیا

بے نماز توں کیویں شبیر دا حُبدار ہیں
ربدا بے فرمان توں ہر حکم توں بیزار ہیں
دل دیوچ اللہ دی جنت دا دعویدار ہیں
شمر توں توڑے توں ودھو ودھ کے قدم چیندا پیا

ہر ہک جگہ آباد ہے پر مسجداں ویران ہن
کن گئے ساڈے نمازی ہوگیاں حیران ہن
کوئی نہیں آندا اتھاں خواہ مہر ہن یا خان ہن
بانگ کھڑکے سن گِدی مڑ کے چلاوندا اپیا

مسجداں وچ شرم آوے فلم وِچ پہلا نمبر
بیبیاں لے نال ٹُر دے اِس بہشتی گھر اندر
گیلری تے باہونڑاں تھیڑ دیوچ سمجھن فخر
عشق بازی دے سبق دھیاں نوں ہے پڑھوندا اپیا

خود بھی نہ پڑھنی نمازی تے کرن اُلٹا مقال
اے امیراں دی ہے حالت سُن غریباں دا بھی حال
بکھ توڑیں نازل تھئی تاں بھی نہیں آندا خیال
رب دے در نوں چھوڑ کے شیطان کھلوندا اپیا

پھر گیا سارا زمانہ چل گئی اُلٹی فضا
پتر دا کیا حال پچھدیں بے نماز ہن پیو تے ماں
کمتر اِس بے نمازی دی پئی ایسی وَبا
ہر بشر چھوٹا وڈا مدنی نوں لجوندا اپیا

○

○

○

(۳۴)

کربل دیاں تتیاں ٹبیاں تے اَج یار مناں نڑاں پیندا ہے
رَبّ نال پریتاں لاونڑ دا اقرار نبھاوڑاں پیندا ہے

چکھ لذتاں عشق حقاں دیاں، ازمائش دے میدان دیاں
منزل دیاں لاہیاں چاڑیاں تے کردار ڈکھانڑاں پیندا ہے

جدوں یار دے پہنچ سلام وںجن چھٹ عیش آرام تمام وںجن
دیدار سجن دے طالب نوں گھر بار بھلانڑاں پیندا ہے

توڑے کُسدے پتر جوان ہوون، بھدمے سرتے ہر آن ہوون
ہَس ہَس بازار صحبت وِچ، ہر بار اُٹھانڑاں پیندا ہے

توڑے کھیر لپا اک شہید ہووے، وچ دید سجن دی دید ہووے
لب خشک پیاسے ہونٹاں نوں، ہر بار ہلانڑاں پیندا ہے

کئی روز دی جے کہ پیاس ہووے، عاشق نوں عشق دا پاس ہووے
وہندے دریا دیاں کندھیاں تے اعتبار جمانڑاں پیندا ہے

جے آخری وقت نماز ہووے، سجدے دا خاص انداز ہووے
چلدے خنجر دی دھار تلے بھی پیار جتانڑاں پیندا ہے

تک ترٹ وپار و پاری دا، شبیر دی جنس پیاری دا
چڑھ نرخ وںجن جاں منڈیاں دے بازار دو آنڑاں پیندا ہے

واہ کر گئے بن کربل والے، اس ملک سریلے تھل والے
کمتر شہداں دیاں کیتیاں دا اقرار کرانڑاں پیندا ہے

(٣٥)

فاطمہؓ دے لاڈلے تے ظلم دے بادل وُٹھے
ڈاڑھیاں لہندے کُٹھے کئی بال تھنج پیندے کُٹھے

کربل دے وِچ حق دے اُتے ناحق ستم ہوونڑ لگا
بے کساں دی بے کسی تے آسماں رووِنڑ لگا
اے جہیں مظلوم اُج تائیں نہیں کہیں اکھ ڈٹھے

ہو گئے یکدم مخالف میزبان مہمان دے
خط جنہاں تحریر کیتے شاہ نوں اطمینان دے
حرص و ہوا لالچ دے وِچ یک لخت وعداں توں ہٹے

جاں کوفیاں نوں آخری خطبہ ڈتا جقدے ولی
حیران ہو کے کھڑ گئے سارے محبانِ علیؓ
افسوس تھئے قاتل اوہے جہڑھاں مدینے خط چٹھے

بنڑ کے محب قاتل تھئے کوفی نبیؐ دی آل دے
جگ توں چھپن سینے کٹن مکار اپنی چال دے
جیویں جو یوسفؑ دے بھراواں خود پئے سینے کُٹے

کئی پڑدے پڑدے مر گئے گل وِچ جنہاں دے پٹ پٹی
شاہ کربلا دے قاتلاں دی ہر طرف تھی چٹ گئی
منگو دعا ظالم اے ٹولہ تا قیامت پیا پٹے

پھر گیا دورِ زمانہ چور پہریدار ہن
کوڑ دی منڈی دے وِچ خونخوار تھئے غم خوار ہن
زخم جہڑ ہاں نے کیتے اج زخمیاں توں ہن رُٹھے

اُلٹی گنگا چل گئی ارمان ہے ارمان ہے
حقدی بغاوت زور وچ مظلوم اج قرآن ہے
جوسن نگہبانی کرن والے بغاوت تے اُٹھے

اَج ظلم بھی موجود ہے مظلوم بھی موجود ہے
مظلوم آخر کھٹ وینداظالم ہوندا مردود ہے
کمترا ظالم توڑے جتنے اُٹھے آخر ڈھٹھے

---

(۳۶)

گر ہے طلب دیدار دی اپنی خودی مٹا کے مِل
اوکھی ہے دید یار دی سجدے سر جھکا کے مِل

حسینؓ ابنِ علیؓ توں پچھ قاعدے وفا یار دے
توڑے وَسے تیراں دا مینہ عاشق نہ ہمت ہار دے
جَور وجفادے رنگ وِچ پیارا بدن رنگا کے مِل

جیویں ہووے اوندی رَضا ایویں عمل توں کر ڈِکھا
پیاری کریں نہ جان توں وس لگی تاں کر فِدا
سوہنڑا دِ یارِ عشق وچ ہر قدم وودھا کے مِل

ایویں رواجِ عشق ہے ایویں ہوندے ہن امتحاں
سوچ سمجھ قدم رکھیں رِیتاں تے رسماں اوکھیاں
نقشہ اے دیدِ یار دا دِل اُتے جَما کے مِل

توں رہے انتظار وچ جے اومنگے گوشہ جگر
توڑے وفائے یار وچ ڈیونڑاں پووے گھر دا گھر
گھر دا گھر لٹا کے مِل گوشہ جگر کھا کے مِل

او کھا ہے ملنڑاں یار دا سو کھا سمجھ نہ چِل پو دیں
دل دے نال کریں صلاح متاں توں تھی بے مُل پو دیں
سودے اُتھے سراں دے ہن سر تلی اتے چا کے رِل

ڈیکھو وفا خلیلؑ دی ذرا نہ ڈریا بھا کنوں
زوراں تے جوش بھادا ہا پکھی جلن پئے تا کنوں
مِثل ابراہیمؑ دی پینگھاں دے جھوٹے کھا کے مِل

جیویں کیتی حسینؑ سائیں ایں نوں بیشک وفا آہدن
ڈیکھ مَلک فلک کنوں شاہ نوں مرحبا آدھن
توڑے شمر چھکے خنجر سجدے سر جھکا کے رِل

کیتا عمل حسینؑ واہ دہویں دے ڈہیں نماز دا
ریت گرم اُتے کیتا سجدہ راز نیاز دا
سجدے وِچ جیویں تھیوے سوہنڑاں آیویں نبھا کے مِل

کمتر کرادا گئے بہتر ڈھاں دلوں چاہنیتیاں
مارے گئے ازل کنوں کیتیاں جیں بدنیتیاں
کھلیا بازار عشق دا ایکھا مُکا چکا کے رِل

(۲۳۸)

احمدؐ دے نواسے نوں کیوں لوگ پٹیندے پئے
حیدرؓ دے جگر دی کیوں توہین کریندے پئے

رب نال جو لیندے ہن کیویں او پٹیندے ہن
سے بار جو سر آون او منہ نہ ولیندے ہن
کردار ملنگاں دے غیراں نوں ہسیندے ہن

صابر نہ پٹیندے ہن ہائے ہائے نہ کریندے ہن پئے
میدان دے فاتح جو جاناں نہ بچیندے ہن
کربل دے شہید اے گل عالم نوں پئے ڈکھیندے ہن

جو یاریاں لیندے ہن او توڑ نبھیندے ہن
خنجر تلے ستیاں بھی دلبر نوں منیندے ہن
کٹوا کے او سر اپنا لگیاں نوں نبھیندے پئے

ہر کم ہے جیندا الٹا جبر اسڈ یندے ہن
پٹدے جو شہیداں نوں مدنی نوں رنجیندے ہن
کرتوت جیندے الٹے کچھ اپنا ونجیندے پئے

پچھساں ہیں مجاں توں پٹڑاں ہے کتھوں آیا
شبیرؓ تاں کربل وچ صابر ہے لقب پایا۔
پٹڑیں نوں اے غم آکھن لوگاں نوں بھلیندے پئے

باراں وچوں فرمایا پٹ کے کیں ڈکھایا
ساری تیڈی بنا وٹ کھٹیا جنہاں سڈ ایا
پٹ پٹ کے ملنگ اپنا ہنڑ جرم چھپیندے پئے۔

کمتر دی وضاحت دی ہر نوں نہ سمجھ آوے
قسمت ہے جیندی ماڑی اوس نوں نہ کدی بھاوے
تقیہ ہے جیندا مذہب نعرے کیویں لیندے پئے

(۳۸)

کربلا دی ریت نوں شبیّر رنگ لیندا اگیا
مصطفیٰ دا لاڈلا واہ مرتبے پیندا اگیا

ظلم دے طوفان وچ سیّد رہیا ثابت قدم
مرحبا آکھن کھڑے عرشاں دے نوری دم بدم
صبر دی منزل ہا باقی ظلم ظالم دا ختم
رب دے ڈتے ہر بار نوں ہس ہس کے شاہ چیندا اگیا

ظلم دے تیراں دی بارش بے تحاشا سُو بسُو
کربلا دے بن وچ سادات دا وہیا لہو
ڈٹ گیا میدان وچ رب دی رضا دی جستجو
جو کجھ خدا منگدا اگیا چا کے سید ڈیندا اگیا

سامڑیں کُسدے ڈٹھے اکبر جہیں بچڑے جوان
کھیر پیندے کُس گئے بن بر دیوچ اللہ اَمان
خوش رہیا رب دی رضا تے پیا پڑھے ربدا قرآن
ظلم دی شاہی دیوچ لگیاں نوں ٹھمکیندا اگیا

جہڑے حسینی اج بھی ہن قرآن نوں چائی کھڑے
جہڑے یزیدی ہن اُسے پٹ کُٹ نوں گل لائی کھڑے
ڈھولاں نقاراں نوں بے چارے گل دیوچ پائی کھڑے
سنت یزیدی نوں اے ٹولہ روز دہریندا اگیا

اے پٹدے پٹدے مروسین گئی پٹدے پٹدے مرگئے
پٹڑیں دی سنّت کوفیاں دی جگ تے زندہ کر گئے
پٹدے رہے ساری عمر پٹ کُٹ توں جھولی بھر گئے
پٹ کٹ دیاں طرزاں دے رنگ شیطان سمجھیندا اگیا

سنت حسینی اج تائیں موجود ہے سیناں دے گھر
پٹ کٹ اتے ڈھولاں کنوں سنی ڈسیندے بے خبر
قرآن دے حافظ تے قاری ورس ڈسدے ہر شہر
سادات دی جاگیر نوں سُنتی ہے اپنیدا اگیا

آزمائش دے سمندر تار وچ شاہ تر گیا
بے نمازی دی سزا ربدی پکڑ توں ڈر گیا
عابداں دی صف دے وچ شاہ نام روشن کر گیا
بے نمازاں نوں سبق تعمیل دا ڈیندا اگیا

اوکھی گھڑی وچ وقت تے سید اداکیتی نماز
کفر تے ایمان دا سید ڈسایا امتیاز
الغرض عابد اتے معبود دے ناز و نیاز
کمترا مقصد تیڈا عاقل ہے پرکھیندا اگیا۔

(۳۹)

کیویں پرتیاں سید قرآن نال لا گئے لگیاں نوں واہ نبھا گئے
نورِ نظر علیؓ دے واہ ربدی من رضا گئے قرآن توں وِکا گئے

قرآن نال سید لائیاں پرتیاں بھلیاں
وچ کربلا دے کیویں لگیاں پرتیاں پلیاں
قرآن دے محافظ کر فرض نوں ادا گئے قرآن توں وکا گئے

فرات دے کنارے توڑے نبھائیاں پیاساں
قرآن کوں نہ چھوڑیا احمد دیاں نواساں
غازی مدینے والے حد صبر دی مُکا گئے قرآن توں وکا گئے

سید دا سب توں ودھ کے قرآن نال پیار ے
توڑے جُدا جے ہووَن سید دے رشتے سارے
رشتہ قرآن والا کوئی اے جیہاں پکا گئے قرآن توں وکا گئے

سب کجھ سید چھڑیندا ڈیندا نہیں قرآن
وقت آوے ڈیندا سید چا سارا خاندان
جیویں جو کربلا وچ کر کے عمل ڈکھا گئے قرآن توں وکا گئے

قرآن سید دا گاہنڑاں قرآن سید دی شان
قرآن بن سید دا آباد گھر ویران
واہ کربلا دے سید دشمن توں بازی پا گئے قرآن توں وکا گئے

سیداں قرآن چھوڑا اج ہو گئے ذلیل
دَر دَر پھرن نمانڑیں سندا نہ کوئی اپیل
اَج چودھویں صدی دے سید جو رنگ وٹا گئے نانے توں ہو جدا گئے

بھنگاں شراباں پیون سُوٹے دے ہوئے عادی
آیا عذاب ربدا عادت بنی زنا دی
ڈاڑھی منا کے اپنی جاگیر اتے کھسا گئے نانے توں ہو جدا گئے

سائیں توں شرم کرو کجھ سید و قرآن والو
جاگیر اپنی نوں ہنڑ تاں ذرا سنبھالو
قرآن ہا تساڈا اج پاولی ہے چا گئے سو ہنڑیں خدا نوں بھا گئے

قرآن کوں خدا نے بھیجا ہا گھر تساڈے
قرآن نال اُہن سید و فخر تساڈے
استاد کل جہاں دے اپنے سبق بھلا گئے قرآن توں دل چا گئے

تنظیم دا ہیں شاعر خادم سید دے در دا
بھوں پُر خطا ہے کمتر طالب نظر مہر دا
واصف سید دے در دے رُتبے ہزاراں پا گئے اللہ نوں بھا گئے

متفرق شان

صحابہ کرام

رضوان اللہ علیہم

(۴۰)

۱ مدنی دے صحابہؓ تے تنقید نہیں ٹھاہندی
تصدیق سمجھو کافی پنجاں اتے باراں دی

اصحابؓ محمدﷺ دیاں خالق ڈیندا گواہیاں
الزام تیڈے جھوٹے حیدر کرے صفائیاں
تائید علیؓ دی کیوں لوگاں نوں نہیں بھاندی

مدتاں دا جو جھیڑا ہے جھگڑا ائیں خلافت دا
ہے پیر علیؓ قائل جہڑ ھاں دی امامت دا
پر بغض تینوں گھیرا تائیں نہ سمجھ آندی

مدنیؐ دے مصلے دا حقدار جو ہا آیا
سرکار دو عالم نے صدیق دا فرمایا
صدیق مصلے تے صف ہے پچھوں ساراں دی

صدیق مصلے دا حقدار نہ ہا جے کر
ہرگز کدی ہتھ بنھ کے کھڑدا نہ پچھوں حیدرؓ
آ ڈیکھ ذرا اپنی تحریر کتاباں دی

باغاں دا جے طالب ہا باغ پنے نہ ڈیندا اے
سوئی بھی گھروں چا کے چندہ نہ گھنندا اے
اللہ تے نبی دی حب دولت ہے مجاں دی

دشمن جے علیؓ دے ہن ناں کیوں رکھے بچڑاں دے
ہر اک نوں پئے بھاون ناں پیاریاں سجڑاں دے
کربل دی زمیں تے رت موجود ہے جہڑ ھاندی

ڈیہنہ رات شہیداں دی توہین کریندا توں
صغرا دیاں چاسیجاں غیراں نوں ڈکھیندا توں
بے حرمتی حرماں دی زینت ہے قصیداں دی

زینبؓ دیاں آوازاں غیراں نوں سُنیندا توں
وچ شام دے بازاراں ہن ننگے پھریندا توں
توہین تیں کیتی ہے جا جا اتے حرماں دی

حق نال بنا یاری حق نال رکھیں پیار ے
اس روز نہ کم آسن خالی اے تیڈے نعرے
اُتھ لوڑ تینوں پوسی ایمان تے عملاں دی

کمترؔ تے تیڈی رحمت ہر آن رہے جاری
تعریف صحابہؓ وچ ہو صرف عمر ساری
مدحت ہے صحابہؓ دی مرہم میڈے زخماں دی

(۴۱)

صحابہؓ توں سوالو گو سمجھ اسلام آندا نہیں
اِنہاں تے شک ہووے جیں نوں محمد نوں او بھاندا نہیں

توں نیڑے آ ڈساواں میں تینوں جیکر سمجھ آوی
ایہے قرآن دے کاتب ایہے احادیث دے راوی
انہاں باجھوں صحیح قرآن تے ایمان راہندا نہیں

صحابہؓ ہن جنہاں دیاں خود خدا ڈیتیاں گواہیاں ہن
ایہے جہیں بے تحاشا کفر تے تیغاں چلائیاں ہن
تہیں تاں کافراں دے دل وچوں اے بغض جاندا نہیں

جدوں دشمن رسول پاک دا سارا زمانہ ہا
محمدؐ نال اوں ڈیہیں توں انہاں جوڑیا یارانہ ہا
انہاں تے اج ہووے ودھ گھٹ اے شیوہ مومناں دا نہیں

ڈسا قرآن دا مقصد تے معنی کیں ڈسایا ہے
مفصّل دین دا نقشہ اساتائیں کیں پجایا ہے
انہاں دے نام دا پرچا منافق نوں سکھاندا نہیں

وزیر آسماناں تے ہن دو اتے فرشاں اتے ہن دو
اے راہنڑیں نال آقا دے توں بھاویں پٹ بھاویں رو
انہاں توں آمنہؓ دا چن جدائی پل بھی سہندا نہیں

محمدؐ دے صحابہؓ پاک توں قربان جاواں میں
انہاں دے کارنامے جگ اتے پڑھ کے سنانواں میں
نبی دے جانثاراں دا گلہ مومن نوں ٹھہندا نہیں

انہاں تنظیم والاں تے سدا ربدی ہووے رحمت
جنہاں جا۔جا محمدؐ دے صحابہؓ دی ڈسی عظمت
قریشی، تونسوی، دا قرض اے کمتر توں لہیندا نہیں

---

(۴۲)

سرکار دو عالم نوں ملے یار نرالے
ہر حال دے غم خوار وفادار نرالے

مدنیؐ دے اشاراں توں جیں گھر بار لٹائے
سائیں نال وطن چھوڑ گئے سب رشتے بھلائے
ہر کم وچ مدنی دے صلاح کار نرالے

دولت دا جنہاں دین تے کیتا ہے ونڈارا
ڈھدا نہ پچھاں ول کے ملا جس نوں بھی وارا
میدان دے جانباز رضاکار نرالے

کوئی آیا ہے روموں کوئی فارس توں ہے آیا
حبشے توں بلالؓ آ کے مؤذن ہے سڈایا
جس نوں بھی تکو ہر دے نی کردار نرالے

صدیقؓ محمدؐ دی صداقت دا نمونہ
عثمانؓ نبوت دی سخاوت دا نمونہ
فاروقؓ علیؓ فوج دے سالار نرالے

لوگو کیویں شبیرؓ صبر کر کے ڈکھایا
جانباز مجاہدنے ہے باطل نوں ہرایا
چھوٹے وڈے ہن دین دے لجدار نرالے

تقیہ نہ کیتا ڈر کے محمدؐ دے نواسے
زخمی ہا توڑے تن اتے کئی روز دی پیاس
قرآن دے واقف تے سمجھ دار نرالے

جڑ دے گئے رحمت دی نگہ جن تے بھنوائی
سمجھو ایہے اصحابؓ محمدؐ دی کمائی
مدنیؐ دی اطاعت دے اے شاہکار نرالے

نعراں اتے آوازاں تے مسلک دا مدار ہے
قرآن تے احادیث توں ہن دور بے چارے
بہر و پئے فنکار تے مکار نرالے

کمتر تیڈی تحریر نہ ہر نوں سمجھ آوے
جس دل دے اندر بغض ہے اس نوں نہ سکھاوے
حالانکہ تیڈی نعت دے اشعار نرالے

۴۳

مدنی دے یاراں اللہ دے پیاراں جڑ جڑ کے کیتاں کمائیاں
محمدؐ سکھائے بلہا کے پڑھائے عزت پائی نبوی سپاہیاں رب ڈیتاں عزتاں سوائیاں

اے او ہن خدا نے جنہاں نوں سنجا تا ہی آزمایا علیؓ شان جاتا
اے جنگاں دے غازی اے مفتی تے قاضی سنداں محمدؐ پنائیاں

صدیق دی شان پچھ توں علی توں یا پچھ شہنشاہ رب دے پیارے نبی توں
تحقیق کر توں نہ چھیڑ ہشر توں ڈیتاں علی ہن گواہیاں " "

جے کامل نہ ہا کیوں نبی سائیں کھڑایا ہتھیں اپنے تاج امامت پوایا
علیؓ مقتدی ہے کتاب اے تیڈی ہے ہتیں تہمتاں الٹا لائیاں " "

پیارے علیؓ دا جے دشمن عمرؓ ہے کیوں ٹر کے ویندا علیؓ اس دے گھر ہے
دھی یزد جرد دی نوں تھتی حیدر دی ڈے گھن کیتے جڑ کے سائیاں " "

اے ہک ہئے دے یار ہن انوکھے پیار ہن وفادار مدنی دے خدمت گذار ہن
اے شیر و شکر ہن اے یک جان جگر ہن، تیں سنڑیاں گھڑیاں گھڑائیاں " "

شادی علیؓ دی ہے خرچہ غنیؓ دا اے ہے دشمنی یا پیارِ علیؓ دا
اے ہن بھائی بھائی محبت سوائی رحماء محبتاں ڈسائیاں " "

اے سُم گئے تاں شیراں ڈتے کھڑ کے پہرے ایڈا رعب غالب کوئی دم نہ مارے
عدالت عمرؓ دی پئی خلق ڈر دی، محمدؐ اے رمزاں سکھائیاں " "

جہاں والو برحق محمدؐ دے یار ہن ستارے ھدایت دے لسکار مارن
اے سب ذیقدر ہن ہدایت دے در ہن محمدؐ جو ڈیتاں صفائیاں " "

محمدؐ دے یاراں دی مدحت سرائی گنگار کمتر تیڈے حصے آئی ۔
اُتھاں ہوواں برداصدیقؓ دعمرؓ دا رحمت کریں مولا سائیں " "

مدنی دے یاراں اللہ دے پیاراں جڑ جڑ کے کیتا کمائیاں رب ڈیتاں عزتاں سوائیاں
محمدؐ سکھائے بلہا کے پڑھائے عزت پائی نبوی سپاہیاں رب ڈیتاں عزتاں سوائیاں

(۴۴) جیندا مدنی دے یاراں نال پیار ہے انہاں دا بیڑا پار ہو گیا
چھڈ دیہ یا نکماں تکرار ہے انہاں دا بیڑا پار ہو گیا

جنہاں جنہاں اکھیں لائیاں مدنی دے نال ہن
روضے وچ رلے چا سمائے لجپال ہن
اک پل یاراں کنوں ہوندا نہ جدا توڑے جو گذر گئے چودہ سو سال ہن
تینوں کس نے نکمیں بھل پائی ہے، ڈتی حیدر کرار رضؓ نے صفائی ہے
علیؓ جو ذمہ دار ہو گیا

اک ڈو جھے نال رہے وانگوں کھنڈ کھیر ہن مدنی دے بعد کل مومناں دے پیر ہن
رُحَمَاءُ بَیْنَھُمْ تمغے انعام دے دشمن کیتے سب ننگی شمشیر ہن
پھیتا بھنگیا دا جتھے کتھے رلیا چال الٹی اسے ہر جا تے چلیا ۔
ہے پٹ پٹ خوار ہو گیا

مدنی دے غیر نہیں اک خاندان ہے ویہ یا توں اکھ کھول کر پہچان ہے
ذاکراں بھلا یا تینوں جھوٹ بول کے تیڈیاں کتاباں وچ ملدا نشان ہے
اساں سچیاں سنائیاں سانوں کھول کے گل ہر اک جانچ کے تے تول کے
توں کیوں بیزار ہو گیا

مسند نبوی تے سجدا صدیق ہے، لقب حضور ول ملا جس نوں عتیق ہے
پچھوں سارے یاراں نے نمازاں پڑھیاں بالے حسنینؑ دے بھی کیتی تصدیق ہے
ایہو حیدرؓ کرار دا امام ہے، جیں تے کریں توں تبرّے صبح شام ہے
تے نام حیدار ہو گیا

قسمت ماری جیندی عقل بھی مارا ہے، بغض صحابہ وچ جتی بازی ہارا ہے
کر دتقریراں کجھ ہوندا نہ اثر ہے رب ولوں اس اُس جگ دا خسارا ہے
انہاں کلمے جو پڑھ کے لجایا ہے، کر داراں وچ غیراں نوں ہسایا ہے
انو کھا اے وپار ہو گیا

رب تے رسول ڈیندے جنہاں دیاں گواہیاں ہن، ملیاں زمیناں تے جتھے کتھے شاہیاں ہن
ہر جاتے جھنڈے اتہاں لائے اسلام دے اج تائیں یار نال رل کے نبھائیاں ہن
جتھے آندے جاندے لکھاں پہریدار ہن، موجاں مانڑدے او یار نال یار ہن
کیڈا او ڈاپیار ہوگیا

کمتر جتھے کتھے عرضاں سنائی رکھ، یاراں دیاں صفتاں دے نغمے بنائی رکھ
انہاں بن کسے دانہ ہونڑ اچھٹکارا ہے، متے یا منے کوئی توں سمجھائی رکھ
ایہا رب نے جو تیڈے ذمے لائی ہے، تنظیمیاں جو تینوں سمجھائی ہے
اے پورا اقرار ہوگیا

---

(۴۵)

صحابہؓ دی غلامی توں سوا دلبر نہیں ملدا
سوا اپنے وزیراں دے نبی سرور نہیں ملدا

وفاداراں وفاداری دی آخر حد مکائی ہے
مُجاں نے مٹھے محبوب توں کیا شان پائی ہے
مدینے وِچ مٹھے مدنی دا او کھر اگھر نہیں ملدا

جنہاں شان نبوت نوں سنجاتا شان پیندے پئے
رفاقت وِچ ہر گنبد تلے یاری ہنڈھیندے پئے
انہاں دی خوش نصیبی دا کوئی ہمسر نہیں ملدا

اے ہر مشکل دیوچ محبوب دے رل کے رہے بردے
تاہیں سرکار دے قدماں دیوچ موجاں پئے کردے
انہاں وانگوں کہنوں دیدار دا منظر نہیں ملدا

اسے مسکن اُتے ڈھہیں رات ہن رحمت دیاں ٹھاٹھاں
بیٹھے عربیؐ دے روضے تے ڈیسون نور دیاں لاٹاں
سوا شیخینؓ دے کیہنوں اتھاں بستر نہیں مِلدا

مُصلّے تے جینوں پیارا محمدؐ خود کھڑیندا اہے
جیندی جھولی نوں غارِ ثور وِچ بستر بنیندا اہے
غلاماں وِچ غلام ایسا کوئی برتر نہیں مِلدا

فتح ہے شام دی جس ہتھ اتے اُس ہتھ مہار ہووے
جہڑے اُٹھ دی مہار اُس اٹھ اُتے نوکر سوار ہووے
عدالت نوں عمرؓ وانگوں نہیں کوئی فخر مِلدا

جیندے بازو پکڑ کے مصطفےٰ جگ نوں ڈکھیندا اہے
انہاں تے گر کرے کوئی شک محمدؐ شک مٹیندا اہے
جہڑا ہانڑ سبّ کرے کوئی اے جیہاں ابتر نہیں مِلدا

اگر ہے بغض سینے وِچ سمجھ آندی نہیں کمترَ
مریض اِس مرض دے اس مرض وِچ مار گئے اکثر
سوا صدیق تے فاروق دے حیدرؓ نہیں مِلدا

شانِ اَولیاءُ اللہ

(۴۶)

ولی ربدے ہمیشہ یاریاں رب نال لائی رکھدے
محمد مصطفےٰ جہیں صورت وسیرت بنائی رکھدے

سنو لوگو ولیاں نوں ملی رب توں وڈھی شان
رسول اللہ دی سنت توں ہوندے ہر وقت قربان
ہوندا قرآن دا عاشق ولی دی خاص پہچان
ولی ربدے ولایت نوں زمانے توں چھپائی رکھدے

ولی رکھدے ہمیشہ مصطفےٰ دے دین دا پیارے
ولیاں دا جہڑھا منکر اساں ہائیں اُس توں بیزارے
نہیں مذہب دا وشتی اساڈا اُس توں انکارے
ایویں غالی اساں سُنیاں اُتے بہتان لائی رکھدے

ولی ربدے خدا دا دین دنیا تے سکھیندے ہن
ایہے خالق اتے مخلوق دا رشتہ جڑیندے ہن
اے ہت خانے بھنیدے ہن خدا دے گھر وسیندے ہن
ولی کامل اسے کم وچ عمر اپنی بنھائی رکھدے

ولی ربدے طمع لالچ توں بے حد دور رہندے ہن
اے ہر مشکل توں مشکل وچ رضا مالک دی چاہندے ہن
چڑھن گردار تے پر جان دا نہ خوف کھاندے ہن
ولی حاجت رَوا مشکل کشا رب نوں بنائی رکھدے

ولی حرکات وچ سکنات وچ عادات وچ سوہنڑاں
ولی اخلاق وچ سوہنڑاں ولی برکات وچ سوہنڑاں
ولی گفتار وچ کردار وچ درجات وچ سوہنڑاں
نمونہ ہو بہو سوہنڑیں محمد دا دکھائی رکھدے

سُنو لوگو ولی کامل جھڑ ھاڑ داڑھی مُنیندا نہیں
نہیں نسدا اور وزاں توں نمازاں نوں چھُڈیندا نہیں
ولی لوگاں دے مرقداں اتے اپنے جھکیندا نہیں
ولی مخلوق دے سر بارگاہ رب وچ جھکائی رکھدے

ولی دی ہر ادا ہر ہر نگہ اکسیر ہوندی ہے
ولی دے ہر سخن ممتاز وچ تاثیر ہوندی ہے
ادھر باطل کیتے واحد ازل دا تیر ہوندی ہے
جہادِ زندگانی وِچ ایہو حربہ چلائی رکھدے

ولی دولت نہیں چاہندا ولی شہرت نہیں چاہندا
ولی بھنگاں شراباں وِچ رباباں وچ نہیں باہندا
ولی تبلاں ربانان دے ترانان وِچ نہیں ٹھہندا
ولی رنگ راگ دی محفل کنوں دِل نوں ہٹائی رکھدے

جتھے رنگ راگ دی محفل اُتھے قرآن آندا نہیں
جتھے شیطان دا ڈیرہ اُتھے ایمان راہندا نہیں
جتھے وسدا ولی اتھ شرک دا طوفان آندا نہیں
ولی باہندے جتھے توحید دا ڈنکا وجائی رکھدے

ولایت اے جہیں دنیا تے اَج چھا گئی کمستر
خدا دے دین دے باغی مسلماں ہو گئے اکثر
بھلا توحید دا نغمہ جو ہا فرمانِ پیغمبر
بچارے شرک تے بدعت دا ناسنت پکائی رکھدے

(۴۷)

اللہ والاں دی سنانواں تینوں گل وے
بیٹھے یار دا دوارہ جھڑ ھے مل وے

دھو نی یار دے دوارے اتے لائی رکھ ہو کے اک دا تے اِک نوں منائی رکھ
جیویں شمع تے پتنگے وہندے جل وے
چھڈ ا اک نوں جھڑھاں نے اہو ہے ہر گئے لگی اک نال جنہاں دی او تر گئے
کیویں رادھی دا بلالؓ چایا پھل وے
کسے چھری تلے سَم کے بھلایا نہ کسے چرخے اُتے حق نوں چھپایا نہ
چَس پیار دی چکھو نے ول ول وے
جنہاں پیار دا پڑھا ہے دستور وے سنگ ساتھ نال تھئے منظور وے
جیندی رت نال وساکر بل وے
کئی اراں تلے چیرے ہو کے اک دے کئی مصر بازار رہے وِکدے
رہی اک والی تانگ پل پل وے
منی یار دی جھڑھاں نے ہر حال وچ چور و چور تھئے یار دے وصال وِچ
لدھی پیار دی آخیر منزل وے
پیشی اوکھی بے نیاز دربار دی ہووے شوق جیکہ اک دے دیدار دی
پلے بنھ کے توں چلیں کوئی عمل وے
آخر اک ڈیہنہ اک کنوں جا نوڑاں اس حال کیتی کرتی دا چا نوڑاں
واری آئی تیڈی اور ے اج کل وے
رکھیں کمتر سک نت اِک دی را ہوے اک کیتے دل تیڈی سکدی
رکھیں اک نال نت ول ڈھل وے

(۴۸)

کوئی پیر بناپیر نہ مر

کہیں علم والے دادامن پھڑ   بے علم دے ہتھ تے ہتھ نہ دھر

علم شریعت علم طریقت، بے شک کامل پیر دی دولت
اس دولت دا بنڑ کے طالب، پیر دے در توں جھولیاں بھر

پیر دے پتر نوں پیر نہ جانڑیں، نبوی سنت نال سنجانڑیں
پیارا ہووے گفتار دیوچ، کردار مطابق پیغمبر

پیر دی ٹور تے چال نوں ویکھیں، ہر ہر فعل تے قول نوں ویکھیں
چال تے ڈھال نبیؐ جہیں ہووے، خادم بنڑ ونج شک نہ کر

پیر ہے رہبر ہادی کامل، پیر سوا نہیں مطلب حاصل
پیر سوا مطلوب نہ لبھدا، پیر سوا ہوں دور سفر

پیر دے در تے عمراں ساری، کردا راہویں تابعداری
پیر دے در توں رب نوں گولیں، تاں ہوسن سب دور فکر

پیر دا کم ہے دین سکھاونڑ، پیر دا کم رب نال ملاونڑ
تیں سمجھا دھی پتر ڈواونڑ، بے سمجھے گئی بیت عمر

پیر نوں نہ رب نال ملادیں کیتی کرتی لوڑھ نہ پاہویں
مشرک ہو کے مار یاویسیں، ابتر ہوسیں روز حشر

رب دے ہتھ وچ کل اختیار ہے، جس نوں بوڑے جس نوں تارے
سب محتاج ڈسین اس در دے، پیر ہوون یا پیغمبر

ہتھ نفع نقصان نہ کہیندے، عزت ذلت شان نہ کہیندے
جس نوں چاہے عزت ڈیوے، ذلت ڈیوے رب اکبر

کمتر بنتے نہیں منکر پیراں دا، پیر بناں ایمان نہ راہندا
جو دم جیویں فرق رکھیں، توں خالق تے مخلوق اندر

شانِ قرآن

(۴۹)

دل نال قرآن دے جوڑ ذرا پچھے ہر مشکل آسان ڈِسے
قرآن دے صاف آئینے وچ اصحابؓ رسولؐ دی شان ڈِسے

دو جگ وِچ بازی جیت گئے قرآن جنہاں دے سینے وِچ
جے شک ہووی تاں ویکھ ذرا اپنے دسدے یار مدینے وِچ
کیا سوہنڑیں نگری یار والی جیتھے جنت بھی قربان ڈِسے

قرآن دے نال پریتاں لا قرآن کلام الٰہی ہے
قرآن انوکھی نعمت ہے اس وانگ کتاب نہ کائی ہے
کئی بڈ دے بڈ دے تر گئے ہن قرآن دا اے فیضان ڈِسے

قرآن انوکھی نعمت ہے قرآن دی شان بلالؓ توں پچھ
صدّیقؓ توں پچھ فاروقؓ توں پچھ عثمانؓ علیؓ لجپال توں پچھ
قرآن دے تھئے کیا شان ڈِٹھے خود واصف رب رحمان ڈِسے

تھئے غوث قطب قرآن کنوں پائے رتبے رب رحمان کنوں
منظور حضور حضور کنوں تھئے مالا مال ایمان کنوں
تک اج بھی جیندیاں قبراں تے لگی رحمت دی باران ڈِسے

قرآن رفیق سفر دا ہے قرآن رفیق حضر دا ہے
قرآن رفیق ہر مشکل وچ ساتھی قرآن قبر دا ہے
قرآن رفیق حشر دا ہے ایہو بخشش دا سامان ڈِسے

قرآن سوا بے کار ہیں توں بے عملا بدکردار ہیں توں
قرآن حکیم روحانی ہے آ نبض ڈکھا بیمار ہیں توں
ایندی ہر آیت نسخہ کا مِل ایویں مالک دا فرمان ڈِسے

قرآن نوں پڑھ کرہ نیک عمل ہر نیک عمل دا مٹھڑا اپھل
اوڑے ونجناں پوسیا اج یا کل نہ دیک ڈسے تیڈی منزل
بہوں سخت سنیند اروزِ حشر جتھ آدمؑ بھی حیران ڈسے
کمتر چھڈ کوڑ پیار سبھے اس جھوٹے جگ دے یار سبھے
قرآن دا بنڑ تنظیم دیوچ تنظیم سوا کئی خوار تھئے
قرآن والاں تے رب راضی راضی عربی سلطان ڈسے

---

(۵۰)

مسلمانو قرآن دے نیڑے آو ایں قرآن دا صدقہ آیاں بہاراں
کلام خدا نوں جنہاں سینے لایا نبیؐ نال رب لوائیاں مزاراں

ایں قرآن دے ہر سپارے توں صدقے، ہویا جس تے نازل اد پیارے توں صدقے
ایں قرآن دے وِچ ڈسے حق تے باطل اِسے وِچ ڈسیندے منافعے ہزاروں
اِسے کیتے حضرت نے تکلیفاں چایاں۔ اسے کیتے مکے توں جھوکاں لڈائیاں
اوطائف شہر وچ حبیبؐ خدا دے لہو نال رنگین ہویاں دیواراں
ایں قرآن توں گھر صحابہؓ نے وارے کئی دِن انہاں فاقے کٹ کے گذارے
ایں قرآن دی ہے وڈی قدر و قیمت، ادا کیتی محبوبؐ دے جانثارے
اسے کیتے حمزہؓ ڈتی جان پیاری، چا شبیرؓ بچڑے ڈتے وار و واری
کیتی کیویں قربان اکبرؓ جوانی۔ امانت اساں تائیں ہے پہنچائی ساراں
کیویں ہس انگاراں تے لیٹا بلالؓ۔ بے رحمی کیویں تھئی سمیہؓ دے نال
خبابؓ ابنِ یاسرؓ دے نازک بدن تے، انہاں ظالماں ڈتیاں پتھرادیاں ماراں
اے قرآن ربدا نبی دی امانت۔ اسے ہے سکھائی صداقت دیانت
اِسے دی غلامی دا صدقہ مسلمان رکھے تاج سر تے لکھاں تاجداراں

جو قرآن دا اج بھی خدمت گذار ے، تھیون خواباں وِچ مصطفٰے دے نظارے
لکھ وم تہسی اس سعادت توں بھائی، تیڈے کیتے جنت نوں ہن انتظاراں
کرو خرچ قرآن تے اپنا مالِ کمائی تساں کھاؤ کر کے حلال
کلام خدا خود پڑھو تے پڑھاؤ، ایں قرآن بن ہونڑیاں نہیں گذاراں
جھڑے ہن نہ قرآن والاں نوں ڈیندے، بیماری مقدماں تے چٹیاں تے لیندے
پکھہری توں جے کجھ بچا کے لے آون او تقسیم کیتا کنہاں اہل کاراں
توں کمتر ہمیشہ ایہا منگ دعا ہے، کہیندے مال نوں رب نہ ایویں ونجاوے
ساڈا مال قرآن تے خرچ ہووے سانوں خوب سمجھایا تیڈے اشارا

---

(۸۱)

ہووے مبارک بھائیو ہر نوں ختم قرآن دا
امت رسولِ پاک تے احسان رب رحمان دا

اے ہے کلام اللہ دی اس وِچ لکھاں ہن برکتاں
اک حرف دے بدلے خدا ڈیندا ہے ڈہ ڈہ نیکیاں
اس دے فضائل کیا لکھاں چشمہ ہے اے فیضان دا

لوگو کلام اللہ دا قاصد تھیا جبریل ہے
قلبِ رسولِ پاک تے اِس دی تھئی تنزیل ہے
لازم اینہدی تعمیل ہے ساتھی اے ہر میدان دا

سینے منور ہن جیندے قرآن دے انوار توں
او گھٹ گئے دنیا دیوچ ہر عارضی کم کار توں
تھئے سرخرو سرکار توں وارثہ ملا سلطان دا

ساڈے ہتھیں محفوظ لوح محفوظ دا مہمان ہے
جسدی کلام پاک ہے او خود اپنڈا نگراان ہے
ضامن خدا ہر آن دا ہر مشکل و آسان دا

قرآن اک دستور ہے اللہ نوں جو منظور ہے
نازل جنہاں دے دِل اتے مرحوم تھئے مغفور ہے
اس توں تھیا جو دور ہے باغی او حق سبحان دا

کئی حفظ کر کے تر گئے رحمت دی جھولی بھر گئے
اس دے عمر وِچ نیکی دا چارہ کر گئے
کئی لا کے بازی ہر گئے گھاٹا تھیا ایمان دا

حفاظ دے ماں باپ نوں رب نے پوائے تاج ہن
رب حافظاں نوں بخشیں جنت دیو چ معراج ہن
حوراں تے ملنڑیں راج ہن انعام ہے غلمان دا

قرآن دی خدمت کرو جتنا پھر وچارہ کرو
رب دے فضل دی سِک رکھو لیکن غضب توں بھی ڈرو
محروم تھی کے نہ مرو چنتا رکھو میزان دا

کہتر سدا قرآن دا ہو کے رہیں جتنا پھریں
اللہ دے قرآن نوں سنیندا رہیں پڑھدا مریں
ہر حال وِچ حیلہ رکھیں اللہ دے احسان دا

فَضَائِلِ رَمَضَانُ

(۵۲)

پیارا پیارا ماہ رمضان آگیا سال دا مہینہ عالیشان آگیا

جس دیاں اہل اسلام تانگاں رکھیاں راہ ڈٹھے ہر خاص و عام دیاں اکھیاں
بھاگاں والا ایہو مہمان آگیا، سال دا مہینہ عالیشان آگیا

ایہو رمضان بے سہاراں دا سہارا ہے جتھے کتھے رحمتاں دا ہوندا پیا ونڈارا ہے
تحفہ لے کے رب دا قرآن آگیا " " " "

فتنے فسادکنوں لکھاں بھتیرے آزاد ہن اِسّ کیویں کیتے گھر رب دے آباد ہن
ہر کہندا توبہ تے دھیان آگیا " " " "

آیا اے پیغام لے کے خیر چنگائی دا کینوں نہ خیال رہیا کسے بھی برائی دا
بخشش ربی دا سامان آگیا " " " "

اسے رمضان دیاں راتاں شاناں والیاں لکھاں نامراداں نے مراداں اَج پالیاں
ایہو منظوری دا نشان آگیا " " " "

وقت اسحور افطار منظوری ہے ہر ہر گھڑی ہوندی تانگ وچ پوری ہے
ہر کیتے وقت امتحان آگیا " " " "

نیکی نال راضی کرو ماہ رمضاں نوں ہر چیلے نیکی بھاندی رب رحمان نوں
وچ قرآن دے بیان آگیا " " " "

ہر نوں مبارک ہووے آئے رمضان دی خیر چنگیائی منگو جمل جہان دی
ڈیون تے رب رحمان آگیا " " " "

کمتر نیکی وچ مومناں دی شان ہے رحمتاں دا ہوندا پیا ڈھیں راتیں دان ہے
نیکیاں وا بنڑ کے میزان آگیا " " " "

(۵۴)

توبہ کر ورمضان وچ ہے وقت استغفار دا
اَج بحرِ رحمت موج وچ ڈھہیں رہے ٹھاٹھاں مار دا

ہر ہر گھڑی رمضان دی، مومن دے امتحان دی
بخشش ہے رب رحمان دی، کوئی جتیدا کوئی ہار دا

رحمت دے در سب کھُل گئے، میلے کچیلے جُل گئے
کیتے گناہ سب ڈھل گئے، آیا ہے موسم پیار دا

ستیاں نہ وقت ایویں ونجا، اس وقت وچ کچھ کر ڈکھا
بخشش تے رب سائیں آگیا، ہے وقت ذکر اذکار دا

رب نوں مَنا اَج وقت ہے، روز قیامت سخت ہے
سُتڑے جگالے بخت ہے، دامن پکڑ سرکار دا

دِل نال سَب توبہ کرو، سجدے دیوچ سر نوں دھرو
مردود تھی کے نہ مرو، سار انفر دشوار ہے

بر دے جہڑے قرآن دے، مالک دے ہر فرمان دے
اوہ سُرخرو میدان دے، نظر اکنارہ پار دا

دل نال جہڑے لا گئے، من دے اومطلب پا گئے
جو واہ گئے سو پا گئے، انجام نکلا کار دا

پیشی تھیسی روزِ حشر، رُلسن اتھاں کئی تاجور
کمتر ہوسن کئی دیقدر، لیکھا ہوسی نہ وار دا

،دَم جیسوں یاد کرہ سیوں برکتاں ماہ رمضان دیاں
(۵۴) امّت نبیؐ تے نازل ہوئیاں رحمتاں رب رحمان دیاں

ٹر یا ویندا یار اساڈا جس نال ہا سے پیار زیادہ
بنڑسی ضامن روز جزا دا کرہ نظراں احسان دیاں

وقت سحور دے وجن نقارے، نندروں ہو بیٹھے بیدار ے
روزے رکھ ہوئے تیار ے، صدقاں ڈیکھ ایمان دیاں

مسجداں اندر آہن بہاراں، پڑھیاں تراویح روزیداراں
تسبیحاں پڑھیاں مومناں ساراں عزتاں آئے مہمان دیاں

قاری رہے قرآن سنیندے، سنن والے رہے ذر پیندے
کھوٹ دلاں دے صاف تھی ویندے سورتاں سن قرآن دیاں

جاں اے مومن رل کے باہسن، میٹھ کے تیڈے نغمے گاسن
کئی اصلوں ارمانی راہسن جھولیاں بھر ارمان دیاں

جاں آسیں توں ولدسالے، روزے رکھسن قسمت والے
کئی وِچ سمسن قبر وِچالے، حسرتاں چھوڑ جہان دیاں

توں آیوں سب بھلیاں بدیاں، انیکاں سب تیں توں لدھیاں
میں بیکار تیڈے لڑ لگیاں، لاجاں ہن تینوں شان دیاں

اگلے سال توں جلدی آویں، خیر خوشی دی خبر سناویں
جھڑیاں بڑیاں آنڑ ونجاویں تجویزاں شیطان دیاں

عید مبارک ہر نوں ہووے، کوئی ہسے تے کوئی رووے
بیٹھ کندھی تے ہر کوئی دھووے لیکاں برے نشان دیاں

کمتر ہر دم عرض گذارے ملک عرب دی عجب بہارے
جا کر ول رل مل مومن سارے زیارتاں اس سلطان دیاں

۵۵

برکتاں والا مہینہ ٹر گیا رمضان دا
پل پل دی اور رونق گئی چھڑ چا گیا قرآن دا

رحمت تھئی مخلوق تے رمضان دی ہر ساعت وچ
ہر قدم تے برکتاں نازل تھیاں ڈھیں رات وچ
بخشش دے در سب کھل گئے صدقہ اسے مہمان دا

او ٹر گیا بھاگاں بھرا اج مسجداں حیران ہن
مغموم جندے ہجر وچ اج صاحب ایمان ہن
شافع تھیسی روز حشر اُس آخری میدان دا

رحمت دیاں موجاں دیوچ خوش بخت سے دھاندے رہے
بدبخت بے چارے اتھوں ہٹ ہٹ پرے باہندے رہے
اج تھی کھڑے محروم لڑ پکڑی رہے شیطان دا

رمضان دا سارا مہینہ درس ہا اسلام دا
پیارے نبیؐ دی ہر ادا انداز صبح و شام دا
جیں مصطفیٰ دی اتباع ہے شان مسلمان دا

کل کیا خبر ہونڑاں ہے کیا کملا نہ تھی کجھ دھیان کر
جس روز دی پیشی توں گئے غوث و قطب سلطان ڈر
ہے عنقریب آونڑ والا مہینہ سخت امتحان دا

کیتے گناہ گھن بخشوا کھلیا ہے اج توبہ دا در
کجھ کر اتھاں غافل نہ تھی سوڑی قبر او کھا حشر
رب پا دنڑاں اس روز مل تیڈے عمل ایمان دا

عاجز تیڈھی خدمت دیوچ عرضاں سنایاں کھول کے
رب ڈیونی اُہس دیہنہ جنہ اعملاں دے بدلے تول کے
سجدے دے وچ رو رو کے منگ اج فضل رب رحمان دا
کمتر دیہہ طرفوں عید دی ہووے مبارک مہرباں
پیلاں دا ہر اک فرد ہر مزدور ہر پیر و جواں
بندہ سدا رہسی دُعا گو ہر ملک ہر خان دا

۵۶

برکتاں والا مہینہ ٹر گیا رمضان دا
بھائیو کیویں مُل پے سکے ہیں توں ایندے احسان دا

ہر دن ایندا بھاگاں بھرا رحمت بھری ہر رات ہا
ساڈے گناہ بخشے ونجن چاہندی خدا دی ذات ہا
کوئی ہر گیا کوئی تر گیا عمل چک گیا ایمان دا
وَل ایہ سجن رلسی نہ رلسی ہے وچھوڑ اسال دا
سانوں نہیں پل دی خبر واقف خدا ہر حال دا
جتنا پھریں جتنا کریں اوکھا ہے ڈھیں میزان دا
ہو نجھے خدا دے گھر ڈسن غمگیں تھئے جیدا رہن
اُج مُک گئے منظر عشاء اسحور دے چہکار ہن
مغرب نوں نت یاد آوسڑاں آواز او آذان دا
بارہ مہیناں توں خدا اس نوں ڈتا اعلیٰ قدر
بختاں والاں دا یار ہے شافع تھیسی روز حشر
میلا ولا ہوسی کہ نہ بھاگاں بھرے مہمان دا

حاضر وچ دربار ہو واں ۔ داخل خادماں وچ ہو پو واں
دل بہوں ڈردی ، تنگی قبر دی ۔ اوکھی نظر دی
راہندی طلب دیدار مدینہ اوڈ سدا

قبر اندھاری سامی سوڑی ، سودا مہنگا پونجی تھوڑی
مال ہر اک دا ۔ تُلی تُل وکدا ۔ کاتب لکھدا
نقد دا اوڑ نج و پار مدینہ اوڈ سدا

کمتر ہر دم منگ دعائے ۔ شہر مدینے رب پہنچائے
نگہ ہی عرب دی طرز عجب دی رحمت ربدی
لائی ہے عجب بہار مدینہ اوڈ سدا

شہر مدینہ

۵۷

اوڈ سدا دربار مدینہ اوڈ سدا
پاک نبیؐ دا شہر مدینہ اوڈ سدا

جا دیکھاں او سوہنڑیاں گلیاں ، پاک نبی جتھ لائیاں تلیاں
شہر نرالا ۔ شہراں تو اعلیٰ ۔ ویکھاں ہیں شالا
جنت دا گلزار مدینہ اوڈ سدا

یارب حاجیاں دے سنگ رلاں، شہر مدینے دے وَل چلاں
شام سبھائیں، منگاں دعائیں، اے رب سائیں
ڈیکھ گھناں اک وار مدینہ اوڈسدا

رَوضہ شاہ لولاک دا ڈیکھاں، گنبد روضے پاک دا ڈیکھاں
دِل ایہہ چاہندی، ڈھیر ڈہیاندی ہے سدراں دی
رہندی انتظار مدینہ اوڈسدا

عمر گذارم سکدے سکدے، روز عریضے لکھدے لکھدے
والی عرب دا محبوب ربدا غمخوار سب دا
رب نیوے اس دربار مدینہ اوڈسدا

تیڈی جدائی وِچ پریشان سخت روزے دار ہن
کرماں والے گئے بیت ہن کئی خواہ مخواہ گئے ہار ہن
شیطان دے راہ تے چڑھے راہ بھل گئے رحمان دا

باجھوں عمل کائی گل نہیں کجھ کرہ عمل اج وقت ہے
جتنا پھریں چنتا کریں روز قیامت سخت ہے
روز جزا الیکھا تھیسی ہر پل گھڑی ہر آن دا

ہووے مبارک دوستو جن کن خوشی دی عید ہے
رلڑے تسانوں ویکھ کے کمتر دی ٹھہر گئی دید ہے
خادم ہاں میں ہر اک غریب ہر اک ملک ہر خان دا

اَعمالِ
نَماز
وَغَیرہ

(۵۸)

مومن نماز بنا نہیں کِسے کار دا، ہوندا ذلیل جہڑا اس نوں وسار دا

شبِ معراج جدوں خیر الانام گیا
تحفہ نماز والا رب توں انعام ڈھیا
ملیا بہانہ ایہو رب دے دیدار دا

رزق خدا دا کھاویں خوش شیطان کریں
بندہ خدا دا ہو کے رنج رحمان کریں
پھر بھی توں اوکھے ویلے رب نوں پکار دا

پنجے نمازاں جِنہاں اصلوں وساریاں
پکیاں شیطان نالے لا بیٹھا یاریاں
بحرِ گناہ وِچ ٹبیاں او مار دا

رب دی نماز نال پریتاں جیہناں لائیاں
منگیاں مراداں اُنہاں رب کنوں پائیاں
کر دی نماز سوہناں اُس دربار دا

جنس نماز والی اِک ڈاہڈی اگھاونڑاں ہے
اج جیہڑی خرید کیتی کل نفع پاونڑاں
ملنڑاں منافع اتھے اج دے وپار دا

رب دی نماز کیویں سائیں دے نواسے پڑھی
خنجر دی دھار تلے ترے ڈیہنہ دے پیاسے پڑھی
بچڑا علیؓ دا رہا سجدہ گزار دا

خود بھی نمازی بنو بچیاں نوں عادی کرو
خانہ خدا دی صفاں بنھ کے آبادی کرو
رب سائیں انعام ڈیسی اج دی ادھار دا

فانی جہان وچ سب کجھ چھوڑ ویسیں
پونجی نماز والی نے کے توں توڑ ویسیں
مسئلہ پکا توں ایہو دار و مدار دا

قبر اندھیری وچ کوئی بھی نہ چال چیسی
اک ایسے نماز بھائیو ہر جا تے نال ویسی
بنسی سہارا تیڈا اہر دشوار دا

جہڑھا نمازی بندہ ہرنوں او بھاوندا ہے
ڈو ہاں جہاناں وچ عزتاں او پاوندا ہے
پڑھ کے نماز دِل اپنا او ٹھار دا

رب دی نماز شالا ہر دے نصیب ہووے
بیشک او بھاگاں والا جس دے قریب ہووے
کمتر پیغام ایہو ڈسنا ہے پیار دا۔

---

(۵۹)

رب دی نماز چھوڑ نہ کر زندگی خوار نہ
بندہ ہے نال بندگی اس فعل نوں وسار نہ

رب دی نماز بھل نہیں پھر پھر اوارہ رل نہیں
عملاں دے باجھ حشر وچ کہندا ابھی کوئی مل نہیں
آ رب دا اہم کلام تھی ضائع عمر گذار نہ

دَھن مال کم نہ آونڑا کہیں چال کم نہ آونڑاں
کوٹھی تے کاراں سلطنت کہیں حال کم نہ آونڑاں
اس پل گھڑی دی موج وچ کر خس بھی اعتبار نہ

بجھ کر شرم خدا کنوں محبوب مصطفےٰ کنوں
اے بے نماز ڈر ذرا اس روز دی سزا کنوں
رکھ لاج اپنے دین دی ہو سائیں توں شرمسار نہ
مالک دے در نوں چھوڑ نہ رب نال رشتہ توڑ نہ
جنت ہے منتظر تیڈی رحمت توں منہ نوں موڑ نہ
وچ ستیاں دے رُل تہیں آخر دی بازی ہار نہ

رب دی نماز فرض ہے ہر کلمہ گو تے قرض ہے
ترک نماز کفر ہے اک لا علاج مرض ہے
رہ دور بے نماز توں رکھ اس دے نال پیار نہ
کہیں تے قرض معاف ہے مسئلہ صحیح تے صاف ہے
دانستہ بے نماز جو اللہ دے او خلاف ہے
دشمن جو رب رسول دا اکھندا ابھی بنسی یار نہ

اے زندگی سفر سمجھ دنیا نوں رہگذر سمجھ
کالی قبر دی سیج نوں بچھواں دا خاص گھر سمجھ
تانگاں دی بنڑ خوراک نہ گھاٹے دا کر وپار نہ
کمتر نماز راز ہے مومن دا امتیاز ہے
اتنا ہی مُل پوسی تیڈا جتنی ہوسی نیاز ہے
روکاں دے روک ہن اتھاں کہیں ڈیو تڑاں ادھار

(۶۰)

چل مسجد آ تے سجدے جھکا متاں رحمت نال رنگیندا ہوویں
محبوب خدا شافع ہر دو سرا دیاں خادماں وچ لکھیندا ہوویں

ایڈا باغی نہ بن تے بغاوت نہ کر ہو کے رب دا بندہ چھوڑیں رب دا بوہا
وعدہ روز الست دا بیٹھوں بھلا ڈر خدا توں ذرا کر نہیں اجیا
سن ایہا گل سچی، ایڈا غرّہ نہ تھی، جگ تے جے تائیں جی
کریں دل نوں صفا گولیں رب دی رضا متاں منظور مولا نوں تھیندا ہوویں

جیہڑے غرّے تھئے او ہے مارے گئے توں بھی غرّہ نہ تھی متاں مارا ونجیں
کجھ فکر کر کے چل نہ انہاں وانگوں گل کر عمل متاں توں بھی وسارا ونجیں
جو وسارے گئے، او ہے مارے گئے، پا خسارے گئے
کر تجارت او جا جیہڑھی ڈیوے نفع متاں مقبولاں نال سڈیندا ہوویں

ذرا چا ویکھ لذتاں نمازدیاں گلاں پیار تے راز نیاز دیاں
کجھ آکھ سنا مطلوب تائیں کجھ سن گھن محرم راز دیاں
جیہڑھیاں مصطفےٰ، نال کیتاں خدا، توں بھی آ کے الا
بخت ستڑے جگا مصطفےٰ دے ہتھوں متاں کوثر والا جام پیندا ہوویں

ہو کے مخدوم بندہ نہ محروم تھی تیڈے کیتے ڈتے نوریاں سر جھکا
جتھے جھکتاں ہیں تیں اتھے جھکیوں نہ توں جتھے جھکیوں اتھوں منع کیتا خدا
مشرکاں والے کم، تے گیوں کیویں جم، کر خدا توں شرم
ضد نوں چھڈ توبہ کر متاں روز حشر مومناں والی صف وچ اٹھیندا ہوویں

اصلوں بیکار ہیں توں نہ کہیں کار دا بندگی نال بندہ تیڈی زندگی
بندگی رب دی کر، سرخرو ہو کے مر، سخت روز حشر
گر نہیں بندگی نام بندہ نہیں زندگی بندگی باجھ شرمندگی
ہتھوں خالی نہ چل پو ونڑاں تیڈا گل بے حساب متاں بخشیندا ہوویں

تیڈے کیتے جنت انتظاراں دیوچ لہلہاسی ہمیشہ بہاراں دیوچ
منتظر ہر گھڑی شوق رکھ کے تیڈی حوراں رہون ہمیشہ سنگھاراں دیوچ
اے بشر بے خبر، توہیں صاحب قدر، ساری دھرتی اندر
یاوفا کر وفا، تھے رب نوں منامتاں حوراں دے اندر چنیدا ہووین

ساری کونین وچ ہے تیڈی برتری بھیجی تیڈے حصے رب نے پیغمبری
ربدی مخلوق ساری ہے خادم تیڈی حق تعالیٰ نے بخشی تینوں سروری
غافلا اپنا سر، آجھکا ربدے در، نام رسوا نہ کر
کجھ اتھاں گھن کماکل اے کم ڈیسیامتاں روز قیامت پچھیندا ہووین

بندہ شاکر رہے ربدے احسان دا کرتوں سجدہ اُس مہربان دا
کیڈا اس دا اکرم رکھیا تیڈا بھرم کینوں ہمسر نہ کیتا تیڈے شان دا
نیک ناں تھئی ہل، اس دے احسان نہ بھل ہو کے باغی نہ رُل
جان کر ڈے فدا یار دے کمیں آکھسن متاں مر کے بھی جیندا ہووین

---

(۱۶۱)

زندگی ہے بے وفا زندگی ہے بے وفا
کجھ کریں نہ بھروسہ نہیں ساہ دا وِسا

اوکھے راہاں وچوں بندہ تیڈا ہونڑاں ہے گذر
اُتھے کوئی نہ سونہاں ہوسی ان سونہاں ہر
ویلا ہتھوں نہ ونجا سونہہ اج دی بناز ندگی ہے بیوفا

ہوسی ملک بیگانہ کوئی سُنسی نہ گل
ہوسیں ارمانی ویلا آسیا نہ ول
اجوں کے کمار تھے رب نوں منا زندگی ہے بے وفا

اُچے بنگلاں تے ماڑیاں بھی ڈھائیے ونجناں
انہاں کاراں تے مربیاں بھی رہ ونجناں
ایہا ہوتے ہوا، تک ویسیا بھرا، زندگی ہے بے وفا

بندہ آیوں ہو کے راہی اتھے تیڈا نہ وطن
تیڈے سنگ دے ہزاراں گئے لڈ دے سجن
کہیندا دل نہ دُکھا، منگ ہر دا بھلا زندگی ہے بیوفا

اُتھے کوئی بھی نہ تیڈا غم خوار بنسی
ویلا اوکھا کوئی کسے دا نہ یار بنسی
ہوسی اس ڈیہنہ جدا ایہو سکا پیو ما زندگی ہے بیوفا

ڈیہنہ سخت ستیندا جیتھوں ڈرن نبیؐ
ہوسن اپنے فکر وچ شاہ تے ولی
اتھ ہوسی ہائے ہا، کہڑھی تیڈی ساڈی جا زندگی ہے بیوفا

اج وقت ہیا کہ کجھ کل دا فکر
ہتھوں خالی نہ چلیں چا دیں خرچ سفر
تینوں ڈیواں سمجھا، بھائی کریں چنتا، زندگی ہے بیوفا

کمتر دیاں گلاں نہ بھلا دیں سجناں
کل راہ دھیاں دے پکے پھل چا دیں سجناں
ربا ایہا ہے دعا، راہ سدھے تے چلا زندگی ہے بیوفا

٦٢

اے سُنّی بھرا کجھ کر کے ڈکھا   کجھ کیتے بناں نہیں ملدا خدا

تینوں مانڑ ہے مال تے دولت دا
رہیوں طالب شان تے شوکت دا
جدوں روزِ جزا ، تیں توں پُچھسی خدا ، آیوں کر کے توں کیا
کیا جواب ڈیسیں اُس مالک نوں ایویں سُم سُم آیُم عمر نبھا

تیڈے دِل وچ مانڑ نسب دا رہیا
ابولہب نبیؐ دا چاچا سکا
کجھ کھٹ نہ سکا ، ایویں رُلدا گیا ، مردود تھیا
کیویں پا گیا عزتاں بلال سوہنڑاں ہا جو حبشی قوم قریش نہ ہا

محروم توں لطف نماز کنوں
پنج وقت دے عجز نیاز کنوں
ڈسیں مذہب سُنّی . نہ تیں رب دی مَنّی . سجی ڈاڑھی مُنّی
تیں نہ شرم کیتا مٹھے مدنی دا شیطان تینوں گمراہ کیتا

گِلا گوئی کریں چوری جاری کریں
لُچاں غنڈاں دے نال توں یاری کریں
گھڑی اے جہیں آئی . ڈیرے تے بھر جائی . سنس نال جوانی
حداں دین محمدؐ دیاں بھجدیاں پیاں اج ڈیکھے کھڑا ہر جھوٹا وڈا

لے رشوت اپنا پیٹ بھریں
کھاویں رزق حرام نہ رب توں ڈریں
پیا سُنّی سڈائیں . دین نوں پیا لجائیں . اپنے رب نوں رنجائیں
متھے لگیں کیویں مٹھے مدنیؐ دے اے بے شرما کہ رب دا حیا

بنڑ سُنّی نہ پرناویں دھیاں
پرناویں تاں ول چارُ ساویں دھیاں
گھر بلہائیں عمر بھر۔ اِس نوں سمجھیں فخر۔ آیو ربدا نہ ڈر
جے مناونڑ آوے تیڈی دھی نوں کوئی نہیں منندا اوندی چھوڑیں خالی

دھیاں ویچ کے جوڑیں اپنی رقم
پووی ربدا قہر نہ تیں کیتا شرم
تیڈی مظلوم دھی۔ ٹکاں نال وِکّی۔ گھروں تیڈے گئی
سَس ڈیوے جاں مہنڑیں وکن دے اوں نوں پلے چاچا کے تینوں کرے بددُعا
بُھلاج زکوٰۃ تے ڈہواں تینوں
بیا کیا کجھ آکھ سناواں تینوں
تاہیں مال تیڈا۔ آنڑ چوراں لٹا۔ گھر ہو یا صَفا
باقی لگیا مقدمے بازی تے رب ہو یا غصّے تینوں ملی سزا

جدوں سنی دے پتر دی شادی ہووے
اوندے گھر دی پئی برباد ی ہووے
کنجریاں نوں سڈا۔ ڈتا ترکہ لٹا۔ گھر ہو یا صفا،
بدبختاں کرماں ماریاں دا۔ ہائی مال حرام حرام تھیا
کر ہوش نہ ایویں غافل تھی
تینوں کمتر کیتی عرض سچی
جے ہیں سنّی اگر۔ کجھ رب کنوں ڈر۔ چارہ نیکی دا کر
ایویں آکھے ساڈی تنظیم ساری۔ چھٹکارا نہیں عملاں توں سوا

کر یاد اپنی توں منزل وے بندہ
کیوں ایڈے اُچے جوڑے فی محل وے بندہ

(۶۳)

تینوں اصلوں اصلوں نہ یاد رہیا اپنا سفر
تینوں حرص ہوا دیوچ آیا ہے چسکہ
اس فانی جہان اتے آیوں کہڑے کم
تینوں قبر اندھیری دا نہ رہیا کوئی غم
تیں توں وڈے وڈے آئے اس جگہ دے اندر
اس دھرتی تے لکھاں سلطان سکندر گئے ہن
ذرا قبر اندھیری ول کر توں دھیان
اُس اصلی مکان کیتے جوڑ توں سامان
ایڈا کر نہ غرور کجھ رب کنوں ڈر
قصہ یاد نمرود تے شدّاد والا کر
بیٹھوں مال توں غریباں تے یتیماں دے پچا
تیڈا جتنا ہا مال رب ڈتی ہے سزا
پڑھ کلمہ نہ کیتو کجھ رب توں حیاء
بیٹھوں زندگی آوارہ پھر پھر کے نبھا
بئے ساہ دا بھروسہ توں نہ کریں کمتر
کریں ہر دم ربدا توں ذکر فکر

اس فانی جہان وچ جوڑ بیٹھوں گھر
تینوں یاد نہ رہی کائی گل وے بندہ
گیوں عیش تے آرام والے پلنگ اتے سم
ایہا زندگی ہے گھڑی یا کہ پل وے بندہ
سارے چھوڑ کے خزانے ٹرے خالی ہتھ کر
مٹی وچ مٹی ہو کے رل وے بندہ
اے ہے کوڑا تیڈا گھر او ہے اصلی مکان
چنگے دنیا تے کر توں عمل وے بندہ
پڑھ ہر دم توبہ ڈاہڈا اُس دا قہر
اِتھے اکڑ اکڑ نے چل وے بندہ
رہی یاد نہ زکوٰۃ ڈاہویں بیٹھوں توں بھلا
گیا چوری تے مقدمے تے گل وے بندہ
پنجے وقت نمازاں تیں توں ہویاں نیں قضا
باقی زندگی ہے گھڑی یا کہ پل وے بندہ
بہوں گذرا تے تھوڑا باقی رہیا ہے سفر
ہووے ہر دم اُس دا فضل وے بندہ

(۶۴)

اج کوئی نہیں جگ تے وارث رب دے قرآن دا
ہر پاسوں جھولا گھلیا شیطانی طوفان دا

وانگ یتیماں دین نہ روندا، دین دا جے کوئی وارث ہوندا
لہندا اسنبھال، جے کوئی لعل، ہر ہر حال، دین دے نال
اج ڈنکا ہر جا وجدا مُسلم دی شان دا

نام وے مسلمان سڈیندے کافراں دے کرتوت کریندے
شرم حیا، جگ توں گیا، چھوٹا وڈا، اپنی جا
دانستہ ڈاکو بنڑیا اپنے ایمان دا

چھوڑ نمازنوں مسلم بھائی، مجلس گانڑیں نال رچائی
مسجد بر، آدے نظر، بنگلے اندر، ہے کہ وفر
ایسا طریقہ جاری پیر وجوان دا

گھر دے اندر جے کر دھیاں، بن شادی دے بیٹھیاں رہیاں
نہ پرنائے، خان سڈائے، اپنے پرائے، گھر چا بلہائے
لُٹی عزت تاں نشہ تریٹیا اس ملک خان دا

دھیاں ویچ کے قرض لہیندے، تاں بھی مسلمان سڈیندے
سَودے لا، کرن دغا، ہر اک جا، ڈیون دُعا
نہ دِل وِچ صدمہ آیا دِھی بے زبان دا

مُسلم حالوں تھئے بے حالے، ورتی آ انگریزی چالے
بوڈی رکھا، ڈاڑھی مُنا، جہڑ ہا ڈٹھا، ہویا صفا
اج کل ہے ایسا شیوہ اس نوجوان دا

حرص دیوچ حق ہر دے بھلیوں، اصلوں آنڑ حرام تے تلیوں
غیر دا مال، سمجھ حلال، بیٹھوں سنبھال، تھی خوشحال
اصلوں تھیول، بھائی منکھ ربدے، اعلان دا

مسلمان دی تھئی جاں شادی، کنجریاں سڈ کیتی بربادی
ڈھول وجائیں، دھیاں نچائیں، نہ شرمائیں، سُنّی سڈائیں
سنّت نہ اے نبیؐ دی کم ہے شیطان دا

ہمیشہ حق آکھن دا عادی، سچ اہدی تنظیم اساڈی
باجھ عمل، نہیں کائی گل، صاحب عقل، ڈیکھ کے چل
اَج ہر مومن تے آیا وقت امتحان دا

(۶۵)

رُت گذردی پئی، تیں توں کائی نہ تھئی کار کل دی
غافلا جوڑ موڑی عمل دی

سخت روزِ قیامت سنیوے، باجھ عملاں دے کجھ نہ تھیوے
اس ڈہیں ہائے ہا ہوسی، کائی نہ قیمت پوسی
اِس شکل دی، غافلا جوڑ موڑی عمل دی

ما پیو پتراں توں ہوسن بیزار سے، کم نہ آسن اُتھاں اَج دیارے
سڈ مریسیں کھڑا، کائی نہ ڈیسن بھرا
اُس ڈیں ولدی۔ غافلا 〃 〃 〃 〃

زلزلہ وِچ زمیناں دے ہوسی، کہیندی کینوں اُتھاں سُد نہ پوسی
ڈردے ہوسی نبیؐ مشکل گھڑی
او عدل دی، غافلا 〃 〃 〃 〃

کئی شہنشاہ اُتھاں رلدے ہوسن، کئی غریباں دے محل اس ڈیں ہوسن
اُو ہے ہوسن بری، گل کریسی نبیؐ
جیندے ول دی ۔ غافلا " " " "

اصلوں منشا، دا بنڑ گیوں پجاری، زندگی تیں اوارہ گذاری
ہنڑ بھی کر جستجو، ماربے کنوں آرزو
رکھ فضل دی، غافلا " " " "

ریہوں روزاں نمازاں توں دور، مال و دولت کیتا پُر غرور
اپنی سوچ ابتدا، بھُل گیوں اے بھرا
گل اصل دی، غافلا " " "

وقت ہے رُٹھڑے رب نوں مناگھن، مصطفےٰؑ نال آونج بنا گھن
اَج توں کر اتباع ڈیکھیں روز جزا
بیت پلدی، غافلا " " " "

ڈسدا کمترؔ گنہگار بھارا، ربّ دی رحمت دا ہر دم سہارا
مالک ہر دوسرا، اُتھ نہیں تیں سوا
کہندی چلدی، غافلا جوڑ موڑی عمل دی ۔

(۶۶)

افسوس مسلماناں اجکل سائیں نال بنایا پیار اُلٹا

دعوےٰ منہ نال محبت دا صورت سیرت کردار الٹا

کئی عالم علم دے تھئے دشمن، غرضاں وچ پھس گئے اہل سخن
حق نال حمایت کون کرے ہر سمت ہے گرم بازار اُلٹا

توحید خدا دی بھُل گئی ہے، بدعتاں وچ تھی بے مُل گئی ہے
ہے شرک سمندر موجاں تے، صوفی دا ذکر اذکار اُلٹا

مچ ہر ہر گھر وچ شور گیا، ہر رکھوالا تھی چور گیا
وچ حرص ہوا دیاں موجاں دے نگران بھی کرن شکار الٹا

ہر چال تے ڈھال فرنگی ہے، کپڑاں وچ عورت ننگی ہے
پر داں وچ بھی بے پردی ہے، سچ آکھن تے تکرار الٹا

رت گذری شرم حیا دی ہے، رہی عزت نہ کائی پیو ما دی ہے
اولاداں بے فرمان تھیاں رعیت الٹی سردار اُلٹا

اساں کیتی جس ڈہیں شادی ہے، سب گھر دی تھئی بربادی ہے
بے فائدہ رسماں ریتاں وچ اساں چایا ترٹ ادھار الٹا

ہر کم وچ دین نوں چھوڑ بیٹھے، سائیں نال تعلق تروڑ بیٹھے
اس فسق فجور دی نگری وچ، ہر طرز الٹی نروار الٹا

اے کتنی سینہ زوری ہے، چٹ چانن کردے چوری ہے
کمتر جے کر کوئی ناں چاوے پئی اُس نوں پووے مار اُلٹا

۶۷

بھلیوں توں اپنی ابتدا رب دے بھلوں احسان توں
گذرا جو کل آنڑاں نہ ول پل بھر دا ہیں مہمان توں

اُج وقت ہے کجھ جوڑ گھن عملاں دا اُتھ پونڑاں ہے مُل
لیکھا ہوسی روزِ حشر جانڑاں جتھوں اوکھا ہے پل
جس توں ہونڑاں تیڈا گذر کجھ دھیان کر کجھ دھیان توں

ہر اک کنوں پچھ گچھ ہوسی ہونڑاں اتھاں نروار ہے
سوڑی قبر ہے سخت ترمنزل بہوں دشوار ہے
غافل نہ تھی غفلت دیوچ کجھ جوڑ گھن سامان توں

اِس بے نمازی دی بھرا بہوں سخت مِلنڑیں ہے سزا
فرماگیا مدنی مِٹھا فرماگیا ہے پیشوا
کئی سو دفعہ آکھا خدا پچھ رب دے ایں قرآن توں

ہر کلمہ گو تے رب دی طرفوں سب توں پہلا فرض ہے
اللہ دا سجدہ سمجھ پیر و جواں تے قرض ہے
پُچھ کربلا دے شیر توں محبوب دے دلجان توں

پئی راگ رنگ دی جیّں تینوں اصلی شرافت چھٹ گئی
ہر چال تھی تبدیل گئی عزت اساڈی لُٹ گئی
سب برکتاں اج اُٹھ گیاں پھر دا رہوں حیران توں

بِن سود دے مُسلم تیڈا چلدا نہیں کم کار ہے
جا جا تے بے دیناں اگے ڈِسدی تیڈی اُج ہار ہے
آپس دی ہمدردی گئی خودغرض بنڑیوں خان توں

دوزخ دی بھاربدا غضب سکدی گنہگاراں کیتے
پتھراں دا ایل جس دے اندر قسمت دیاں ماراں کیتے
کجھ رب توں ڈر توبہ چا کر اصلوں نہ تھی ناداں توں

اووقت ہے نزدیک ہنڑ اس وچ نہ بھیں دیر ہے
اللہ گواہ اِس عرض وچ کوئی ہیر نہ کوئی پھیر ہے
اوکھی گھڑی ہے موت دی پہچان کر پہچان توں

کمتر پچھے آکھیں کنوں پہلے توں خود چنتا کریں
باقی جو ساہ آنڑیں تیڈے جتنا پھریں رب توں ڈریں
اس حشر دے میدان دا سمجھیں نفع نقصان توں

---

(۶۸)

مُسافر ہیں سفر دا خرچہ بنھ پلڑے نہ خالی چل
بھلیکے وچ ویسیں مار اعمل باجھوں نہیں کائی گل

پریشان کل نبیؑ ہوسن عدالت تے خدا ہوسی
جو غرق اپنے پسینے وچ اُتھاں ہر پُر خطا ہوسی
تپش ڈیہنہ دی ہوسی ڈاڈھی زمیناں تے ہوسی دلدل

اتھاں حاکم حقیقی دی عدالت سخت ہے بھائی
کِسے کم آونڑی نہیں خانگی تیڈی تے ملکائی
سنبھل ونج موت توں پہلے ایہو ویلا نہ آسی ول

ڈولیسی یارب اُس دن جہڑھے کیتے اساں وعدے
پچھسن اِس عدالت وِچ جہڑھے کرتوت ہن ساڈے
اگھاسن نیکیاں اُس دن تے پوسن نیکیاں دے مُل

لکھاں اُس ڈیہنہ ذلیل ہوسن لکھاں اُتھ سرفراز ہوسن
جہنّم دے تنوراں وِچ کہ وڑاں بے نماز ہوسن
توں باز آ بے نمازی توں سیانڑاں تھی قدم نوں جھل

کئی سلطان زور آور مٹی وِچ تھی مٹی گئے ہِن
خدا جانڑیں ساڈے کتنے بقایا زندگی دے دن
امیر ہووے غریب ہووے ہر اک دی ہے ایہا منزل

مسلمان اج محمدؐ دی شریعت نوں لجیندے پئے
اُساں حرص و ہوا لالچ طمع دے راہ تے ویندے پئے
جیندی مرض جیویں آوے وِنجیں جن تے نہیں ڈک ٹھل

توں اپنے آپ نوں سمجھا پچھے سانوں ڈسیں کمتر
وڈائی سٹ جھکائی نپ عمل کر جگ تے جتنا پھر
توں اوچ جھک وا کہ ئیں چپتا سیانڑاں تھی سنبھل کے چل

(٦٩)

اُٹھ جاگ مسافر نہ درا یا تینوں گھر دے اج پر نیندے پیئے
اج رات برات تیار تیڈی پوشاک نویں تاہیں بیندے پیئے

گھر گھر آواز منادی دا، اج میل ہے تیڈی شادی دا
تیڈی سہورے گھر تیاری ہے، تینوں سہرے سہرے تے بیندے پیئے

تیڈا اگذرا وقت کنوارہ ہے، سڈ ملک الموت نے مارا ہے
اس دیس نہ ول تیں آنڑاں ہے، تیڈی ہر ہر چیز وڈیندے پیئے

تیڈی دلہن منگرڈیں گاہٹریں ہن، اُچے کپڑے تول ہرانڑیں ہن
اتھوں لے کے چل اُتھے پچھیاسیں، تینوں سجن سبھے سمجھیندے پیئے

تیڈی دلہن سامی سوڑی ہے تیڈے واسطے ساتھیاں جُوڑی ہے
تیڈے کیتے مدت دی رکدی ہے، جس نال نکاح پڑھویندے پیئے

کم آسن اُس جا نیک عمل، کوئی عملاں باجھ نہ سنسی گل
غفلت وچ وقت گذار نہیں، تینوں ویہ اج بھلویندے پیئے

اِس قیمتی وقت نوں گال نہیں، اُتھے کہیں کم بال تے مال نہیں
تیڈے نال وفا کہیں کرنی نہ ایویں مفت دے پیار کریندے پیئے

پھر جے دم کر کجھ یادِ خدا، مخلوق خدا دے نال بھلا
پچھے من دے مطلب پالیسیں ایویں آپ نبیؐ فرمیندے پیئے

کمتر بے سود فسانے سب گیا کھٹ ادجس تے راضی رب
اساں حرص ہوا دیاں موجاں وچ ایویں اپنا وقت ونجیندے پیئے

تنظیم اہلسنت

(۷۰)

حق والیاں حق دی گل ڈِسی شرح کیتی ہے آئتاں قرآنیاں دی
تنظیم والاں کلی کھول ڈتی پچپے چپے تے بدگمانیاں دی

لکھاں رحمتاں ہون پتافی اُتے جیندیاں کوششاں نے کم جوڑ ڈتا
نورالحسن، قریشی۔ تے تونسوی نے جبڑے کوڑ دے بھانڈے نوں توڑ ڈتا
سچ ممبراں اُتے جدوں آنڑ لگا جھوٹاں اپنیاں کتاباں نوں چھوڑ ڈتا
اج دور چلا تحقیق والا قیمت گکھ نہ رہی لایعنیاں دی

رِیتاں رسماں نے جدوں زور کیتا رسمی مُلّاں نے قوم نوں رول ڈتا
حق والیاں حق بیان کیتا سولہ آنے حقیقت نوں کھول ڈِتا
توڑ سے تہمتاں ناحق جگ ڈیند اجو بھی بولنڑاں ہا انہاں بول ڈتا
جتھے کتھے توحید بیان تھئی جبڑھ پٹی ہے ریتاں پرانیاں دی

لوکی ونڈن لگے صفتاں رب دیاں بانساں کا غذاں گھوڑاں مزاراں اُتے
شرک موچاں اُتے ضِد زوراں اُتے ڈھاچار جدھار درباراں اُتے
بھل رب دی سور پکار گئی لگا زور مخلوق دے نواں اُتے
قرآن حدیث توں دور تھئی مخلوق شوقیں کہانیاں دی

لکھاں بدنصیب بے دین تھئے جہڑے ختم نبوت دی چور تھئے
بدبخت اُوہے دلوں سخت اوہے رُخ اپنا جو ڈبے پاسے موڑ گئے
جدوں مرزے دے چیلا چاٹیاں دے تبدیل جتھے کیتھے طور تھئے
چیلاں مانڑیاں ہن دیوبندیاں نے پئی لوڑ جدوں قربانیاں دی

لوگاں طعن و تشنیع جدوں شروع کیتی محبوب خدا دیاں یاراں اُتے
بُہتان تراشیاں ہونڑ لگیاں صبح و شام جاں اللہ دے پیاراں اُتے
ذِمہ واری ایں رنگ وِچ عائد ہوئی تنظیم دیاں ذمہ واراں اُتے
اِہناں رِفض دیاں طغیانیاں وچ ڈِہی شان رسولؐ دھے جانیاں دی

شاناں کھول سُنائیاں صدیقؓ دیاں نالے ابن خطابؓ جرار دیاں
عثمانؓ غنی ذی النورین دیاں شاہ زوریاں حیدرؓ کرار دیاں
جگہ جگہ قرآن گواہیاں ڈیندا اصحابؓ رسولؐ دے پیار دیاں
راضی رب رسول دے یاراںؓ اُتے حد رھی نہ فیض رسانیاں دی

واگاں کونڑ موڑے انہاں لوگاں دیاں جتھے رب نے جندرے مار ڈتے
کئی وڈے وڈے مردود تھئے کنہاں چھوٹاں دے بڑے رب تار ڈتے
اوہے کھٹ گئے اِتھ اُتھ بھائیو جنہاں دین توں گھر وار ڈتے
کمتر ساری اے بازی نصیب دی ہے رکھیں تانگ اُفندیا مہربانیاں دی

(۷۱)

اے بے خبر تھی باخبر سُنّی بھرا تنظیم کر   بیدار تھی رکھی بکّی بیٹھوں لُٹا تنظیم کر

بے اَنت توں تعداد وِچ لیکن پچھاں ہر بات وِچ   اکثر رہوں پُر جوش توں بے ہوش توں جذبات وِچ
باہوش تھی بے فائدہ جذبہ تیڈا تنظیم کر

اس وقت نوں توں یاد کر جتھ پہنچیا تیڈا قدم   اکھ بھال کر کچھ خیال شامل حال ہا رب دا کرم
دہشت تیڈی چاتی نہ کہیں توں جتھ گیا تنظیم کر

دنیا دے شاہ ڈر دے رہے تیڈی جماعتی شان توں   سَن بحر و بَر تابعے امر محکوم او سُلطان توں
حشمت تیڈی عزت تیڈی تنظیم ہا تنظیم کر

قربان ہیں اس وقت توں جس وقت تیڈا پیار ہا   روئے زمین زیر نگین چمکی تیڈی تلوار ہا
ہر جا طرا تیڈا اُچا ہر کہیں ڈِٹھا تنظیم کر

شمس و قمر حیران سَن تک کے تیڈی تنظیم توں   چیتے نہر جنگلاں اندر جُھکدے تیڈی تنظیم نوں
اے ذیقدر تیڈی نگاہ ہا کیمیا تنظیم کر

ہنڑ ہیں ذلیل و خوار توں تنظیم بن اے مہرباں   سب لُٹ چکی شوکت تیڈی باقی رہیا خالی نشاں
ارمان ہے بے حس تھیا چھوٹا وڈا تنظیم کر

غیراں نوں تک تنظیم وِچ ترتیب وِچ تدبیر وِچ   جتنا بھرن رل کے رہن تحریر وِچ تقریر وِچ
بیدار او توں خوابِ غفلت وِچ سُتا تنظیم کر

تنظیم باجھوں زندگی بیکار ہے انسان دی   بھائیو خصوصاً اہل سنّت ہر مُلک ہر خان دی
اپناں دی گل غیراں تے کیا تیڈا اگلا تنظیم کر

جلیا جگر نکلے دھواں اے دردِ دل کس نوں ڈساں   اپنا ہے گھر لیکن ہے ڈر ہنڑ دا نہیں کوئی سونہاں
کمتر مُکا سارا قصہ بس کر دُعا تنظیم کر۔

وفات

حضرت قریشی رحمۃ اللہ علیہ

(۷۲)

نہ بھلڑیں قریشی تیڈڑی الوداعی
اکھیں رُنیاں جس دم تیڈڑی یاد آئی

مداحِ صحابہؓ مجاہد موحّد
تیڈڑی ساری محنت دی مخلوق شاھد
صحابہؓ دی کیتی تیں مدحت سرائی

تیڈڑے پیارا اخلاق جوڑا لکھاں نوں
تیں مسلک حقیقی سکھایا اسانوں
توں میدانِ حق دا بہادر سپاہی

دلاں لٹیاں ہر اک دیاں تیڈڑے پیارے
توں ہر اک دا محسن توں ہر اک دا یارے
تیں ظاہر تے باطن دی کیتی صفائی

صلاح کار اعلیٰ توں نور الحسن دا
توں مالی نگہبان ساڈے چمن دا
ہو وی دن قیامت دے عزت سوائی

محمد عمر تے ہو وے رحمت دا سایہ
تیڈے بعد جیں تیڈا نقشہ ڈکھایا
جیں بچپن دیوچ تیڈی پگ نہ لجائی

مریداں تے رہنڑاں تیڈا فیض جاری
رفیقاں تے احسان ہن تیڈے بھاری
کسے نوں بھی بھلڑیں نہ تیڈی چنگائی

نہ بھلسن قریشی تیڈے کارنامے
تیڈی یاد آندی سانوں صبح و شامے
تیں کمتر جیہاں دی کیتی رہنمائی

---

(۷۳)

پیر قریشی دوست محمدؒ ہر دل دا دلدار گیا
ہجر فراق دے ڈیکے صد ہیں تنظیمی سالار گیا

ہو گئی اج تنظیم یتیم تونسوی عبدالشکور ندیم
ٹر گیا او شہباز خطابت تبلیغی شاہکار گیا

نور الحسن دا پیارا بھائی ہو وی ہر جا شان سوائی
لگیاں توڑ نبھاونڑ والا لج پر در لجدار گیا

علم دا دریا فخر شرافت ہر تے شفقت جس دی عادت
محسن اپنے بیگانے دا ٹر یار اندا یار گیا

ہر نوں چھپیاں پاونڑ والا ہر نوں یار بنڑاونڑ والا
مرشد کامل مرد قلندر ٹر قومی معمار گیا ۔

پڑھ پڑھ جاتا تیں قرآن صفت صحابہ ورد زبان
باطل نال توں جتھ ٹکرایوں دشمن بازی ہار گیا

کون مریداں نوں گل لائیسی ہر دے ڈکھڑے کون ونڈیسی
روز کریسی کون مراقبے شام دا ذکر اذکار گیا

میٹنگ دے وچ کون الائسی کون صلاحیں چنگیاں دیسی
کس دے سامنے ناز کریسوں مخلص خوش گفتار گیا

قائم محمد عمر دا نانواں جس نوں ویکھ کے جیون مانواں
ہووی ہر دم رب رکھوالا جس نوں ڈے دستار گیا

ٹر گیا قائم الدین پیارا ۔ اس تنظیم دا راج دلارا
ممبر نے حق بولنڑ والا تنظیمے سچیار گیا

کمتر ہر دم منگ دعائیں جنت دے وچ ہوئس چھائیں
بھلیاں کر کے دوست محمد ہر ہک دا غمخوار گیا

ملّی ترانہ

۷۴

نظام مصطفےٰ کیتے کنہاں جیلاں ہنڈھائیاں ہن
شہادت وچ کنہاں دیاں رب سچے عزتاں ودھائیاں ہن

بہادر قوم دے فرزند زندہ نام کر گئے ہن
شہادت شان پا گئے ہن متاں سمجھو او مر گئے ہن
انہاں نوں زندگیاں پہلے کنوں ملیاں سوائیاں ہن

ظلم دیاں گولیاں سیناں اُتے جھلیاں جواناں ہن
کئی بھینڑاں بھراواں دے رہیاں نشانہ بشانہ ہن
کنہاں خاوند کُہا کے وسدیاں سیجاں لٹائیاں ہن

نہیں لاہور دا نقشہ اسمبلی ہال نوں بھلڑاں
لہو وچ لت پت بھیڑاں بھراواں دا اُتھے رلڑاں
درو دیوار بھی جس دے کھڑے ڈیندے گواہیاں ہن

ڈساں لاہور سرگودھا تے خانیوال دا حالے
کراچی لائلپور گجرانوالہ ملتان بھی نالے
لہو دیاں جام پورو وچ ظالماں ندیاں وہائیاں ہن

انوکھا ظلم ڈٹھا ظالماں حیدر آباد اندر
کیویں میدان وچ گرجے او احمد پور دے شیر نر
جنہاں چوکاں تے کھڑ باطل دیاں دھجیاں اڈایاں ہن

میانوالی تے بھکر موچھ نوں کیویں بھلا داں میں
جنڈانوالہ تے موسیٰ خیل پیلاں نوں سرہاواں میں
جنہاں اپنے حریفاں نال جڑ جڑ کے نبھائیاں ہن

جلوساں وچ جدوں تکبیر دا نعرہ بلند ہویا
بہادر قوم دا ہر فرد جاگا ہوش مند ہویا
بدر دے غازیاں دیاں کیتیاں پھر یاد آئیاں ہن

مجاہد مرد اتحاد دے کرکے ڈکھا گئے ہن
رسول پاک دی عظمت توں جاناں کر فدا گئے ہن
جنہاں دیاں اس وطن دی سرزمین ڈتیاں صفائیاں ہن

رسول پاک دے یاراںؓ دی تازی یادگار ہوئی
جنہاں دے ہر قدم تے رب دی رحمت بیشمار ہوئی
جنہاں دیاں کیتیاں قرآن ول ول کے ڈسائیاں ہن

یقیناً کھٹ گئے ہن قومی اتحاد دے غازی
خدا بھی ہو چکا راضی رسول پاک بھی راضی
نبی خوش خبریاں جنت دیاں جگ نوں سنائیاں ہن

نہ اے تحریک ہلسی قوم دی خدمت گذاری ہے
نظام مصطفےٰ کیتے جنہاں جند جان واری ہے
ایہے ریتاں سانوں سائیں دے صحابہؓ نے سکھائیاں ہن

مبارک قوم ساری نوں اے قومی اتحاد ہووے
سانوں اپنے بزرگاں دی شالا تاریخ یاد ہووے
اکھٹے ہو کے جیں انگریز نوں لذتاں چکھائیاں ہن

کریں منظور رب سائیں لہو ویٹا ہزاراں دا
رہے ہر گھر تے لہراندا اے پرچم نوں ستاراں دا
جیں مقصد واسطے گیتیاں اساں زور آزمائیاں ہن

تیڈی تحریر یہ دی کمتر شالا توڑوں ہو منظور ری
تمنا رب سبھی بھینڑاں بھراواں دی کرے پوری
براں کیتے پکر جس دی بھلاں کیتے بھلائیاں ہن

(۷۵)

ترانہ

ہندوالیاں جنگ نوں چھیڑ ڈٹھا ہئی ہے مار جاں پاکستانیاں دی
ننداِرام تے چاوُن چھاگہ دی کلی کھل گئی ہے بے ایمانیاں دی

شوقاں رکھ چلے اولاہور دیاں پر سرحدوں پچھاں ہٹدے گئے
غازی مورچاں دیوچ پہنچدے گئے جنگ دِچ بہادر ڈٹدے گئے
لگا نعرہ جاں اللہ والیاں دا ہندونسدے گئے توپاں سٹدے گئے
فتح حق دی ہے حق حق ہو ندامت ماری ہے ہندوستانیاں دی

انہاں مانٹر رکھاوڈے ٹینکاں اتے ڈھیر فوجاں تے مگ طیاریاں تے
سانوں آسرا ربدی ذات والا جیندیاں رحمتاں ہن بے سہاریاں تے
اساں زندگی نوں قربان کیتا کملی والے دے پیارے اشاریاں تے
کملی والے دا صدقہ اساڈے کیتے رب فوج بھیجی آسمانیاں دی

ساڈے برّی تے بحری ہوائی بیڑے منہ بھن ڈتے ہندوالیاں دے
وَل وَل آندے رہے سرگودہا اُتے کھلے کھاندے گئے پائلٹ لالیاں دے
اساڈے بُت شکن پہلواناں اگے پنڈت آنڑ کھڑے گئو شالیاں دے
محمودِ تے بابر غازیاں توں اساں جانچ سکھی پہلوانیاں دی

ٹینکاں نال بھی جنگ تیں لڑ ڈتھے توپاں نال بھی گولے تیں مار ڈتھے
مہاراج تیں وچ سمندراں دے اپنے جنگی جہاز بھی تار ڈتھے
وعدہ کیتا ہا تیں چوہی گھنٹاں داکیویں دن ستہراں گذار ڈتے
ساڈے وار دی تاب نہ جھل سگوں جُتی ونج چٹو نصرانیاں دی

تساں یاد رکھو کشمیر کیتے اتفاق عالم اسلام دا ہے
کشمیر دے وچ نکھیڑا ہونڑاں ہندوالو حلال حرام دا ہے
تکیں سارا حساب بیباق ہوندا کذاب کنوں صبح شام دا ہے
حد مک گئی سارے جگ دے وچ ہنڑ بھارتی رام کہانیاں دی

غزوہ بدر، حنین تے احد والے کارنامیاں نوں دُھرایا اساں
وار خالد والا سانوں یاد آیا پھر حیدری زور آزمایا اساں
پہلا دَور صدیقؓ فاروقؓ والا سارے جگ نوں یاد ڈوایا اساں
کملی والے دے جانثاراں کنوں اساں ریت سکھی قربانیاں دی

ساڈی تھوڑی تعداد زیادیاں تے فتح مند ہوئی ہر طور دے وچ
جنہاں فوج زیادی دا مانڑ کیتا پہنچ سگے نہ شہر لاہور دے وچ
کارنامے ڈکھائے مجاہداں نے چھنب جوڑیاں تے اکھنور دے وچ
کمتر تا نگھ رہی ہر او یکھے ویلے سانوں ربدیاں مہربانیاں دی

فہرست دیوانِ کمترؒ (حصہ اوّل)

فہرست دیوانِ گمتر

فہرست دیوان کمتر حصہ دوم